فنا بدرت بقا پرت زہر دو جہت بگرد سرت
ہے مرکزیت تمہاری صفت کہ دونوں کماں تمہارے لئے
رسالہ مختصر عجالہ بہ تشریح احکام شرع مبین بکلمات
توضیح فقہائے معتمدین برائے اہل الاسلام والمسلمین و دفع کید الشیاطین
مسمیٰ بہ
آیۃ من آیات الاسلام فی کلام الفقہاء الاعلام
المعروف
ہدایت المسلمین

کتاب کے بارے میں ......!

نام کتاب	:	اٰیۃ من اٰیات الاسلام فی کلام الفقہاء الاعلام
المعروف بہ	:	ہدایت المسلمین
موضوع رسالہ	:	بارگاہ رسالت میں مکروہ القابات کی ممانعت
مصنف	:	تاجدار رضویت حضرت مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تاریخ تصنیف	:	۱۹/محرم الحرام ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۳/مارچ ۲۰۰۳ء
کمپوزنگ/گرافکس	:	آل رحمٰن گرافکس
ناشر	:	بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر

شرف انتساب

فقیر اپنی اس تالیف ناچیز کو حضور پرنور مولیٰ الکریم فقیہ العظیم فرید الدوراں قطب زماں وحید قرآں سیدی وسندی ومرشدی مولانا الحاج آل رحمٰن مصطفیٰ رضا خان المعروف مفتی اعظم ہند (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے نام نامی اسم گرامی سے منسوب کرتا ہے جن کی نگاہ کرم نے بے شمار لوگوں کو قعر ضلالت وگمراہی سے نکال کر جادہ مستقیم پر گامزن فرمایا جن کا فیضان کرم آج بھی جاری وساری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک جاری رہے گا۔

شاہا چہ عجب گر بنوازند گدارا

فقیر سگ بارگاہ رضا

ابوالرضا محمد عبدالوہاب خاں قادری الرضوی غفرلہ

28 محرم الحرام 1424ھ مطابق یکم اپریل 2003ء

مقدمہ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی وَنُسَلِّمُ عَلیٰ رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم اما بعد ! قال اللہ تعالیٰ فی القرآن الحکیم وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِیَاء بَعْضٍ یَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ (التوبہ : 71)

''اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق (مددگار) ہیں بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں۔''

معلوم ہوا کہ مسلمان کو مسلمان کی ہمدردی اور بھلائی کی سعی کرنا لازم ہے اور عالم کے حق میں کوئی عبادت اشاعت علم اور ہدایت خلق اور امر بالمعروف و نهی عن المنکر سے بہتر نہیں کہ یہ ورثہ انبیاء اور شعار مرسلین ہے اقطاب دین اور انبیاء و مرسلین اسی واسطے مبعوث فرمائے گئے کتابیں اور صحیفے اسی واسطے نازل فرمائے گئے۔ چنانچہ مسلمانوں سے ارشاد فرمایا جاتا ہے :

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ یَدْعُونَ إِلَى الْخَیْرِ وَیَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَـئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (ال عمران: 104)

''اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بدی سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔''

معلوم ہوا کہ مسلمانوں میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو لوگوں کو بھلائی کی دعوت دیں اور نیکی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں۔ ہر مسلمان ذی علم پر حسب الاستطاعت امر بالمعروف و نهی عن المنکر لازم ہے۔ حضور اکرم سید عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ :

''اچھی بات کا حکم کرو ورنہ اللہ تمہارے بدتروں کو تم پر غالب کریگا اور تمہارے افضل کی دعا نہ سنے گا۔''

اور امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

''جو قوم گناہگار رہو اور انہیں نصیحت نہ کریں تو ایسا عذاب آئے کہ سب اس میں مبتلا ہوں۔''

اور فرماتے ہیں :

''اللہ تعالیٰ خاص بندۂ بے گناہ کو عوام کے سبب عذاب نہیں کرتا مگر اس وقت کہ برائی دیکھے اور باوجود قدرت کے منع نہ کرے۔''

کماقال تعالیٰ وَاتَّقُواْ فِتْنَةً لاَّ تُصِیبَنَّ الَّذِینَ ظَلَمُواْ مِنكُمْ خَآصَّةً وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ شَدِیدُ الْعِقَابِ (الانفال :25)

''اور اس فتنہ سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں خاص ظالموں کو ہی نہ پہنچے گا اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔''

چنانچہ امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

''ہر مسلمان پر فرض ہے کہ ہاتھ سے جہاد کرے اور جو نہ ہو سکے زبان سے اور جو نہ ہو سکے دل سے مکروہ رکھے ورنہ مسلمان نہیں ہے۔''

(الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح صـــ 30)

یہی امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''حق ﷻ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ فلاں شہر کو زیر وزبر کر و عرض کیا الٰہی اس میں ایک مرد نیک ہے کہ ایک دم تیری یاد سے غافل نہیں فرمایا اوروں کے گناہ پر ایک دم تیوری نہیں چڑھاتا۔''

نیز یہی امام غزالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

''یوشع علیہ السلام پر وحی آئی کہ لاکھ آدمی تیری قوم کے ہلاک کرونگا چالیس ہزار اچھے اور ساٹھ ہزار بدکار عرض کیا الٰہی نیکوں کی ہلاکت کا کیا سبب ہے ارشاد ہوا میرے لیے اوروں سے دشمنی نہیں رکھتے ہیں اور کھانے پینے میں ان سے پرہیز نہیں کرتے۔'' (الکلام الاوضح صــ 30)

معلوم ہوا کہ ہر مسلمان کیلئے حسب الاستطاعت عمل صالح کی دعوت دینا امر قبیحہ برے کاموں سے منع کرنا لازم ہے جو بھی مسلمانوں کی بھلائی چاہے اللہ تعالیٰ اس کو بھلائی عطا فرمائے گا۔حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

الله فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیه

''اللہ تعالیٰ اس بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد میں ہے۔''

رواه مسلم و ابوداؤد والترمذی وابن ماجه والحاکم عن ابی هریره رضی الله تعالیٰ عنه

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

من کان فی حاجة اخیه کان الله فی حاجة و من فرج عن مسلم کربة فرج الله عنه بها کربة من کرب یوم القیٰمة

''جو اپنے بھائی مسلمان کے کام میں ہو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں ہے اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دور کرے اللہ تعالیٰ اس کے عوض قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت اس پر سے دور فرمائے۔''

رواه الشیخان ابو داؤد عن ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما

نیز حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :

من استطاع منکم ان ینفع اخاه فلینفعٰه

''تم میں جس سے ہو سکے اپنے بھائی مسلمان کو کوئی نفع پہنچائے تو لازم ومناسب ہے کہ پہنچائے۔''

رواه احمد و مسلم عن جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه

مسلمانوں کو نفع پہنچانے کیلئے یہ امر ضروری ہے کہ ان کے معاشرہ میں جو بداعمالی اور بدعقیدگی بھی جنم لے اس کو روکا جائے اور مسلمانوں کو اس برائی سے مطلع کیا جائے تاکہ اس برائی کا سدباب ہو سکے اگر ان کو انکی برائیوں سے مطلع نہ کیا جائیگا تو مسلمان اس فتنے میں مبتلا ہو جائیں

گے چناچہ فاجر کی برائی کرنا ضروری ہے کہ مسلمان اس سے بچیں۔ چنانچہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اترغبون عن ذکر الفاجر متی یعرفه الناس اذکروا لفاجر بما فیه یحذره الناس

''کیا فاجر کو برا کہنے سے پرہیز کرتے ہو لوگ اسے کب پہچانیں گے فاجر کی برائیاں بیان کرو کہ لوگ اس سے بچیں۔''

اخرجه ابن ابی الدنیا فی ذم الغیبیة و الترمذی فی النوادر و الحاکم فی الکنی الشیرازی فی الالقاب و ابن عدی فی الکامل و الطبرانی فی الکبیر وبیهقی فی السنن و الخطیب فی التاریخ کلهم عن الجارود عن بهزین حکیم ابن ابیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنه

اور ایک حدیث میں فرمایا جاتا ہے :

اذا ظهرت الفتن اوقال البدع و لم یظهر العالم علمه فعلیه الله و الملٰئکة و الناس اجمعین لا یقبل الله منه صرفا و لا عدلا

''جب فتنے یا بدمذہبیاں ظاہر ہوں اور عالم اپنا علم ظاہر نہ کرے تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت اللہ نہ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل۔''

اسی قبیل سے دوسری حدیث شریف میں ہے :

اذا ظهرت البدع او الفتن و سب اصحابی فلیظهر العالم علمه ومن لم یفعل ذالک فعلیه لعنة الله و الملٰئکة و الناس اجمعین لا یقبل الله منه صرفا و لا عدلا ﴿اخرجه الخطیب البغدادی فی الجامع و غیره﴾

''جب بدمذہبیاں یا فتنے ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو واجب ہے کہ عالم ایسے وقت اپنا علم ظاہر کرے اور جو ایسا نہ کرے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور اللہ اس کا نہ فرض قبول کرے نہ نفل۔''

فقیر نے اپنی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے مسلمان بھائیوں کے دین و مذہب کی اصلاح اور انکی خیر خواہی اور فلاح دارین کی خاطر یہ خدمت انجام دی اہل علم وفضل سے بصد کمال نیاز التماس ہے کہ ہماری اس سعی میں اگر کوتاہی ہو تو اسکو کامل اور اکمل بنائیں اور سقم پائیں تو اصلاح فرمائیں اور ممنون احسان بنائیں اور عنداللہ اجر وثواب کمائیں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم و تب علینا انک انت التواب الرحیم وصلی الله تعالیٰ علیٰ خیر خلقه و نور عرشه سیدنا ومولانا محمد وآله و اصحابه اجمعین برحمتک یا ارحم الرٰحمین

سگ بارگاہ رضا

محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہٗ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

الحمد لله الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله و الصلوٰة والسلام الاتمان الاکملان الافضلان الاشرفان علیٰ رسوله الحبیب الذی اصطفاه ربه فجا بفضل ربه فریدا وحیدا قامع الکفر والشرک و الارتداد والطغیان و سوس دین الحق الذی رضیه الملک المنان نصره ربه یمکربه الذین کفروا باغواه الشیطٰن وما رما همه اذرما هم ولکن الله رمیٰ فاذاهم عمیان ان الذین یبایعون الله یدالله فوق ایدیهم از یبایعونه تحت الشجر الرضوان الذی محبته هی اصل الایمان لا یومن احدکم حتیٰ یکون احب الیه من نفسه وو الده والناس اجمعین والاموال والولدان فمن لا یحبه لا یکون فیه مثقال ذرة من الایمان الذین یوذ نه و ینقصونه النیران و از لفت لخد امه الاحبابه الفردوس والجنان ورب العرش العظیم لم یوذه من اذاه الا وقد ازلی الملک القدوس الجبار الدیان فعلی من عابه اواهانه او نقصه لعنة الله الملک والانس والجن والقرآن فعلی الله تعالیٰ علیٰ حبیبهٖ سیدنا و مولانا محمد سید الانس والجان وعلیٰ اٰلهٖ واصحابهٖ المکرمین المعظمین باعلی درجات الایمان اما بعد !

برادرانِ ملت! قرآن کریم منبع نور و ہدایت اور کان شفاء ورحمت ہے مگر کس کیلئے؟ صرف مومنین کیلئے کما قال تعالیٰ

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاء وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ (بنی اسرائیل : 82)

''اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کیلئے شفا اور رحمت ہے۔''

اور مومن وہ ہی مومن ہے جو حضور اکرم سید عالم نور مجسم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ ہے کما قال تعالیٰ

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ (الزمر : 53)

''تم فرماؤ اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو''

معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کی رحمت کا سزاوار وہی ہے جو اللہ کے پیارے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بندہ ہے اور جس نے بندہ ہونے سے اعراض کیا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دور و مہجور ہے نہ اس کے واسطے شفا ہے نہ رحمت۔ کیونکہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے خزانوں کو تقسیم فرمانے والے ہیں نور ہو یا ہدایت شفا ہو یا رحمت سب ہی حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عالیجاہ سے تقسیم ہوتی ہے کما قال تعالیٰ :

كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ إِلَى صِرَاطِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ

(ابراھیم :1)

''ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو اندھیریوں سے اجالے میں لاؤ ان کے رب کے حکم سے اس کی راہ کی طرف جو عزت والا سب خوبیوں والا ہے۔''

معلوم ہوا کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خالق ومخلوق، مالک ومملوک، واجب وممکن، قدیم وحادث، غنی و محتاج، قادر و مجبور کے درمیان ایک وسیلہ جلیلہ اور برزخ کبریٰ ہیں نہ ان کا کوئی ہمسر نہ ان کا کوئی ثانی بے مثل و بے نظیر ہیں ؎

ادھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق میں شامل
خواص اس برزخ کبریٰ میں ہے حرف مشدد کا

مگر تقدم ''ما'' کا اور تاخر ''دال'' کا صریح دلالت کرتا ہے کہ توجہ اس عالیجناب مظہر حق تعالیٰ کی اس عالم کی طرف ہے اگر ہدایت اہل دنیا کی آپ سے متعلق نہ ہوتی اور نعمتہائے الٰہی مخلوق کو عطا فرمانا منظور نہ ہوتا تو دنیا میں قدم نہ رکھتے اور نہ اس کی طرف متوجہ ہوتے چنانچہ اسم پاک محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں یہ خزانہ محفوظ۔

محمد (رسول اللہ ﷺ)

میم ......﴿ آپکی محبوبیت اور محمودیت کی طرف اور
حا ......﴿ حامدیت اور حمایت امت کی جانب اور
میم ثانی ......﴿ مصطفائی و مجتبائی کی طرف اور
دال ......﴿ دعوت الناس کی جانب ثابت وناشی ہے......!!!

چنانچہ اللہ عزوجل نے اپنے خزانوں کی کنجیاں ان کو مرحمت فرمادیں اور اپنی خدائی کا مالک ومختار بنادیا۔ کون ہے جو ان کی ہمسری کا دعویٰ کرے اور بھائی اور برادری کا دم بھرے اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے ؎

وہ شرف کہ قطع ہیں نسبتیں وہ کرم کہ سب سے قریب ہیں
کوئی کہہ دو یاس و امید سے وہ کہیں نہیں وہ کہاں نہیں
وہی نور حق وہی ظل رب ہے انہیں سے سب ہے انہیں کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں
وہی لامکاں کے مکیں ہوئے سر عرش تخت نشیں ہوئے
وہ نبی ہے جسکے ہیں یہ مکاں وہ خدا ہے جسکا مکاں نہیں

خالق انس وجان مالک کون ومکان اللہ ذوالجلال والاکرام ان ہی محبوب اکرم خلیفۃ اللہ الاعظم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق

ارشاد فرماتا ہے :

لَا تَجۡعَلُوا دُعَاء الرَّسُولِ بَیۡنَکُمۡ کَدُعَاء بَعۡضِکُم بَعۡضاً

''رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے''۔

اب ایک دوسرے میں باپ ، اور مولیٰ ، اور بادشاہ وغیرہ سب آ گئے سیدتنا خاتون جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا باوجودیکہ شہزادیٔ مالک کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں مگر ابا جان کہہ کر نہیں پکارتیں اگر یاد فرماتی ہیں تو یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہہ کر عرض کرتی ہیں پھر دوسرے کی کیا مجال ہے جو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور جس طرح چاہے اپنے باپ و بھائی اور بادشاہ یا وزیر کی طرح خطاب کرے چہ جائیکہ خسر و داماد کہے۔ لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

کیا خسر و داماد کہنا بھی کوئی فخر ہے اشراف الناس اور مہذب حضرات تو ان کلمات کو باعث عار سمجھتے اور شرم و حیا محسوس کرتے ہیں جو مسلمان دیندار اور ذی علم ہیں وہ ایسے کلمات کو قطعاً یقیناً خلاف تہذیب اور خلاف ادب جانتے ہیں اور حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ان کلمات کا استعمال یقیناً سوء ادبی اور اہانت خیال کرتے اور ان کلمات کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گالی سے تعبیر کرتے ہیں لہٰذا خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو داماد و خسر کہنا جرم قبیح اور اہانت صریح ہے۔

آیۃ کریمہ کی روشنی میں وہ لوگ خود اپنا فیصلہ کر لیں کہ وہ کس مقام پر ہیں؟ کیا یہ کلمات اللہ کے پیارے رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایذا دینے کے مترادف نہیں؟ ہیں اور ضرور ضرور ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے :

إِنَّ الَّذِینَ یُؤۡذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِی الدُّنۡیَا وَالۡآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمۡ عَذَاباً مُّهِیناً

''بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہیں اللہ اور رسول کو اللہ نے ان پر لعنت کی دنیا و آخرت میں اور ان کیلئے تیار کر رکھی ہے ذلت کی مار''۔

یہ معاملہ خاص حبیب کا ہے اللہ کو کون ایذا دے سکتا ہے مگر وہاں تو جو معاملہ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے ساتھ برتا جائے اپنے ہی ساتھ قرار پایا ہے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

''غزوۂ تبوک کو جاتے ہوئے منافقوں نے تخلیہ میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف شان کچھ کہا جب سوال ہوا عذر کرنے لگے اور بولے ہم تو یونہی آپس میں ہنستے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

قُلۡ أَبِاللّٰهِ وَآیَاتِهِ وَرَسُولِهِ کُنتُمۡ تَسۡتَهۡزِئُونَ ☆ لَا تَعۡتَذِرُواۡ قَدۡ کَفَرۡتُم بَعۡدَ إِیۡمَانِکُمۡ

''اے نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ان سے فرما دے کیا اللہ اور اسکی آیتوں اور اسکے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے معاملہ میں ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ایمان لا کر''

اقول ......۞ اس آیت سے تین فائدے حاصل ہوئے اول ۔ یہ کہ جو رسول (ﷺ) کی شان میں گستاخی کرے وہ کافر ہو جاتا ہے اگرچہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا اور ایمان کا دعویٰ رکھتا ہو کلمہ گوئی اسے ہرگز کفر سے نہ بچائے گی ، دوم ۔ یہ جو بعض جاہل

کہنے لگتے ہیں کہ کفر تو دل سے متعلق ہے (یعنی نیت میں استخفاف ہو) نہ زبان سے جب وہ کلمہ پڑھتا ہے اور اسکے دل میں کفر ہونا معلوم نہیں (نیت کا علم نہیں) تو ہم کسی بات کے سبب اسے کیونکر کافر کہیں محض خبط اور نری جھوٹی بات ہے جسطرح کفر دل سے متعلق ہے یونہی ایمان بھی۔ زبان سے کلمہ پڑھنے پر مسلمان کیسے کہا یونہی زبان سے گستاخی کرنے پر کافر کہا جائیگا اور جب بغیر اکراہ شرعی کے ہے تو اللہ کے نزدیک بھی کافر ہوجائیگا اگرچہ دل میں (نیت میں) اس گستاخی کا معتقد نہ ہو کہ بے اعتقاد کہنا ہزل و سخریہ ہے اور اسی پر رب العزۃ فرماچکا کہ تم کافر ہوگئے اپنے ایمان کے بعد (اس سے معلوم ہوا کہ اگر نیت میں استخفاف نہ سہی مگر کلمہ میں استخفاف واہانت ہے تو کفر کا حکم دیا جائیگا) سوم۔ کھلے ہوئے لفظوں میں عذر تاویل مسموع نہیں آیت فرماچکی کہ حیلہ نہ گڑھو تم کافر ہوگئے۔''

تنبیہ!

یہاں اللہ عزوجل نے انہیں کلمات گستاخی کو وجہ کفر بتایا اور انکے مقابل کلمہ گوئی وعذر جوئی کو مردود ٹھہرایا یہاں ان کے کفر سابق مخفی کی بحث نہیں کہ قد کفرتم بعد ایمانکم فرمایا کہ تم مسلمان ہوکر کافر ہوگئے نہ کہ قد کنتم کافرین تم پہلے ہی سے کافر تھے۔'' (الکوکبۃ الشھابیہ صـــ6)

اس تقریر ماہ منیر کی روشنی میں ملاحظہ فرمایئے اور تامل کیجئے کہ جو کلمہ سوء ادبی پر ناشی ہوا گرچہ اسکی نیت اور دل میں سوء ادبی کا ارادہ نہ ہو اس پر بھی حکم کفر دیا جائیگا تو ان حضرات کو تامل کرنا نہایت ضروری ہے جو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) خسر اور داماد کہتے ہیں اس کلمہ میں تو کوئی تعظیم وتکریم کا پہلو ہی نہیں اہانت اور استخفاف پر دال ہے جسکا اعتراف تو اسکو بلاشبہ جائز لکھنے والے اور اس پر اصرار کرنے والوں کو بھی ہے جن لوگوں نے بدست خود ہی لکھ دیا کہ ''البتہ استخفاف کی نیت یا مواقع پر استعمال کرنا کفر ہے'' اگر اس کلمہ میں اہانت نہیں تھی تو کفر کیونکر ہوا معلوم ہوا کہ اس کلمہ میں استخفاف واہانت مضمر ہے جب ہی تو نیت میں اسکا تصور آیا اگر کلمہ تعظیم اور توقیر کا ہوتا تو اس سے قلب ونیت میں اہانت کا تصور ممکن ہی نہیں۔

اللہ واحد وقہار حکم دیتا ہے اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم اور توقیر کا اور یہ خسر وداماد کہنے والے اور اس پر اصرار کرنے والے تنقیص وتوہین پر مصر ہیں۔ کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ایسے روشن نصوص واضحہ اور اس پر اجل فقہائے کرام کی شہادات کاملہ آفتاب نصف النہار کی مانند ظاہر وباہر ہیں اگرچہ اس مسئلہ کا واضح بیان کتاب مستطاب ''نبی الانبیاء و حبیب کبریا ﷺ بـمعہ ضمیمہ عظیمہ ''میں مذکور ہوچکا ہے لیکن جاں نثار ان اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں مزید توضیح مسطور ومذکور۔

عزیزان ملت! اگرچہ قرآن کریم میں ہر شے کا واضح بیان مذکور کما قال اللہ تعالیٰ :

وَنَزَّلْنَا عَلَیْکَ الْکِتَابَ تِبْیَاناً لِّکُلِّ شَیْءٍ وَّھُدًی وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ

''(اے محبوب) اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے اور ہدایت اور رحمت اور بشارت مسلمانوں کو''۔

معلوم ہوا کہ قرآن کریم میں ہر شے کا روشن بیان ہے مگر کس کیلئے ان کیلئے جن پر یہ قرآن اتارا گیا اس میں ہدایت و رحمت و بشارت مسلمانوں کیلئے ہے غیر کیلئے نہیں کما قال تعالیٰ :

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاء وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ وَلا يَزِيدُ الظَّالِمِينَ إَلَّا خَسَاراً

''اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کیلئے شفا اور رحمت ہے اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے''۔

معلوم ہوا جو مومن ہیں ان کو قرآن کریم سے ہدایت رحمت اور شفا ملتی ہے اور جو منکر ظالم ہیں ان کیلئے نقصان ہی بڑھتا ہے اللہ عزوجل نے قرآن کریم اپنے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب پر عربی زبان میں نازل فرمایا جس نے اپنے محبوب کو ہر چیز کا واضح بیان سکھایا کما قال تعالیٰ :

وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ☆نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ☆عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ☆بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ☆ (الشعراء : 192 تا 195)

''اور بیشک یہ قرآن رب العلمین کا اتارا ہوا ہے اسے روح الامین لیکر اترا (اے محبوب) تمہارے دل پر کہ تم ڈر سناؤ (یہ قرآن) روشن عربی زبان میں''۔

لاریب قرآن کریم عربی زبان میں نازل فرمایا گیا مگر اسکو سمجھنے کیلئے عربی زبان جان لینا ہی کافی نہیں اگر عربی زبان جاننا ہی کافی ہوتا تو عرب کے رہنے والے جن کی زبان ہی عربی ہے وہی اس کو جان لیتے اور معلم قرآن مبعوث فرمانے کی حاجت نہ ہوتی کما قال تعالیٰ :

هُوَ الَّذِى بَعَثَ فِى الْأُمِّيِّينَ رَسُولاً مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (الجمعہ: 2)

''وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا کہ ان پر اسکی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب وحکمت کا علم عطا فرماتے ہیں''۔

معلوم ہوا کہ قرآن کریم کو نازل فرمانے والے اللہ علیم وخبیر نے جس محبوب پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل فرمایا ہے وہی قرآن کریم کو خوب جانتے ہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی اللہ کے بندوں کو پاک کرنے والے اور کتاب (قرآن کریم) اور حکمت عظیم سکھانے والے ہیں ان سے صحابہ کرام نے حسب الاستطاعت سیکھا اور ان صحابہ سے تابعین نے سیکھا یہ سب قرآن کی تشریح ہے جو حدیث کے نام سے معروف ہے چنانچہ حدیث کی تین قسمیں ہوئیں۔

اول......مرفوع   دوم......موقوف   سوم......مقطوع

شیخ محقق حضرت علامہ مولانا عبدالحق صاحب محدث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

ما انتھیٰ الیٰ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقال لہ المرفوع وما انتھیٰ الیٰ الصحابی یقال لہ الموقوف وما انتھیٰ الی التابعی یقال لہ المقطوع

''جس حدیث کا سلسلہ روایت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک منتھی ہوتا ہے اسے حدیث مرفوع کہتے ہیں اور جس حدیث کا سلسلہ روایت کسی صحابی تک منتھی ہوتا ہے اسے حدیث موقوف کہتے ہیں اور جس حدیث کا سلسلہ روایت کسی تابعی تک منتھی ہوتا ہے اسے حدیث مقطوع کہتے ہیں۔''

''قرآن وحدیث میں اگر چہ ہر شے کا روشن بیان ہے لیکن ائمہ مجتہدین ان کی شرح وتوضیح نہ فرماتے تو فقہاء بھی کچھ نہ سمجھتے فقہائے کرام اگر اقوال ائمہ مجتہدین کی تشریح وتوضیح نہ کرتے تو علماء کچھ نہ سمجھتے اگر اہل علم عوام کے سامنے مطالب کتب کی تفصیل اور صورت خاصہ پر حکم کی تطبیق نہ کریں تو عام لوگ ہرگز کتابوں سے احکام نکالنے پر قادر نہیں ہزار جگہ غلطی کریں گے اور کچھ کا کچھ سمجھیں گے اس لئے یہ سلسلہ مقرر ہے کہ عوام آجکل کے اہل علم دین کا دامن تھامیں اور وہ تصانیف علمائے ماہرین کا اور وہ مشائخ فتویٰ کا اور وہ ائمہ ہدیٰ کا اور وہ قرآن وحدیث کا جس شخص نے اس سلسلے کو کہیں سے توڑا وہ اندھا ہے جس نے دامن ہادی ہاتھ سے چھوڑا عنقریب کسی عمیق (گہرے) کوئیں میں گرا چاہتا ہے۔'' (ازافادات رضویہ)

اے عزیز! حدیث شریف کا سمجھنا کوئی آسان نہیں علماء معتبر اور محدثین اعظم بھی احادیث کے سمجھنے سے عاجز اور قاصر ہیں۔ امام المحدثین امام عامر شعبی جنھوں نے پانچ سو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو پایا۔ حضرت امیر المومنین مولیٰ علی وسعد بن ابی وقاص وسعید ابن زید وابو ہریرہ وانس بن مالک وعبداللہ بن عمر وعبداللہ بن عباس وعبداللہ بن زبیر وعمران بن حصین وجریر بن عبداللہ ومغیرہ بن شعبہ وعدی بن حاتم وامام حسن وامام حسین وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بکثرت اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شاگرد اور ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ ہیں جن کا پایہ رفیع حدیث میں ایسا تھا کہ فرماتے ہیں :

''بیس سال گذرے ہیں کسی محدث سے کوئی حدیث میرے کان تک ایسی نہیں پہنچی جسکا علم مجھے اس محدث سے زائد نہ ہو۔''

ایسے والا مقام صاحب جلالت شان فرماتے ہیں :

''ہم لوگ فقیہ مجتہد نہیں ہم نے تو حدیثیں سن کر فقیہوں کے آگے روایت کردیں جو ان پر مطلع ہو کر کاروائی کریں گے۔''

(تذکرۃ الحفاظ)

امام المحدثین امام سلیمان اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اجلہ ائمہ تابعین سے ہیں اور شاگردان سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہیں اور تمام اصحاب صحاح ستہ وغیرہم محدثین کے اساتذہ میں ہیں حدیث میں ان کا پایہ جتنا بلند تھا محتاج بیان نہیں باوصف اس کے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کرتے تھے :

یا معشر الفقھاء انتم الاطباء و نحن الصیادلة و انت ایھا الرجل اخذت بعلاقة الطرفین

''اے فقہ والو! (مجتہدین) تم طبیب ہو اور ہم محدث عطار ہیں یعنی دوائیں پاس ہیں مگر انکا طریق استعمال تم مجتہدین ہی جانتے ہو اور اے ابوحنیفہ تم نے تو فقہ وحدیث دونوں کنارے لے لئے۔''

(فتاویٰ رضویہ شریف اول)

معلوم ہوا کہ حدیث شریف کو مجتہد ہی سمجھتے ہیں اور ان سے احکام اخذ کرتے ہیں اور ان کو ان کے محل پر استعمال کرتے ہیں اور اقوال ائمہ مجتہدین کی تشریح اور توضیح ماہرین علماء اور مشائخ فتویٰ کرتے ہیں اور ان کی توضیح وتشریح علماء دین کرتے ہیں اور انکی توضیح کلام پر عامۃ المسلمین عمل کریں تو جس شخص نے اس سلسلہ کو کہیں توڑا وہ اندھا ہوا اور چاہ عمیق میں گرا۔ امام اجل عارف باللہ سیدی عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی میزان شریعت الکبریٰ میں فرماتے ہیں:

''اگر بالفرض اہل زمانہ تجاوز کر جائیں اپنے اوپر والوں سے طرف اس زمانے کے کہ وہ ان سے پہلے ہو تو ان کا شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملنا منقطع ہوجائے گا اور وہ مشکل کو واضح کرنے اور مجمل کی تفصیل کی راہ نہ پائیں غور کرا ے بھائی اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قرآن کے اجمال کی اپنی شریعت سے تفصیل نہ فرماتے تو قرآن اپنے اجمال پر باقی رہتا جیسا کہ تحقیق اگر ائمہ مجتہدین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کے اجمال کی تفصیل نہ کرتے تو سنت اپنے اجمال پر باقی رہتی اور ایسے ہی ہمارے اس زمانہ تک۔''

اور میزان کبریٰ میں ہی یہ بھی ہے:

''جیسا کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی سنت کے ساتھ قرآن مجید کے اجمال کی تفصیل کی ہے اور ایسے ہی ائمہ مجتہدین نے ہمارے لئے احادیث شریعت کے اجمال کا بیان فرمایا ہے اور بالفرض انکا بیان نہ ہوتا تو شریعت اپنے اجمال پر باقی رہتی اور یہی بات ہر اہل دور کی بہ نسبت اپنے پہلے دور والوں کی قیامت تک ہے۔ اس لئے کہ اجمال علماء امت کے کلام میں قیامت تک جاری رہتا اگر ایسا نہ ہوتا تو کتابوں کی شرحیں اور شرحوں پر حواشی نہ لکھے جاتے جیسا کہ گزر چکا۔''

(افادات رضویہ)

جس مسلمان نے اس سلسلہ کو مضبوطی سے پکڑا اسکا ایمان سلامت رہا اسی نے قعر ہلاکت سے نجات پائی اور محفوظ رہا **فالحمد للہ**

ہمارے واسطے سلامتی کی راہ یہی ہے کہ ہم اپنے اکابر علمائے اسلام وفضلائے اعلام کے دامن سے وابستہ رہیں اور اپنے مسائل دینیہ اور احکام شرعیہ کے واسطے فقہائے کاملین وعلمائے راسخین و ماہرین فتاوائے عارفین صاحب تقویٰ صالحین کی جانب رجوع لائیں اور اپنی مشکل کشائی چاہیں جیسے کہ عارف باللہ سیدی امام قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کو ہمارے امام علام مجدد اعظم اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام اجل فرماتے ہیں ہم بالواسطہ اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام اہلسنت مولانا واولانا سیدی سندی محمد احمد رضا خان صاحب بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان معظمان دین مذکورہ سے امداد چاہتے ہیں اور حکم شریعت مطہرہ کے لئے دست سوال دراز کرتے ہیں کیونکہ ہم ان

ہی ائمہ کرام وفقہائے عظام کے غلام بندہ بیدام ہیں۔

امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان محتاج تعارف نہیں جنھوں نے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عشق غرام میں ڈوب کر ایسی بلند پایہ کتب تحریر فرمائیں جو آپ ہی کا حصہ ہے آپ کی ولادت 476ھ یعنی پانچویں صدی ہجری میں ہوئی آپ کی تصانیف عالم علم و عرفان میں مصابیح السماء کی مانند روشن ہیں لیکن آپ کی کتاب ''الشفاء بہ تعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ'' علمائے اسلام میں بے نہایت مقبول ہے۔

شفاء شریف ایک ایسی کتاب ہے جس کے مطالعہ سے ایمان میں تازگی اور جلا پیدا ہوجاتی ہے اور دل و دماغ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کے نور سے پرنور ہوکر جگمگا اٹھتے ہیں۔ عالم اسلام کے نامور اہل علم و فضل اور صاحب عرفان نے شفاء شریف سے استفادہ کیا امام نووی امام عینی امام عسقلانی رضی اللہ تعالیٰ عنھم وغیرہم جیسے ائمہ احادیث نے شفاء شریف سے حوالے نقل کرکے اپنی تصانیف کو رونق بخشی اور شفا شریف سے حوالہ جات نقل کرنے میں فخر محسوس کیا صاحب شفاء شریف کی برکت سے حضور پرنور سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مجلس منورہ میں حاضری کا شرف حاصل کیا دنیائے اسلام کے جید علماء کرام نے شفاء شریف کی شرحیں لکھیں اور بیشمار تعلیقات لکھ کر نسبت محبت کی سند حاصل کی ہے۔

اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجدد ملت امام سیدنا احمد رضا خانصاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسئلہ خسر و داماد پر اس کتاب شفاء شریف کو سند بنایا اور مسئلہ کا کامل حل تحریر فرمایا۔

4 شعبان 1335ھ میں جناب مولانا مولوی سید دیدار علی صاحب الوری نے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک استفتاء ارسال کیا جس میں سوال کیا کہ :

''کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید نے اثنائے وعظ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ان کلمات کا اطلاق کیا کہ نعوذ باللہ آپ یتیم غریب مسکین بیچارے تھے............الخ''

ان کلمات کے اطلاق پر اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر لفظ کا مدلل ومفصل جواب تحریر فرمایا مگر حکم فتویٰ میں لفظ یتیم منفرد نہ تھا بلکہ اس کے ساتھ خسر حیدر بھی تھا اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکا حکم امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتاب شفا شریف سے نقل فرما کر حکم جاری فرمایا وھوھذا :

''شفا شریف امام اجل قاضی عیاض صدر باب اول قسم رابع میں ہے :

افتی فقہاء الاندلس بقتل ابن حاتم المتفقتہ الطلیطلی و صلبہ بما شھد علیہ من استخفافہ بحق النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وتسمیۃ ایاہ اثناء مناظرتہ بالیتیم و ختن حیدر و زعمہ ان زھدہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لم یکن قصدا ولو قدر علی الطیبات اکلھا الیٰ اشباہ ھذا

شرح علی قاری میں ہے

یکفی امر واحد منھا فی تکفیرہ و قتلہ

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد سادس صفحہ نمبر 126,127)

امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذکر فرماتے ہیں :

''فقہاء اندلس نے ابن حاتم المتفقۃ الطلیطلی کے قتل اور پھانسی پر لٹکانے کا فتویٰ دیا اسکے متعلق یہ شہادت ملی کہ اس نے اثنائے مناظرہ میں حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں اہانت کی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) یتیم اور حیدر کا خسر کہا اور اسکا خیال تھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زہد اختیاری نہ تھا اگر آپ طیبات پر قادر ہوتے تو انہیں ضرور استعمال کرتے (اسی قبیل کے دیگر اقوال اہانت........)۔''

اس کی شرح میں ملا علی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

یکفی امر واحد منھا فی تکفیرہ وقتلہ

''اسکی تکفیر اور قتل کیلئے ان امور میں سے ایک بھی کافی ہے۔''

چنانچہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

''فتوائے فقہائے اندلس و امام ابوالحسن قابسی و تقریرات امام قاضی عیاض و امام تقی الملۃ والدین سبکی و توضیحات علی قاری میں ان پر حکم تکفیر ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ شریف ششم : 127)

غور طلب یہ امر ہے کہ مسلمانوں میں حالات مختلف طباع و علم فہم و جہل نادانی وغیرہ سے متصف ہیں چنانچہ حکم فتویٰ میں بھی اس امر کی رعایت لازم اس باب میں اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

''اور قائل جاہل ہے اور صادر نادر اور وہ اس پر غیر مصر تو ہدایت و تنبیہ و زجر و تہدید کریں اور حاکم شرع اس کے مناسب حال تعزیر دے کہ وہ ضرور سزا اور سزا ہے''۔

جاہل و نادان جبکہ وہ ان کلمات پر مصر نہ ہو تنبیہ و اطلاع کے بعد ان کلمات کے استعمال سے توبہ کرے تو اس کا حکم مذکورہ کلمات اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ظاہر مگر جو مولوی و مفتی اور ناظم تعلیم اور خطیب و امام اور اہل علم سے ہوں ان کے بارے میں اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

''اگر قائل مدعی علم ہے یا ایسے کلمات کا عادی یا بعد تنبیہ بھی ان پر مصر تو مریض القلب بددین گمراہ مستحق عذاب شدید ہے سلطان اسلام اسے قتل کریگا اور زمین کو اس کی ہستی ناپاک سے پاک اور عام مسلمانوں کو اس کی صحبت و مجالست سے احتراز لازم اور اسے واعظ یا امام نماز بنانا اس کا وعظ سننا اسکے پیچھے نماز پڑھنا ممنوع و حرام۔'' (فتاویٰ رضویہ شریف جلد ششم :128)

مسلمانان اهل سنت (بریلوی) خصوصاً اهل علم و فضل حضرات جو فقیر کے حلقه احباب سے هیں اور تھے ان کی خدمت میں : بصد کمال ادب و نیازالتماس

کہ فقیرِ حقیر بے مایہ محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی نے آپ حضرات کی خیر خواہی ہمدردی و صلح جوئی کی خاطر اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام اہل سنت سیدنا و مولانا الشاہ احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ مبارکہ صفحہ قرطاس پر نقل کیا بغور وخوض مطالعہ میں لائیں اور تامل فرمائیں اور فیصلہ عمل میں لائیں کہ باوجود علم و فضل کے ان کلمات کو جن پر فتوائے فقہائے اندلس و امام ابوالحسن قابسی و تقریرات امام اجل قاضی عیاض و امام تقی الملت والدین سبکی و توضیحات علامہ علی قاری اور تشریحات اعلیٰحضرت امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان صاحب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وغیرھم میں حکم تکفیر ہے ان کلمات کو بلا شبہ جائز کہکر اسلام سمجھنا تقریباً ایک ہزار سال کے فقہائے کرام و علمائے عظام کی معاذ اللہ تکفیر کرنا ہے یا نہیں کہ جو کسی مسلمان کو کافر کہے اور وہ کافر نہ ہو تو وہ خود کافر ہو جائیگا۔ صدر شریعہ مولانا امجد علی صاحب فرماتے ہیں :

"**عقیدہ** ...... ﴿ مسلمان کو مسلمان کافر کو کافر جاننا ضروریات دین سے ہے اگر چہ کسی خاص شخص کی نسبت یہ یقین نہیں کیا جاسکتا کہ اس کا خاتمہ ایمان یا معاذ اللہ کفر پر ہوا تاوقتیکہ اس کے خاتمہ کا حال دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو مگر اس سے یہ نہ ہوگا کہ جس شخص نے قطعاً کفر کیا ہو اس کے کفر میں شک کیا جائے کہ قطعی کافر کے کفر میں شک بھی آدمی کو کافر بنادیتا ہے۔"

(بھار شریعت حصه اول صــ 46 مکتبه اسلامیه 40 اردو بازار لاھور)

غور طلب یہ امر ہے کہ جن کلمات خبیثہ کو فقہائے اندلس و امام ابوالحسن قابسی امام اجل قاضی عیاض اور امام تقی الملۃ والدین سبکی و ملا علی قاری اور امام اہلسنت اعلیٰحضرت بریلوی رضی اللہ تعالیٰ علیہم وغیرھم کفر فرمائیں اور جو ان کلمات کو کفر نہیں مانتا گویا کفر کو اسلام جانتا ہے وہ اپنا فیصلہ کرلے کہ وہ کون ہے تقریباً ایک ہزار سال کے فقہائے کاملین و علمائے راسخین کی بابت تو کوئی مسلمان وہم و گمان بھی نہیں کرسکتا کہ وہ معاذاللہ ....۔

چنانچہ بہزار عجز و نیاز گزارش ہے کہ اپنے حال زار پر رحم فرمائیں اور احکام علمائے معتمدین و فقہائے کاملین پر عمل فرمائیں اور رجوع الی اللہ اور توبہ صادقہ کی جانب توجہ فرمائیں رجوع لانا اور توبہ کرنا۔ عث عار نہیں بلکہ مسلمان کیلئے باعث فخر ہے اور قرب الٰہی کا سبب شافی ہے اور شیطان اور ذریت شیطان پر موجب قہر و عذاب ہے کیا اللہ حافظ و نصیر نے نہ فرمایا :

اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ

"بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے۔"

البتہ یہ امر نفس پر بھی شاق ہے مگر مسلمان کو اپنے نفس کے فریب سے بھی بچنا ضروری اور لازم ہے چنانچہ قرآن کریم میں ہے :

إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ

''بیشک نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے۔''

چنانچہ لازم ہے کہ شیطان و نفس کے فریب میں نہ آئیں اللہ جل شانہ اور اسکے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور سر جھکائیں

سونا پاس ہے سونا بن ہے سونا زہر ہے اٹھ پیارے

تو کہتا ہے میٹھی نیند ہے تیری مت ہی نرالی ہے

شخصیت کی عکاسی ، دستاویز اقراری

اقراری دستاویز جو مورخہ 13 رجب المرجب 1423ھ مطابق 21 ستمبر 2002ء کو عدم سے عالم وجود میں آیا اسکی اصل کا پی ہمرشتہ ھذا منسلک ہے اس کی عبارت کی اصل یہ ہے :

''حضرت علامہ مفتی عبدالوہاب صاحب نے یہ بات صدرالشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ حکیم ابوالعلی محمد امجد علی کی اس عبارت پر قبول کی جو بہار شریعت کے حصہ دوم میں عربی و اردو کے ساتھ ص ۴۔۵ پر درج ہے۔''

نوٹ :۔ بہار شریعت حصہ دوم مذکورہ کی اردو عبارت یہ ہے :

''اور میری توفیق نہیں مگر ساتھ اللہ کے اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع لاتا ہوں اور درود نازل ہو اللہ کے اس پسندیدہ محبوب پر اور ان کی پاکیزہ آل پر اور ان کے صحابہ و مہاجرین و انصار پر اور ان کے خلفاء داماد وں اور خسروں پر۔۔۔ الخ۔''

فقیر نے علمائے دین اور مفتیان شرع متین مزید براں دارالعلوم امجدیہ جو کہ اہلسنت کی مرکزی درسگاہ پر اعتماد کیا کہ علماء کے بارے میں ارشاد :

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاء

پر یقین کامل کی بنا پر کہ علماء سے دروغ گوئی اور افترا پردازی متصور ہی نہیں چنانچہ اس جعلی عبارت کو اصلی عبارت صدرشریعہ کی سمجھ کر سکوت اختیار کیا اور حسن ظن سے کام لیا اور اس میں کلام نہ کیا۔ مگر پھر بہار شریعت کو دیکھنے کے بعد ظاہر ہوا کہ ان لوگوں نے کذب و افترا سے کام لیا اور علماء کو بدنام کیا مسلمانوں کو دھوکا دیا یہ عالم دین کا کام نہیں۔

نمبر 1......﴿عربی کے ساتھ اس اردو کی جعلی اور مصنوعی عبارت کو حضرت صدرشریعہ علیہ الرحمہ کی جانب منسوب کر کے خیانت کے کتنے خاموش اسباب مہیا کئے گئے۔

......الف......﴿دیانت اور حق نوازی کا خون کیا گیا اور خیانت کو اپنا امام بنایا گیا۔

......ب......﴿**کذب**۔ جھوٹ کا التزام وہ بھی نہ اپنی ذات کا نہ صفات کا بلکہ دنیا کے کسی معاملہ کا نہیں خالص دین میں جھوٹ کو سند بنایا گیا۔

......ج......﴿**افترا**۔ مسلمانوں کو گمراہی کی جانب دعوت دیکر گمراہ کیا گیا۔

د......﴾حضرت صدر شریعہ بدرالطریقہ حضرت مولانا محمد امجد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو بہتان عظیم سے متہم کیا گیا۔

ھ......﴾الفاظ خسروں، داماد وں کو حضرت صدر شریعہ علیہ الرحمہ کی جانب منسوب کر کے ان کو اس گناہ عظیم کا مرتکب ٹھہرایا گیا۔

و......﴾خود مستی میں عالم دین ومفتیان شرع متین ہونیکی بین دلیل ثابت کیا گیا۔

ز......﴾اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓاءُ٥ یہ کذب وافترا آیۃ کریمہ کے صریح خلاف ہے۔

ح......﴾آیت کریمہ پر یقین کامل تھا چنانچہ فقیر نے عالم ومفتی سمجھ کر اس جعلی اور مصنوعی عبارت پر سر تسلیم خم کر دیا اور سکوت (خاموشی) اختیار کیا۔

ط......﴾غور طلب یہ امر ہے کہ اگر حق وصداقت کی کوئی عبارت ہوتی تو کیا فقیر قبول نہ کرتا؟ کرتا اور ضرور قبول کرتا کبھی ہرگز اس سے اعراض نہ کرتا نہ کوئی کتاب تحریر کرتا۔

نمبر2......﴾ کلمہ خسر وداماد کے استعمال کا فیصلہ طے پا، غمازی کرتا ہے کہ یہ فیصلہ خود ساختہ پرداختہ ہے کوئی شرعی فیصلہ نہیں اگر شرعی فیصلہ ہوتا تو دلیل شرعی کی بنیاد پر استدلال کیا جاتا جعلی عبارت کا سہارا نہ لیا جاتا۔

نمبر3......﴾ اقراری دستاویز میں یہ لکھنا کہ ''ان الفاظ کا استعمال بلا شبہ جائز ہے''اس جواز کی سند شریعت مطہرہ سے نہ پیش کی گئی۔

نمبر4......﴾ اگر ان الفاظ کا استعمال جائز ہے تو علماء معتمدین وفضلائے راسخین کے اقوال مطہرہ کی عبارات پیش کی جائیں کہ جن سے جواز ثابت ہوتا ہو۔

نمبر5......﴾ دستاویز اقراری کا یہ جملہ کہ ''کفر نہیں'' اس پر شریعت سے کوئی دلیل نہ قائم کی گئی۔

نمبر6......﴾ دستاویز اقراری کا یہ جملہ کہ ''البتہ استخفاف کی نیت یا مواقع پر استعمال کرنا کفر ہے''جس سے ثابت ہو گیا کہ کلمات مذکورہ میں کفر پوشیدہ ہے تو اس کا استعمال کرنا بھی حرام ہوگا کہ ایسے کلمہ کا استعمال کرنا جس میں مدح وذم کا معنی موجود ہو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے اسکا استعمال بھی حرام ہے کما مر!

نمبر7......﴾ اس مختصر عبارات منقولہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مدعی اہانت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلا شبہ جائز بتا کر مسلمانوں کو اہانت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دلیر کرتا اور اہانت کی دعوت دیتا ہے۔

نمبر8......﴾ دستاویز اقراری کا استخفاف کی نیت کو ڈھال بنانا خلاف شریعت ہے بہار شریعت حصہ اول ص:۴۶ میں بھی حضرت صدر شریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہدایت فرمائی کہ ظاہر پر مدار حکم شرع ہے۔

نمبر9......﴾اللہ دلوں کا حال جانتا ہے کما قال تعالیٰ :

اِنَّہٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ

''بیشک وہ دلوں کی بات جانتا ہے۔''

یہود کے راعنا کہنے پر کوئی حکم نازل نہ فرمایا حالانکہ یہودی بہ نیت اہانت راعنا کہتے تھے اور بیشک اللہ تعالیٰ علیم وخبیر ہے دلوں کی کدورت، نیت کا حال بھی پہچانتا ہی نہیں بلکہ ازل سے جانتا ہے مگر ممانعت نہ فرمائی حتیٰ کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہود کی لغت سے واقف تھے انھوں نے ایک روز یہ کلمہ راعنا ان کی زبان سے سن کر فرمایا اے دشمنان خدا تم پر اللہ کی لعنت اگر اب میں نے کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا اس کی گردن ماردوں گا یہود نے کہا ہم پر تو آپ برہم ہوتے ہیں مسلمان بھی تو یہی کہتے ہیں اس پر آپ رنجیدہ ہو کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے ہی تھے کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں راعنا کہنے کی ممانعت کی گئی معلوم ہوا کہ جب دلوں کا بغض ظاہر ہوا تو حکم جاری فرمایا گیا نیت اور قلب کی کیفیت پر حکم شریعت نہیں لگایا جاتا۔

نمبر 10......﴾اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ مِن قَبْلُ فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْماً (طٰہٰ : 115)

''اور بیشک ہم نے آدم کو اس سے پہلے ایک تاکیدی حکم دیا تھا تو وہ بھول گیا اور ہم نے اس کا قصد نہ پایا۔''

معلوم ہوا کہ آدم علیہ السلام کی نیت اور دل کا ارادہ نافرمانی سے پاک تھا مگر جب آدم علیہ السلام کے فعل سے ظاہر ہوا کما قال تعالیٰ۔

فَأَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِن وَرَقِ الْجَنَّةِ (طٰہٰ : 121)

''تو ان دونوں نے اس میں سے کھالیا اب ان پر ان کی شرم کی چیزیں ظاہر ہوئیں اور جنت کے پتے اپنے اوپر چپکانے لگے۔''

معلوم ہوا کہ ظاہری اعمال واقوال پر حکم جاری ہوتا ہے نیت پر حکم شرع نہیں لگتا۔

نمبر 11......﴾ابلیس کی نافرمانی کہ اس نے سجدہ نہ کیا مگر قلب کی خباثت ظاہر نہ ہوئی چنانچہ اس سے دریافت کیا گیا :

قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا لَکَ أَلَّا تَكُونَ مَعَ السَّاجِدِينَ

''فرمایا اے ابلیس تجھے کیا ہوا کہ سجدہ کرنے والوں سے الگ رہا۔''

اس نے جواب دیا :

قَالَ لَمْ أَكُن لِّأَسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهُ مِن صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَإٍ مَّسْنُونٍ

''بولا مجھے زیبا نہیں کہ بشر کو سجدہ کروں جسے تو نے بجتی مٹی سے بنایا جو سیاہ بودار گارے سے تھی۔''

جب خباثت قلب ظاہر ہوئی تو حکم فرمایا :

فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّکَ رَجِيمٌ☆وَإِنَّ عَلَيْکَ اللَّعْنَةَ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ (الحجر : 32 تا 35)

''فرمایا تو جنت سے نکل جا کہ تو مردود ہے اور بیشک قیامت تک تجھ پر لعنت ہے۔''

چنانچہ معلوم ہوا کہ حکم ظاہر پر لگتا ہے۔

کل بروز اتوار مورخہ 22/ذی قعدہ 1423ھ مطابق 26/جنوری 2003ء رات کے وقت جو شب دوشنبہ سے معروف جناب وکیل زبیر

صاحب اور جناب نجمی صاحب نے غریب خانہ پر تشریف ارزانی فرمائی اثنائے گفتگو میں ارشاد فرمایا کہ :

"شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ انہوں نے (یعنی فقیر نے) توبہ کر لی اور کلمہ پڑھ لیا ہے۔"

فقیر نے دستاویز اقراری ان کے حضور پیش کر دیا جسکا اصل منسلک ھذا ہے :

عکس اقراری دستاویز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لولیہ والصلاۃ والسلام علی نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٥

آج مؤرخہ ۱۳ رجب المرجب ۱۴۲۳ھ مطابق ۲۱/ستمبر ۲۰۰۲ء کو حضرت علامہ مفتی عبد الوہاب صاحب قادری مدظلہ العالی کے دولت کدہ پر دار العلوم امجدیہ کے ناظم تعلیم و جماعت اہل سنت کے صدر و سرپرست حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق قادری اور دار العلوم امجدیہ کے مفتی، علامہ مفتی عبد العزیز حنفی اور مولانا عطاء المصطفیٰ اعظمی اور مولانا منیر احمد برکاتی تشریف لائے اور لفظ ختن و داماد مصطفیٰ اور خسر کے استعمال پر (یعنی یہ الفاظ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کر کے استعمال کرنا) حضرت علامہ مفتی عبد الوہاب صاحب سے گفت و شنید کے بعد یہ فیصلہ طے پایا کہ مذکورہ الفاظ کا استعمال بلا شبہ جائز ہے کفر نہیں البتہ استخفاف کی نیت یا مواقع پر استعمال کرنا کفر ہے حضرت علامہ مفتی عبد الوہاب صاحب نے یہ بات صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ حکیم ابو العلی محمد امجد علی کی اس عبارت پر قبول کی جو بہار شریعت کے حصہ دوم میں عربی و اردو کے ساتھ ص ۲۴-۲۵ پر درج ہے

اس مجلس میں انوار قادریہ کے مہتمم جناب الطاف قادری اور ابو محمد مفیل نقشبندی خطیب جامع مسجد زینب اور جناب مولوی اسلم رضوی بھی موجود تھے۔

عبد العزیز حنفی غفرلہ
۱۳ رجب ۱۴۲۳
۲۱ ستمبر ۲۰۰۲
بروز ہفتہ

محمد منیر برکاتی

محمد الطاف قادری

مسلمانو! سنی اور بریلوی کہلانے والو اور اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چاہنے والو! ان مفتری فتنہ پردازوں سے پوچھو کہ اے کلمہ پڑھانے اور توبہ کرانے والو! ذرا یہ تو فرماؤ کہ آپ لوگوں نے جو توبہ کرائی کلمہ پڑھایا تو کافر سمجھ کر پڑھایا یا مسلمان جان کر؟ پھر دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس کفر سے مراد لزوم کفر ہے یا التزام کفر ہر ایک کی توضیح کیجئے اور دلیل دیجئے اور اپنی تحریر کو دستخط اور مواہیر سے زینت دیجئے۔

فقیر نے حسن ظن سے کام لیا اور وہم و گمان سے اجتناب کیا حسب الارشاد اللہ تبارک تعالیٰ :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيراً مِّنَ الظَّنِّ ………… الخ

پر ایقان کامل کیا اور حسب الحکم سید الانبیاء محبوب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

ظنوا المومنين خيرا

کی تعمیل کی اور علمائے دین سمجھ کر احترام کیا اور اس پر یقین کامل کے ساتھ کہ عالم دین اور کذب و افترا حاشا کلا ہرگز جمع نہیں ہو سکتے اپنے وہم کو بھی دخل نہ دیا کہ ہمارا مالک معبود ارشاد فرماتا ہے :

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاء

نص قطعی ہے اور یہی ہمارا ایمان ہے مزید براں! شاہ صاحب کا سادات کرام کی طرح احترام کیا فقیر کے سامنے جب ایک عبارت عربی اور اردو کے ساتھ پیش فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ صدر شریعہ و بدر طریقہ علامہ حکیم ابوالعلی محمد امجد علی کی اس عبارت جو بہار شریعت حصہ دوم ص۴۔۵ پر جو عربی اور اردو کیساتھ درج ہے فقیر کی حضرت صدر شریعہ علیہ الرحمہ کے حضور کیا حیثیت ہے اس عبارت کو قبول کیا اور سکوت و خاموشی اختیار کی مگر بعد تنقیح و تحقیق معلوم ہوا کہ وہ جعلی اردو عبارت حضرت صدر شریعت کی نہیں انکی ذات اس عیب قبیح سے پاک ہے یہ لوگ علماء اور مفتی بنکر جو آئے تھے وہ تو علماء دین و مفتیان شرع متین کے خلاف سازش لائے تھے اور مسلمانوں کو گمراہ اور بد دین بنانے کیلئے کسی اعداء دین اور کیا ذمبین کے فرستادہ و گماشتے بنکر آئے تھے جس پر فقیر نے مجبوراً احقاق حق و ابطال باطل بغرض اصلاح دین اور حمایت مسلمین ایک کتاب مسمّٰی ''نبی الانبیاء و حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم'' تحریر کی۔

ان مولویوں اور مفتیوں نے ایک نئے فتنے کو جنم دیا اور یہ شہرت دی کہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بذات خود سسر (خسر) کا لفظ لکھا ہے اور فتاویٰ رضویہ جلد پنجم سے ایک عبارت کا عکس (فوٹو کاپی) نکلوا کر تقسیم کی گئیں فقیر نے اس پر اسی کتاب مذکورہ میں ایک ضمیمہ کا اضافہ کر کے انکا کید و مکران ہی کے منہ پر مار دیا بحمدہ تعالیٰ اب تک وہ کتاب ''نبی الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم'' لا جواب ہے جس کا انشاء اللہ تعالیٰ ان سے اور ان کے حواریوں سے کوئی جواب نہ بن پڑے گا والحمد للہ رب العلمین۔

نومولود فرقہ

مسلمانو! قرآن مجید اوراحادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ مسلمانوں کی خیرخواہی اور بھلائی ہر مسلمان کوحسب الاستطاعت لازم ہے کہ وہ اپنے بھائی مسلمان کوبھلائی کی جانب رغبت دلائیں اور برائیوں سے منع کریں اورعالم کے حق میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر فرض کفایہ ہے کما مر!

لیکن ایک نومولود فرقہ معروف ''ترابی'' جس کو 1423ھ مطابق 2002ء میں جنم دیا گیا اس کے بعض افراد ترابی کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں مثلاً ''لانڈھی نمبر 36:بی'' کے جلسہ جشن ولادت کا اشتہار میں پہلا نام

''حضرت علامہ مولانا پروفیسر ریاض احمد بدایونی قادری رضوی ترابی۔''

یہ امیر جماعت اہلسنت شاہ فیصل کالونی کا طرہ امتیاز ''ترابی'' ہے جب امیر ترابی تو اسکے زیر اثر سارے غریب بھی ترابی ہوئے۔ اس فرقہ کے بنیادی عقائد میں پہلا عقیدہ یہ ہے کہ :

''ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقے کو کافر اور اسکے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں۔

دوسرا......﴾ انتظامیہ کو چاہئے کہ وہ ایسے اجتماعات منعقد کرائے جن سے تمام مکاتب فکر کے علماء بیک وقت خطاب کر کے ملی یکجہتی کا مظاہرہ کریں۔

تیسرا......﴾ یہ کہ مختلف مکاتب فکر کے معتقدات اور مشترکہ عقائد کی تبلیغ اور نشرواشاعت کا اہتمام کیا جائے۔

چوتھا......﴾ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب نسبت سے (معاذ اللہ) خسر (سسر) وداماد کہنا بلا شبہ جائز سمجھا جائے۔

پانچواں......﴾ اس فرقہ کے بعض افراد کے افعال سے مشاہدہ میں آیا کہ کسی فاجر فاسق کی برائی نہ کی جائے یعنی امر بالعروف ونہی عن المنکر کو ترک کیا جائے۔''

چنانچہ حاجی لئیق احمد صاحب جو رضویت کے علمبردار ہونے کے مدعی ہیں وہ اس عمل سے سخت بیزار ہیں اور نہایت غصہ ہو کر فرماتے ہیں کہ

''ندیم صاحب لوگوں سے کیسے دوسروں کی برائیاں بیان کرتے ہیں، ندیم صاحب اپنے مرکز سے کٹ کر جدا ہو گئے۔''

وغیرہ وغیرہ مختلف احکام صادر کرتے ہیں۔

دوم۔ نعیم اللہ خانصاحب جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان کو خاندان اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نسبت حاصل ہے وہ فرماتے ہیں کہ :

''یہ لوگ جماعت سے جدا ہو گئے ہیں وغیرہ مختلف صدائیں گونج رہی ہیں۔''

شہرت موہوم

کثرت دولت و مال اور ظاہری متاع و اسباب وسخن سازی پیرایہ اندازی اور کثرت افراد یعنی عوام الناس جو بیچارے سیدھے سادے جن کو نہ تو علم ہے نہ فہم کلام نہ جذبہ ایقان وایمان کہ ہر سیاہ و سفید میں امتیاز کریں یا اسباب امتیاز کی جانب توجہ مرکوز فرمائیں ان اسباب معروفہ پر یہ افراد دلیر اور سیدھے سادھے مسلمانوں کو دم دینے اور گمراہ کرنیکی سازش میں مصروف عمل ہیں اور اسی قوت کے بوتے پر غرباء پر گرجتے اور برستے ہیں جس سے عوام کالانعام مرعوب اور مغلوب ہیں یہی ان کا سرمایہ حیات ہے۔

جسارت اور دلیری

عزیزان ملت! ہمارا مالک ومعبود فرماتا ہے :

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (اٰل عمران: 104)

''اورتم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری بات سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچے''۔

یہ آیت کریمہ اس بات پر دلیل ہے کہ امر بالمعروف و نھی عن المنکر فرض کفایہ ہے ایک جماعت کا قیام بھی کفایت کرتا ہے اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا جاتا ہے۔

الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ

(الحج: 41)

''وہ لوگ اگر ہم انہیں زمین میں قابو دیں تو نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور بھلائی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں''۔

یہاں امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کو نماز وزکوٰۃ کے ساتھ ذکر فرمایا خاتم المحققین حضرت مولانا محمد نقی علی خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''شہیدوں میں افضل وہ ہے جو ظالم بادشاہ پر جست کرے اور وہ اسے قتل کرے اور جو نہ قتل کرے تمام عمر گناہ اس کے نہ لکھے جائیں اگرچہ بہت عمر پائیں''۔

(الکلام الاوضح: 30)

حضرت حجۃ الخلف بقیۃ السلف حضرت مولانا محمد نقی علی خاں صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

''اے عزیز عالم کے حق میں کوئی عبادت اشاعت علم اور ہدایت مخلوق اور امر بالمعروف ونھی عن المنکر سے بہتر

نہیں کہ یہ ورثۂ انبیاء اور شعار مرسلین ہے۔‘‘

اور فرماتے ہیں :

’’سب کام جہاد کے سامنے مانند قطرے کے ہیں بڑے دریا میں اور جہاد امر بالمعروف کے سامنے مانند قطرے کے ہے بڑے دریا میں...... ملخصاً‘‘ (الکلام الاوضح :29)

حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :

اترغبون عن الفاجر ذکر الفاجر متی یعرفه الناس اذکروا الفاجر بما فیه یحذره الناس

’’کیا فاجر کو برا کہنے سے پرہیز کرتے ہو لوگ اسے کب پہچانیں گے فاجر کی برائیاں بیان کرو کہ لوگ اس سے بچیں۔‘‘

نقاب کشائی منجانب حق تعالیٰ

بلاسبب بغیر طلب اچانک دفع فساد کے اسباب نمودار ہوئے کہ جب بھی دین میں کسی فتنہ نے جنم لیا اللہ حفیظ وقدیر نے اس کی سرکوبی کیلئے اپنے کسی بندے کو چن لیا۔ چنانچہ حامی سنت ناصر ملت ماحی بدعت قاطع نجدیت مظہر اعلٰحضرت حضرت مولانا ابوالخیر ندیم احمد خاں قادری رضوی طال اللہ عمرہ دامت برکاتہم کی خدمت میں فتوائے امجدیہ کے ساتھ ایک دستاویز مسمّیٰ ضابطہ اخلاق آیا جس پر کسی فرحان رضا قادری نے مفتی دارالعلوم امجدیہ سے سوال کیا اور اس پر شریعت مطہرہ کا حکم طلب کیا وہ سوال یہ ہے کہ :۔

’’کہ اگر کوئی یہ لکھ دے کہ ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقہ کو کافر اور اسکے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں اور یہ کہ انتظامیہ کو چاہئے کہ وہ ایسے اجتماعات منعقد کرائے جن سے تمام مکاتب فکر کے علماء بیک وقت خطاب کرکے ملی یکجہتی کا عملی مظاہرہ کریں اور یہ کہ مختلف مکاتب فکر کے متفقات اور مشترکہ عقائد کی تبلیغ اور نشر واشاعت کا اہتمام کیا جائے‘‘۔ ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے یہ سنی ہے یا نہیں آیا ایسے شخص کے پیچھے نماز قرآن وحدیث اور اکابرین اہل سنت بالخصوص امام اہلسنت سیدی اعلٰیحضرت علیہ الرحمہ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں۔

(سائل فرحان رضا قادری میر پور خاص)۔‘‘

جس کے جواب میں دارالعلوم امجدیہ سے اس شخص کی تکفیر کا فتویٰ جاری ہوا۔

’’یہ عقیدے رکھنے والے کافر ہیں جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے (اور لکھ دیا کہ) مذکورہ بالا عقائد رکھنے والا شخص مسلمان نہیں ہوسکتا ایسے عقائد رکھنے والا یا ان کو صحیح ماننے والا امام جو اوپر لکھے گئے خواہ وہ کسی مصلے پر امامت کرے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔‘‘

جسکی قدرے تفصیل ہماری کتاب ’’نبی الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ‘‘میں مذکور جس کو کامل فتویٰ اور ضابطہ

اخلاق مطالعہ کرنے کا ذوق ہو وہ جناب قطمیر رضا خاں صاحب حشمتی جو حضرت علام شیر بیشۂ سنت ضیغم اسلام مولانا حشمت علی خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برادرزادہ ہیں اور کورنگی نمبر:2 ''مدرسہ حشمت الرضا'' کے موسس بھی ہیں۔ ان کے پاس وہ فتویٰ مع ضابطہ اخلاق موجود ہے ملاحظہ فرمائیں یا ان سے لیکر فوٹو کاپی کرائیں اور لیکر جائیں خود پڑھیں دوسروں کو پڑھائیں اور ایمان بچائیں نیز مخفی نہ رہے کہ وہ ضابطہ اخلاق کی عبارت جو سوال میں پیش کی گئی وہ جناب تراب الحق صاحب کی عبارت سے موسوم ہے اور ان کے دستخط بھی اس پہ ثبت ہیں۔

حضرت حامی سنت قاطع بدعت مولانا ابوالخیر ندیم احمد خاں صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے **امر بالمعروف و نہی عن المنکر** کا فریضہ انجام دیا اور مسلمانوں کو اس ہلاکت سے بچانے کا اقدام کیا اور مسلمانوں کو اس گمراہی اور بیدینی سے روکنے کا کام کیا تو خدا جانے کتنے لوگوں کو سخت گراں گزرا حاجی لئیق صاحب جو کہ بریلوی اور رضوی ملت کا فخر کے ساتھ علمبردار ہونے کا دعویٰ فرماتے ہیں اور فقیر سے ٹیلیفون پر اس امر کی نہایت برہم ہو کے شکایت کی بہت سخت گرم لہجہ میں مولانا ندیم احمد خاں صاحب کے اس عمل پر برستے اور گرجتے رہے اور خدا جانے اپنی زبان میں کیا کیا کہا اور دل میں کتنی عداوت و نفرت بھری تھی کہ بھڑاس کی بھڑاس نکال رہے تھے اور یہ حکم لگاتے کہ مرکز سے دور ہو گئے گویا اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل مرکز سے دوری کا سبب ہے۔

عزیزان ملت! تامل کیجئے اللہ جل جلالہ اس کے رسول پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کرنے پر ان کے قلب میں کتنی نفرت اور عداوت پیدا ہو گئی جس پر یہ اپنی دنیاوی اور مالی قوت کے بل بوتے پر جسارت اور بہادری و دلیری کا مظاہرہ فرما رہے ہیں اللہ بہتر انتقام لینے والا ہے۔

اور نعیم اللہ خاں صاحب جن کو اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان کی نسبت کا شرف حاصل ہے وہ فرماتے ہیں کہ :

''جماعت سے علیحدہ اور دور ہو گئے۔''

جماعت اور مرکز

ہماری جماعت کے مرکزی امام ذوالاحترام **اعلیٰحضرت مجدد ملت امام اھل سنت مولانا واولنا و ملجانا و مرشدنا وھادینا علامہ زمان ھادی دوران مذھب مھذب اھل سنت کی جان و حامی دین و اسلام و ناصر ملت خیر انام محی ملت والدین حضرت محمد احمد رضا خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ** ہیں۔اس جماعت حق وہدایت کے ارکان گرامی کے چند اسمائے گرامی یہ ہیں۔

1......﴾ **خلیل ملت والدین تلمیذ رشید حضرت علام مولانا محمد خلیل خاں صاحب مفتی اعظم سندہ بلوچستان رضی اللہ تعالیٰ عنہ** ارشاد فرماتے ہیں :

''خلفائے اربعہ راشدین میں خلیفہ اول حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شیخین اور خلیفہ سوم عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خلیفہ چہارم حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو ختنین کہتے ہیں۔''

(العقیدۃ الحسنۃ المعروف بہ عقائد الاسلام : 279)

پھر فرماتے ہیں۔

''لیکن شیخین کو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا خسر اور ختنین کو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا داماد کہنا سخت ممنوع اور خلاف تعظیم ہے کہ یہ دونوں الفاظ خسر و داماد اردو محاورہ میں سب وشتم گالی گلوچ کے موقع پر بھی استعمال کئے جاتے ہیں اس کا لحاظ بہت ضروری ہے بلکہ بعض علماء کرام نے اسے کفر میں شمار فرمایا۔'' (العقیدۃ الحسنۃ المعروف عقائد اسلام 280)

یہ کتاب مستطاب 1400ھ کو عالم وجود میں آئی اور نشر ہو کر مقبول خاص وعام ہوئی لیکن آج تک کہ تیئیس سال کامل گزر رے کسی مفتی اور عالم دین متین نے اس پر کلام نہ فرمایا بلکہ مسلم رکھا۔

اقول! حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج دو ہی نہ تھیں اگر اسی نسبت سے شیخین کہا جاتا تو کلمہ تثنیہ نہ ہوتا بلکہ جمع کا ہوتا اسی طرح ختنین کو اسی معنی پر محمول رکھا جاتا تو کلمہ ختنین معروف نہ ہوتا بلکہ جمع کے کلمہ کو استعمال کیا جاتا معلوم ہوا کہ یہ کلمات شیخین اور ختنین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معروف اعزازی کلمات ہیں نہ ان کا ترجمہ کیا جائے نہ معنی مفہوم بیان کیا جائے جیسا کہ حضور مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو اعزازی کلمہ ابوتراب سے نوازا اگر اس کا معنی مفہوم لیا جائے تو مٹی کا باپ ہوگا تو کیا کوئی مائی کا لال حضور مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو مٹی کا باپ کہے گا؟ (معاذ اللہ)۔

دوم......﴾ عبارت میں بعض علماء کرام نے ان کلمات کو کفر میں شمار فرمایا جو کہ معتبر علماء کرام پر دال ہے۔

2......﴾ **حضرت صدر شریعہ و بدر الطریقہ ابو العلی مولانا امجد علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

الف......﴾حضرت صدر شریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سید ضمیر الدین صاحب (ضلع دہرادون) نے سوال کیا۔

''ایک مرتبہ زید کی زبان سے غصے میں جائے نماز کے بارے میں جو کھال کی تھی سسری کا لفظ نکل گیا لیکن زید کہتا ہے کہ میں نے کھال کو سمجھ کر کہا تھا جائے نماز کا خیال نہ تھا اور بیان بالکل سچ ہے اس پر بھی حکم فرمایئے۔''

الجواب...... ''اگر چمڑے کو برالفظ کہا' جائے نماز کے قصد سے نہ کہا تو تجدید کی حاجت نہیں مگر اس قسم کے الفاظ سے احتیاط چاہیئے۔'' (فتاویٰ امجدیہ جلد چہارم: 399,400)

اقول! جائے نماز وہ جس پر کھڑے ہوکر مسلمان نماز ادا کرتا ہے اس کے بھی سسری کہنے کو صدر شریعہ کفر جانتے اور اس پر تجدید ایمان کا حکم فرماتے ہیں۔ چہ جائیکہ سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم؟

اے متاع حیات اور دولت دنیا پر اترانے والو اور شہرت اور خود نمائی کے پرستارو جو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) خسر و داماد کہنے کو بلاشبہ جائز بتاتے ہیں اب وہ سارے دولت والے صدر شریعہ پر اپنا حکم لائیں ان کی تکفیر فرمائیں؟

ب......﴾صدر شریعہ مولانا امجد علی صاحب کی خدمت میں ایک سوال کیا گیا وہ یہ ہے۔

''جو فتویٰ کہ علماء دین نے بابت ناجائز ہونے نکاح نبی رضا کی لڑکی کے شائع فرمایا تھا وہ چسپاں کردیا تھا اس کو مسمیٰ منظور حسین ولد نبی حسین ساکن محلّہ صوفی ٹولہ نے پڑھکر کہا کہ ''فتویٰ دینے والے سسرے بھی ایسے ہی ہیں'' وغیرہ وغیرہ۔ علماء دین کی شان میں گستاخی کا لفظ سنکر تین شخص بنام کفایت اللہ، امیر اللہ و مولا بخش نے اس کو زیادہ کہنے سے روکا لہٰذا جو شخص علمائے دین کی شان میں دشنام کے لفظ استعمال کرے اسکی بابت شرع شریف کیا فتویٰ صادر فرماتی ہے۔

الجواب......عالم دین کی توہین کفر ہے اور گالی دینا تو سخت درجہ کی توہین ہے حدیقہ ندیہ میں ہے :

من قال العالم عویلم فھو کافر

عالم کو ملا ٹا کہنا کفر ہے نہ کہ گالی اعلیٰحضرت قبلہ قدس سرہ نے اپنے فتاویٰ جلد اول :570 پر فرمایا :

عالم دین کی توہین کو ائمہ نے کفر لکھا ہے مجمع الانہر میں ہے :

الاستخفاف بالاشراف و العلماء کفر

لہٰذا اگر صورت واقعہ یہی ہے کہ اس شخص نے فتویٰ کو اپنی خواہش کے خلاف پاکر مفتی کو گالی دی تو تجدید اسلام کرے اور بی بی رکھتا ہو تو اسکے ساتھ تجدید نکاح کرے......الخ۔'' (فتاویٰ امجدیہ چہارم 402)

صدر شریعہ کے اس فتویٰ کو بغور ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہوگا کہ :

نمبر 1......﴾سسرے، سسری، سسر کو عامۃ الناس بھی گالی تصور کرتے ہیں جیسا کہ سوال میں لفظ دشنام ہے۔

نمبر 2......﴾صدر شریعہ علیہ الرحمۃ بھی سسری، سسرے اور سسر کو گالی فرمارہے ہیں کہ گالی دینا تو سخت درجہ کی توہین ہے۔

نمبر3...... عالم کو ملاٹا کہنا کفر ہے نہ کہ گالی۔

نمبر4...... جو شخص عالم دین کی شان میں استخفاف کا کلمہ کہے وہ کافر کما ذکرہ فی مجمع الانھر

الاستخفاف بالاشراف والعلماء کفر

نمبر5...... معلوم ہوا کہ لفظ سسر یا سسرا یا سسری یا سسرے کو علماء کرام بلکہ عامۃ الناس بھی گالی دینا دشنام اور توہین و گستاخی سمجھتے ہیں۔

نمبر6...... جب عالم دین کی شان میں سسرے یا سسری کہنا گالی دینا اور توہین کرنا ہے تو حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں یہ لفظ سسر کیونکر گالی نہ ہوگا اور توہین اور گستاخی نہ کہلائے گا؟ ضرور کہلائے گا۔

3...... صدر شریعہ حضرت علام مولانا حکیم امجد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چاہنے والے انکے خلفاء و تلامذہ اور ان کو اپنا امام و مقتدا سمجھنے والے مسلمان جن میں اکثر علماء اور مفتیان دین داخل اب بھی اس امر پر متفق ہیں کسی نے اس میں کلام نہیں کیا۔ اور ان میں خواص و عوام سب ہی ہیں بحمدہ ہم ان کے ساتھ جماعت میں شامل ہیں۔

4...... حضرت مولانا سید دیدار علی صاحب الوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے لفظ یتیم کے اطلاق پر اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حکم شریعت دریافت کیا اور اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر تکفیر اور قتل کا ثبوت دیا وہ اور ان کے متعلقین ان کے ساتھی جو ان کو اپنا امام جانتے اور مقتدا سمجھتے ہیں ہم ان کی جماعت میں شامل ہیں۔

5...... مولانا مولوی عبدالمنان صاحب اعظمی فہرست فتاویٰ رضویہ جلد ششم میں تحریر کرتے ہیں :

''ابن حاتم طلیطلی کو اس وجہ سے قتل کیا گیا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یتیم اور حیدر کا خسر کہا تھا۔''

(فھرست صفحہ نمبر: 23 سنی دالاشاعت مبارکپور)

سنی دارالاشاعت کے مفتی مولوی اور ارکان وغیرہ بحمدہ ہم ان کے ساتھ جماعت میں شامل ہیں۔

6...... اعلیٰحضرت عظیم البرکت امام اہلسنت مولانا و ملجانا احمد رضا خانصاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی خدمت میں مولانا سید دیدار علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت ان کلمات مکروہ کے اطلاق پر استفسار کیا کہ ''آپ یتیم، غریب، مسکین، بچارے تھے .. الخ''، اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہر کلمہ پر حکم شریعت جاری فرمایا لفظ یتیم منفرد نہ تھا سند میں ختن بھی تھا یعنی اسکے ساتھ ختن حیدر بھی تھا چنانچہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شفا شریف کی عبارت کو ثبوت دلیل میں پیش فرمایا کہ ابن حاتم کو یتیم، ختن حیدر کہنے کی وجہ سے قتل کیا گیا۔ ان کلمات میں حضور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اہانت ہے۔

7...... حضرت علامہ مولانا ملا علی قاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کلمات میں سے ہر ایک کلمہ پر تکفیر اور قتل کا حکم جاری فرماتے ہیں ان کی اصل عبارت یہ ہے :

یکفی امر واحد منھا فی تکفیرہ و قتلہ

۸:۔اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ :

''ان اوصاف کا اطلاق بروجہ تقریر واثبات خواہ حکم قصدی میں ہو یا وصف عنوانی میں اگر قول قائل کے سیاق وسباق یا سوق و مساق سے طرز تنقیص ظاہر وثابت ہو یقیناً کفر ہے عــــہ اور اگر ایسا نہیں اور قائل جاہل ہے اور صادر نادرا وروہ اس پر غیر مصر تو ہدایت وتنبیہ وزجر وتہدید کریں اور حاکم شرع اسکے مناسب حال تعزیر دے کہ وہ ضرور سزاوار سزا ہے عــــہ اور اگر قائل مدعی علم ہے یا ایسے کلمات کا عادی یا بعد تنبیہ بھی ان پر مصر تو مریض القلب بد دین گمراہ ۔مستحق عذاب شدید ہے سلطان اسلام اسے قتل کریگا اور زمین کو اسکی ہستی ناپاک سے پاک کرے اور عام مسلمانوں کو اسکی صحبت مجالست سے احتراز لازم اور اسے واعظ بنانا اس کا وعظ سننا اسکے پیچھے نماز پڑھنا ممنوع حرام۔'' (فتاویٰ رضویہ جلد سادس:127,128)

ہم پھر بصد کمال ادب ونیاز عرض کریں گے کہ دنیا اور دنیا والوں کا خوف نہ کریں اپنے خالق ومعبود جو مالک ومختار ہے اس سے ڈریں اور ضد نہ کریں اور اپنے رب تبارک وتعالیٰ کی جانب رجوع لائیں اللہ عزوجل ہدایت عطا فرمائے آمین۔

9......﴾ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کو اپنا امام اور مجدد ماننے والے علمائے دین وفقہائے معتمدین عرب وعجم جن کا شمار اللہ اور پھر اسکا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی جانیں ہماری عقل و دانش سے ورا بے حد و بیشمار ہیں بحمدہ تعالیٰ فقیر اور فقیر کے احباب وغیرہ بھی اسی جماعت میں شامل وداخل اور غلام بیدام ہیں۔

10......﴾**امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ** اور انکی کتاب ''**شفا شریف**'' جو کہ مسلمانوں کی آنکھ کی ٹھنڈک اور دلوں کا چین ہے علمائے دین متین وفقہائے کاملین اس سے سرور پاتے اور سندیں لاتے جنکی گنتی اور شمار میں عقل انسانی قاصر ہے تقریباً ایک ہزار سال ہونیوالا ہے جو مومن ہے اسکا دیوانہ ہے اور ہر فرزانہ اس پر فریفتہ ہے انکی تعداد وشمار اللہ اور پھر اسکا رسول ہی جانے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فقیر بھی اسی جماعت میں شامل ہے۔

11......﴾ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

''ان الفاظ کے ناجائز اور حرام ہونے پر یہ عبارات متظافرہ ہیں اور فتوائے فقہائے اندلس وامام ابوالحسن قابسی وتقریرات امام قاضی عیاض وامام تقی الملۃ والدین سبکی وتوضیحات علی قاری میں ان پر حکم تکفیر ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ جلد سادس:127)

وہ جماعت کے راگ الاپنے والے اور مرکز کا ترانہ گانے والے اپنی جماعت کا ثبوت دیں بحمدہ تعالیٰ ہم اس جماعت کے ساتھ ہیں جنکے اسمائے گرامی آپ نہ لکھیں تو بھی حق ادا نہ ہوگا دیکھو یہ **ھمارے ائمہ** مثل تاروں کے روشن اور فقہاء جن کا نام نامی اسم گرامی روشن وتابان ہے ان کی تعداد شمار سے باہر اب مسلمان تو کجا ہر عالم دین میں بھی استطاعت نہیں کہ ان ائمہ وفقہاء کے اعداد شمار جمع کر سکیں۔

اسکے مقابل وہ لوگ اپنی جماعت اور مرکز کا خاکہ پیش کریں ہم بھی تو ذرا دیکھیں کہ ان کے ساتھ کتنے ائمہ دین اور فقہائے معتمدین ہیں جنھوں نے تمھاری ہمنوائی میں داماد اور خسر کی نسبت کو بلا شبہ جائز لکھا ہے ذرا ان کے اعداد وشمار تو بتائیں هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ

دور کیوں جاتے ہو غور تو کرو تمہارے نوزائیدہ فرقہ ترابی کا بانی بھی اس حادثہ فاجعہ سے قبل ہماری ہی جماعت میں تھا ملاحظہ ہو تمہارے فرقہ کے امام کل اور ربانی گروہ مولوی شاہ تراب الحق صاحب رقمطراز ہیں :

’’امت کا اجماع ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گستاخی کرے یا آپ کی ذات اقدس کو کسی قسم کا عیب لگائے یا نقص تلاش کرے یا وہ عوارض بشری جو آپ کیلئے جائز تھے انکی وجہ سے آپ کی تحقیر کرے یا آپ کی شان گھٹانے کی کوشش کرے وہ کافر اور واجب القتل ہے اور جو اسکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ایسا ذومعنی لفظ کہنا بھی گستاخی اور توہین ہے جس کا ایک مفہوم گستاخی کا ہو خواہ وہ لفظ توہین کی نیت سے نہ کہا جائے ارشاد باری تعالیٰ ہے اے ایمان والو راعنا نہ کہو بلکہ انظرنا کہو اور غور سے سنا کرو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔‘‘

(اسلامی عقائد صــــ 22 افکار اسلامی اسلام آباد کراچی)

اس عبارت کو پڑھئے اور بار بار پڑھئے اور سر دھنئے کہ تمہارے شاہ تراب الحق صاحب وہی لکھ رہے ہیں جسکو ہم نے اپنی کتاب ’’نبی الانبیاء حبیب کبریا(ﷺ)‘‘ میں بیان کیا ہے۔ لکھتے ہیں۔

’’جو شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گستاخی کرے یا آپ کی ذات اقدس کو کسی قسم کا عیب لگائے یا نقص تلاش کرے‘‘۔

دریافت طلب یہ امر ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کو قطع نظر کرتے ہوئے (معاذ اللہ) جو آپ کو خسر و داماد کے ادنیٰ لفظوں سے منسوب کرے وہ گستاخ اور توہین کرنے والا ہے یا نہیں؟ ہے اور ضرور ہے۔ یہ آپ کی ذات اقدس میں عیب لگانے یا نقص تلاش کرنے والا ہے یا نہیں؟ ہے اور ضرور ہے۔ یہ عیب لگانے اور نقص تلاش کرنیکی ایک واضح دلیل ہے۔

’’یا وہ عوارض بشری جو آپ کیلئے جائز تھے انکی وجہ سے آپکی تحقیر کرے یا آپ کی شان گھٹانے کی کوشش کرے (تراب الحق حکم جاری فرماتے ہیں کہ) وہ کافر واجب القتل ہے‘‘۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) خسر و داماد کہنا آپ کی تحقیر کرنے اور آپکی شان گھٹانے کی صراحۃً کوشش ہے یا نہیں؟ ہے اور ضرور ہے کما قال تعالیٰ

لَا تَجۡعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيۡنَكُمۡ كَدُعَاءِ بَعۡضِكُم بَعۡضاً (النور :63)

’’رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرا لو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔‘‘

غور طلب یہ امر ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تو فرما رہا ہے کہ رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔ اے عزیز! اب تو ذرا ایمان کی کہہ دے کہ تم میں سسر بھی ہیں اور داماد بھی۔ کیا ہر داماد اپنے سسر کو سسر کہہ کر پکارتا ہے اور ہر سسر اپنے داماد کو داماد کہہ کر بلاتا ہے ذرا اسکی تفصیل پیش کیجئے اور اعداد و شمار دیجئے اور بتایئے کہ وہ کون اور کتنے ہیں جو اپنے خسر کو خسر اور داماد کو داماد کہہ کر

پکارتے ہیں؟ اعداد وشمار پیش کیجئے اور فہرست دیجئے تا کہ مسلمان ان کو جان لیں۔ خسرو داماد والے معیوب اور مکروہ لفظ اور معاذ اللہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! کوئی غیرت مند انسان کبھی اپنے خسر کو خسر کہہ کر اور داماد کو داماد کہہ کر نہیں پکارتا بلکہ مکروہ جانتا اور باعث ننگ وعار سمجھتا ہے تعجب ہے ان لوگوں پر کہ مسلمان کہلائیں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے وہ لفظ لائیں جن کو غیرت مند کیلئے باعث ننگ وعار بتائیں۔ لیجئے تمہارے تراب الحق صاحب اس پر حکم جاری فرماتے ہیں :

''وہ واجب القتل ہے جو اسکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے''

پھر لکھتے ہیں :

''ایسا ذو معنی لفظ کہنا بھی گستاخی اور توہین ہے جسکا ایک مفہوم گستاخی کا ہو خواہ وہ لفظ توہین کی نیت سے نہ کہا جائے''

معلوم ہوا کہ وہ لفظ کہنا بھی گستاخی اور توہین ہے جسکا ایک مفہوم گستاخی کا ہو اگر چہ وہ لفظ توہین کی نیت سے نہ کہا جائے۔ اب ان لوگوں سے دریافت کیجئے جو بذات خود مقر ہیں خسرو داماد استخفاف کی نیت سے کہنا کفر ہے۔ گویا اس لفظ میں کفر کے مفہوم کا اقرار کرلیا ہے۔

فالحمد للہ رب العٰلمین و الصلوٰۃ و السلام علیک یا سید المرسلین

عزیزان گرامی۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَاراً (التحریم : 6)

''اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔''

اس آیت کریمہ میں فرمایا کہ پہلے اپنی جانوں کو بچاؤ جو اپنی جان کو نہ بچا سکے گا تو وہ دوسروں کو کیا بچائے گا چنانچہ فرمایا اے ایمان والو اپنی جانوں کو بچاؤ اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ جو اپنی جان کو بچانے کی صلاحیت اور استطاعت رکھتا ہے وہ دوسروں کو بھی بچا سکے گا اور جس میں اپنی ہی جان بچانے کی صلاحیت نہ ہو تو وہ اپنے گھر والوں کو بھی نہ بچا سکے گا۔

اب ملاحظہ فرمایئے ان لوگوں کے متعلق جو متاع دنیا اور دولت دنیا پر غرہ کرنے اور اترانے والے جو مسلمانوں کو مرکز اور جماعت کا طعنہ دیتے اور اس سے جدا ہونے کا افترا کرتے ہیں وہ لوگ اپنے طلسمی گھر اور نوزائیدہ گروہ خود ساختہ مرکز جدید فرقہ کے موسس اور امام کا کلام ملاحظہ فرمائیں کہ وہ کیا تحریر فرمارہے ہیں حالانکہ انکے مضمون کو ہم پچھلے صفحات میں صفحہ قرطاس پر نقل کر چکے ہیں اور اسکے ساتھ اسکا اجمالی بیان بھی مگر اب ضرورت اس امر کی ہے کہ اسکی مزید توضیح کی جائے لہٰذا حسب الحاجت مکرر وہ مضمون پیش خدمت ہے۔ تراب الحق صاحب تحریر فرماتے ہیں :

''امت کا اجماع ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گستاخی کرے یا آپ کی ذات اقدس کو کسی قسم کا عیب لگائے یا نقص تلاش کرے یا وہ عوارض بشری جو آپ کیلئے جائز تھے انکی وجہ سے آپکی تحقیر کرے یا آپ کی شان گھٹانے کی کوشش کرے وہ کافر اور واجب القتل ہے اور جو اسکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ایسا ذو معنی لفظ کہنا بھی گستاخی اور

توہین ہے جسکا ایک مفہوم گستاخی کا ہو خواہ وہ لفظ توہین کی نیت سے نہ کہا جائے۔‘‘

(اسلامی عقائد 22 افکار اسلامی اسلام آباد ، کراچی)

قبل ازیں لب کشائی کروں یہ عرض کرتا چلوں کہ تراب الحق صاحب اپنے ساتھ جمیع مفتیان دارالعلوم امجدیہ اور مولویان انوارقادریہ کے ہمراہ غریب خانہ پر تشریف لائے فقیر نے علمائے دین متین کی حیثیت سے احترام کیا ان حضرات نے مسئلہ خسرو داماد پر گفتگو شروع کردی مگر باوجودسعی کے کوئی دلیل اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش نہ کرسکے تو بہارشریعت کا حصہ دوم پیش کیا جس میں عربی اردو کے ساتھ ایک عبارت جسکا ذکر گزرا۔ فقیر کا یہ اعتماد کہ عالم دین اور کذب وافترا جمع نہیں ہوسکتے لہٰذا بے تامل اس عبارت بہار شریعت حصہ دوم عربی اردو کے ساتھ کو قبول کیا کہ صدرشریعہ علیہ الرحمہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منتخب کردہ صاحب فتویٰ ہیں مگر بعد تحقیق کے معلوم ہوا کہ وہ اردو کی عبارت جو صدر شریعہ علیہ الرحمہ سے منسوب کی وہ صدرشریعہ کی عبارت نہیں ہے اگر کوئی وہ اردو عبارت صدرشریعہ کی اب بھی دلائل سے ثابت کردیں کہ انہوں نے تحریر فرمائی ہے تو فقیر کا سر ان کے حضور آج بھی جھکا پائیں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ مصنوعی لیبل کی نمائش میں مسلمانوں کو گمراہ کرنے آئے تھے اور حکم شریعت یہ ہے کہ :

اول ......﴾ جو شخص کسی مسلمان کا کافر ہونا چاہے وہ کافر ہو یا نہ ہو یہ تو اسی وقت کافر ہو جائیگا۔

دوم ......﴾ جو کذاب ومفتری ہو وہ عالم دین نہیں ہوسکتا کما قال تعالیٰ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاء

سوم ......﴾ صدر شریعہ علیہ الرحمہ پر بہتان تراشی کرنیوالے۔

چہارم ......﴾ مسلمان کو فریب دینے والے

پنجم ......﴾ مسلمان کی گمراہی چاہنے والے وغیرہم ان کیلئے شرعاً حکم یہ ہے کہ یہ سارے ساقط العدالت و مردودالشھادت ہیں ان کی کوئی بات لائق مسموع نہیں اور نہ دین میں لائق اعتماد وَمَا عَلَيْنَآ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْنُ ۔

اب آیئے عبارت مذکورہ مسطورہ کی جانب! غور فرمایئے تراب الحق فرما رہے ہیں کہ :

’’جو شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گستاخی کرے وہ کافر اور واجب القتل ہے جو اسکے کفر میں شک .... کرے وہ بھی کافر ہے ملخصاً۔‘‘

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ تراب الحق جن کو کافر اور واجب القتل فرما رہے ہیں اگر اسکے کفر میں کوئی شک بھی کرے وہ بھی کافر ہے پھر جسکو وہ ائمہ دین وفقہائے معتمدین کافر اور واجب القتل فرمائیں یہ حضرات اس کی بابت صاف لکھ دیں کہ وہ کافر نہیں۔ یہاں شک بھی نہیں بلکہ یقین سے کہا جا رہا ہے کہ وہ کافر نہیں بلکہ جن کلمات پر کافر کہا گیا وہ بلاشبہ جائز ہے یعنی جس امر کو فقہا کفر فرمائیں یہ اس کو بلاشبہ جائز بتائیں۔ ؎

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مسلمانو! مسلک اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاسبانو! یہ لوگ اپنی عسکری قوت اور حکومت کی طاقت اور دولت کی فراوانی پر دلیر۔ ہم سے ناداروں اور دینداروں پر گرجتے اور برستے ہیں اور جس امر کو ہمارے ائمہ دین وفقہائے کاملین کفر فرمائیں اور قائل کو کافر ٹھہرائیں یہ ہم کو زور دکھائیں کہ تم ان کو نہ مانو ان کی تکفیر کو کفر نہ جانو وہ جس کو کافر بتائیں ان کو مسلمان جانو۔ حاشا یہ ہرگز ہم سے نہیں ہوسکتا یہ لوگ تو تراب الحق نے جس کو کافر اور واجب القتل کہا اگر اس کفر میں شک بھی کریں تو کافر ہوجائیں اور فقہائے کرام وائمہ اسلام جن کو کافر فرمائیں اس کو کافر نہ مانیں اور اس کلمہ کفر کو بلاشبہ جائز بتائیں۔

ہم اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ادنیٰ غلام اور بندہ بیدام ہیں اعلیٰحضرت اہلسنت کے امام اور ان کے کلام میں ائمہ وفقہاء کے نام جنہوں نے ان کلمات پر تکفیر فرمائی اور حکم جاری فرمایا۔ سنی انکی دولت وحکومت کے خوف سے انکار کر کے معاذ اللہ کافر ٹھہریں؟ ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ :

ع: جان دادم ایمان نہ دادم

ہمارے حق کی دلیل یہ کیا کم ہے کہ ہم نے صدر شریعہ علیہ الرحمہ کا نام سن کر ایک مصنوعی اور جعلی عبارت کو انکی نسبت سے مان لیا اگر ان کی اصل عبارت ہوتی تو کیا اس کا انکار کر دیتے ہرگز نہیں۔

تم ہر اک بات میں فتنہ مجھے کہتے ہو
چھائی جاتی ہے کس پر یہ سراپا دیکھو

تراب الحق جس کو کافر تحریر فرمائیں جو اسکے کفر میں شک کرے وہ کافر اور اعلیٰحضرت اور بکثرت فقہاء وائمہ دین جس کو کافر بتائیں اس کو معاذ اللہ کافر نہ مانیں بلکہ مسلمان جانیں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم یہ کونسا اسلام ہے؟

عزیزان ملت! خسر وداماد کا کریہہ لفظ کوئی شریف اور مہذب مسلمان اس کو عظمت وتوقیر میں نہیں جانتا بلکہ ان الفاظ کو باعث ننگ وعار سمجھتا ہے اپنے خسر کے روبرو اس کو خسر نہیں کہتا اور نہ اپنے داماد کو داماد کے خطاب سے بلاتا ہے اور اگر کوئی صفت کمال رکھتا ہے تو نام بھی نہیں لیتا بلکہ اس صفت کمال سے خطاب کرتا ہے جیسے کہ حافظ کو حافظ صاحب، مولوی کو مولوی صاحب، ڈاکٹر کو ڈاکٹر صاحب، وکیل کو وکیل صاحب وغیرہ کہہ کر بلاتا ہے اور داماد کہتے ہوئے شرماتا ہے۔ اور یہ مسئلہ مسلمہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں ارفع واعلیٰ اور تعظیم وتکریم کے کلمات عرض کئے جائیں۔

نیز دریافت طلب یہ امر ہے کہ لفظ خسر وداماد میں کتنے مفہوم عظمت وتوقیر کے نکلتے ہیں؟ بیان کیجئے۔

ثانیاً......﴾ کیا لفظ خسر وداماد میں کوئی مفہوم گستاخی اور توہین کا ہے یا نہیں؟ بیان کیجئے۔

ثالثاً......﴾ اگر ان الفاظ میں توہین کا کوئی مفہوم نہیں تو استخفاف کی نیت سے کہنا کفر کا کیا مطلب؟

رابعاً......﴾ بالفرض تحریر میں گر صریح نہ سہی تو کنایہ میں توہین کا مفہوم ثابت تراب الحق صاحب فرماتے ہیں :

''ایسا ذو معنی لفظ کہنا بھی گستاخی ہے جسکا ایک مفہوم گستاخی کا ہو خواہ وہ لفظ توہین کی نیت سے نہ کہا جائے۔''

اور گستاخی شان نبوت میں کفر ہے اسکا قائل کافر یہ جناب تراب الحق صاحب کے کلام کا خلاصہ ہے:

خامساً......﴾تراب الحق صاحب فرماتے ہیں :

"وہ عوارض بشری جو آپ کیلئے جائز تھے ان کی وجہ سے آپکی تحقیر کرے وہ بھی کافر ہے۔"

ع : یہ وہ نازک حقیقت ہے جو سمجھائی نہیں جاتی

سادساً......﴾تراب الحق صاحب فرماتے ہیں :

"جو آپ کی شان گھٹانے کی کوشش کرے وہ کافر اور واجب القتل ہے۔"

دریافت طلب یہ امر ہے کہ جو لوگ سسر اور داماد کہنے پر مصر ہیں اور ان الفاظ کو بلا شبہ جائز کہتے ہیں کیا وہ عظمت بڑھانے اور تعظیم وتوقیر کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟ تو اس کی دلیل پیش فرمائیں۔

سابعاً......﴾پچھلے صفحات میں صدر شریعہ علیہ الرحمہ کا فتویٰ منقول۔جس میں سائل واحداللہ علمائے دین کی شان میں سسرے کہنا دشنام (یعنی گالی) ہے اور صدر شریعہ علیہ الرحمہ نے اس کو گالی ہی تحریر فرمایا۔

تاسعاً......﴾ علمائے دین کی شان میں سسرے کا لفظ استعمال کرنے کو صدر شریعہ نے سخت درجہ کی توہین فرمایا۔

ثامناً......﴾لفظ سسرے کو صدر شریعہ علیہ الرحمہ گالی بتائیں اور سخت درجہ کی توہین فرمائیں اور تراب الحق صاحب فرما چکے کہ :

"جو شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گستاخی کرے وہ کافر اور واجب القتل ہے جو اسکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ملخصاً۔"

جب گستاخ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کفر میں شک کرنے والا کافر ہے تو جو مطلقاً انکار کرے وہ کافر نہ ہوگا ؟ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے ان لوگوں پر جو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گالی بکیں گستاخی کریں ان کو خود کافر کہیں اور فرمائیں کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر مگر ضعیف ونادار یا احکام شرعیہ سے جو لوگ ناواقف ہیں ان سے بالجبر قوت ودولت کے بل بوتے پر گستاخی کرائیں سسر کہلائیں ۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

مسلمانان اہلسنت ان لوگوں کے حق میں دعا فرمائیں کہ اللہ حی وباقی ان کو ہدایت دے اور عام مسلمانوں کی گمراہی کا وبال اپنی جانوں پر نہ لیں بلکہ اللہ توفیق عطا فرمائے کہ اگر ضد اور بلندی شان اور شہرت زمان کی وجہ سے ہماری بات نہ مانیں مگر اپنے لکھے ہوئے عقائد جو اپنی کتاب اسلامی عقائد میں تحریر فرمائے ان ہی پر عمل فرمائیں اور اپنی بات اور اپنی بالا شان ہی کو وسیلہ ہدایت بنائیں اور مسلمانوں کو قعر ضلالت سے نکالیں اور ان کی اصلاح فرمائیں۔

اے عزیز! ہم ان لوگوں کیلئے دعا ہی کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل اپنے حبیب پاک صاحب لولاک احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے جن کو تو نے نبی رحمت وشفیع بنایا مولا اپنے حبیب پاک کے صدقہ میں مسلمانوں کو ہدایت دے۔اور جو ہمارے ساتھی کل

تک ہماری دوستی کا دم بھرتے تھے آج وہ کسی ابلیس تلبیس سے فریب خوردہ ہوکر ہم سے جدا ہوگئے ان سب کو ہدایت دے اور توفیق عطا فرما کہ تیرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتوقیر کریں اور تحقیر وتنقیص سے سچی توبہ کریں اور اللہ عزوجل سے امید رکھیں کہ وہ توبہ قبول فرمائے اور ہم کو اپنے صالح بندگان کی ہم نشینی اور انکا ساتھی بنائے اور بیدین گمراہوں کے مکروفریب سے بچائے امین یارب العٰلمین۔

اعلیٰحضرت رضی اللہ عنہ پر بہتان عظیم

کہتے ہیں کہ اعلیٰحضرت (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) سسر لکھ دیا۔ ؎

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہوجاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

وہابیہ کی ہرزہ گوئی اور دین میں تلبیس حاجی یعقوب علی صاحب 9/صفر 1312ھ میں اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں استفتا ارسال کرتے ہیں جس میں تحریر کرتے ہیں کہ :

''یہ فتویٰ نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب دہلوی نظر احقر سے اس کے مضمون سے اکثر ساکنان ہند اہل اسلام پر گناہ در گناہ کفر عائد ہوتا ہے اس واسطے عبارت فتویٰ خدمت شریف میں روانہ کرکے طالب جواب ہوں کہ تسکین خاطر کی جائے ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین خلاصہ فتویٰ یہ ہے ''جانو اے مسلمانو کہ نکاح بیوہ کا ثابت ہے قرآن مجید وحدیث شریف سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے وانکحوا الایامٰی منکم یعنی نکاح کردو بیوہ عورتوں کا اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے النکاح من سنتی ومن رغب عن سنتی فلیس منی یعنی نکاح کرنا میری سنت ہے اور جس نے منھ پھیرا میرے طریقے سے یعنی انکار کیا سو وہ مجھ سے نہیں پس جو لوگ اس سے انکار کریں یا عیب یا برا جانیں یا کرنے والوں پر طعن کریں حقیر جانیں ذات سے نکالیں یا نکاح کرنے والوں کو روک دیں نہ کرنے دیں یا ایسی فساد کی بات اٹھا دیں جس سے حکم خدا اور سنت جاری نہ ہو اور کافروں کی رسم قائم رہے یا جاہلوں کے کہنے سننے کا خیال کرکے خدا اور رسول کا حکم قبول نہ کریں سو یہ سب قسم کے لوگ کافر ہیں عورتیں ان کے نکاح سے باہر ہوجاتی ہیں نماز روزہ کچھ قبول نہیں کھانا پینا ان لوگوں کے ساتھ ہرگز درست نہیں جب تک کہ توبہ نہ کریں اس واسطے کہ ان سب صورتوں میں انکار حکم خدا اور تحقیر سنت لازم آتا ہے اور یہ ظاہر ہے کفر ہے جیسا کہ تمام کتابوں میں لکھا اور آیت مذکورہ کی تفسیر میں آیا ہے کہ جو کوئی عیب جانے دوسرے نکاح کو وہ بے ایمان ہے پس مسلمانوں کو واجب ہے کہ جن لوگوں کے گھر میں بیوہ عورت لائق نکاح کے ہو اس کو سمجھا دیں اور نصیحت کردیں اور جو نہ مانے تو تعزیر دیں اور جو تعزیر کا قابو نہ چلے تو ان کے گھروں کا کھانا پینا بولنا سلام علیک کرنا سب چھوڑ دیں اور اپنے شادی غمی میں ان کو نہ بلائیں اور نہ انکے جنازے پر جائیں اگر ایسا نہ کریں گے تو یہ بھی ان کے ساتھ دنیا وعاقبت کے وبال میں گرفتار ہونگے سوائے بھائیوں

نکاح رانڈوں کا کرواور جونہ مانے اس سے ملنا چھوڑ دواور ذات سے نکال دونہیں تو تمہارے ایمان بھی جانے کا خوف ہے مکہ کے سواسو بزرگوں نے یہ فتویٰ بھیجا ہے اور فرمایا ہے کہ اب بھی جولوگ نہ مانیں گے دنیا میں بے عزت اور تباہ ہو جائیں گے اور آخر کو بے ایمان مریں گے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اسی سال 1288ھ میں عشاء کے وقت ہزار آدمیوں نے دیکھا کہ ایک سرخی بڑی شدت کی مدینہ مبارک کی طرف نمودار ہوئی اور بڑی دیر تک رہی پھر تمام آسمان پر پھیل گئی اور اس ہیبت کی تھی کہ اس کی طرف دیکھا نہ جاتا تھا مکہ شریف میں تمام بزرگوں نے فرمایا کہ بڑا بھاری غضب نازل ہونے والا ہے سوایک بزرگ کو خواب میں الہام ہوا کہ یہ سرخی ہندوستان کی بیوہ عورتوں کا خون جمع ہو کر جناب رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فریاد کرنے آیا تھا سوعنقریب ان مسلمانوں پر غضب آنیوالا ہے جلد نکاح کر دیں ورنہ بھاری وبا آئیگی اور قحط پڑے گا کہ اکثر یزید کی طرح غارت ہو جائیں گے الٰہی سب مسلمانوں کو ہدایت کر اور غضب سے بچا امین یا رب العلمین

الجواب...... ''اس مسئلہ میں جاہلان ہندو فرقے ہو گئے ایک اہل تفریط کہ نکاح بیوہ کو ہنود کی طرح سخت ننگ وعار جانتے ہیں اور معاذ اللہ حرام سے بھی زائد اس سے پرہیز کرتے ہیں نوجوان لڑکی بیوہ ہوگئی اگر چہ شوہر کا منھ بھی نہ دیکھا ہو اب عمر بھر یونہی ذبح ہوتی رہے ممکن ہے کہ نکاح کا حرف بھی زبان پر نہ لا سکے اگر ہزار میں ایک آدھ نے خوف خدا و ترس روز جزا کر کے اپنا دین سنبھالنے کو کہ حدیث میں آیا :

من تزوج فقد استکمل نصف دینہ فلیتق اللہ فی نصف الباقی

''جس نے نکاح کیا اس نے اپنا آدھا دین پورا کر لیا باقی آدھے میں اللہ سے ڈرے۔''

رواہ الطبرانی فی الکبیر والحاکم و بیھقی عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

نکاح کر لیا اس پر چار طرف سے طعن و تشنیع کی بوچھار ہے بیچاری کو کسی مجلس میں جانا بلکہ اپنے کنبہ میں منھ دکھانا دشوار ہے کل تک فلاں بیگم یا فلاں بانو لقب تھا اب دوخصمی کی پکار ہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم

یہ برا کرتے اور بیشک بہت برا کرتے ہیں باتباع کفار ایک بیہودہ رسم ٹھہرالینی پھر اسکی بنا پر مباح شرعی پر اعتراض بلکہ بعض صورتوں میں ادائے واجب سے اعراض کیسی سخت جہالت اور نہایت خوفناک حالت ہے پھر حاجت والی جوان عورتیں اگر روکی گئیں اور معاذ اللہ بشامت نفس کسی گناہ میں مبتلا ہوئیں تو اسکا وبال ان روکنے والوں پر پڑے گا کہ یہ اس گناہ کے باعث ہوئے......الخ مختصراً۔''

اس کے بعد فرماتے ہیں :

''دوسرے اہل افراط کہ اکثر واعظین وہابیہ وغیرہم جُہّال مشددین ہیں ان حضرات کی اکثر عادات ہے کہ ایک بیجا کے اٹھانے کو دس بیجا اس سے بڑھ کر آپ کریں دوسرے کو خندق سے بچانا چاہیں اور آپ عمیق کوئیں میں گریں مسلمانوں کو وجہ

بے وجہ کافر ومشرک بے ایمان ٹھہرا دینا تو کوئی بات ہی نہیں ان صاحبوں نے نکاح بیوہ کو گویا علی الاطلاق واجب قطعی و فرض حتمی قرار دے رکھا ہے کہ ضرورت ہو یا نہ ہو بلکہ شرعاً اجازت ہو یا نہ ہو بے نکاح کئے ہرگز نہ رہے اور نہ صرف فرض بلکہ گویا عین ایمان ہے کہ ذرا کسی بنا پر انکار کیا اور ایمان گیا اور ساتھ لگے آئے گئے پاس پڑوسی سب ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے کہ کیوں پیچھے پڑ کر نکاح نہ کر دیا اور اگر بس نہ تھا تو پاس کیوں گئے بات کیوں کی سلام کیوں لیا بات بات پر عورتیں نکاح سے باہر جنازے کی نماز حرام تمام کفر کے احکام لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

هلک المتنطعون

''ہلاک ہوئے بے جا تشدد کرنے والے۔''

رواہ الائمة احمد ومسلم و ابو داؤد و عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه و انا اقول وباللہ التوفیق

حق اس سلسلہ میں یہ ہے کہ نکاح ثانی مثل نکاح اول فرض واجب سنت مباح مکروہ حرام سب کچھ ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد پنجم: 386,387)

اس کے بعد نکاح بیوگان کی انکاری احادیث کا بیان ہے۔

حدیث...... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

بلغنی انه لیس امرأۃ یموت زوجها ومن اهل الجنة وهی من اهل الجنة ثم لم تتزوج بعدہ الاجمع اللہ بینهما فی الجنة

''جس عورت کا شوہر مر جائے اور وہ دونوں جنتی ہوں پھر عورت اسکے بعد نکاح نہ کرے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں جمع فرمائے۔''

اسی سلسلہ کلام میں یہ روایت نقل فرمائی :

''حضرت سید سعید شہید سیدنا امام حسین صلی اللہ تعالیٰ علیٰ جدہ الکریم وعلیہ وبارک وسلم کی زوجہ مطہرہ رباب بنت امرئ القیس کہ حضرت اصغر وحضرت سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ ماجدہ ہیں بعد شہادت امام مظلوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت شرفائے قریش نے انہیں پیام نکاح دیا فرمایا :

ما کنت لا تخذصهرا بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم

''میں وہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو اپنا خسر بناؤں جب تک زندہ رہیں نکاح نہ کیا۔''

ذکرہ ابن الاثر فی الکامل۔''

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد پنجم صــ394''

اولاً......﴾ معلوم ہوا کہ یہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنی عبارت نہیں بلکہ ابن الاثر کامل سے نقل فرمائی۔

ثانیاً......﴾ سیدہ رباب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہرگز خسر نہ کہا بلکہ کسی (غیر) کو کہا۔

ثالثاً......﴾ سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ مطہرہ اگر خسر کہتی تو سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتیں۔

رابعاً......﴾ عورت کا خسرا اسکے شوہر کا باپ ہوتا ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مردوں میں کوئی بیٹا ہی نہیں۔

خامساً......﴾ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر اہلبیت میں ہونے کی نسبت ذکر فرمایا کہ یہی نسبت باعث صد فخر ہے۔

سادساً......﴾ اگر کسی سے نکاح کرنا منظور فرمالیتیں تو اہلبیت کرام کی نسبت سے خارج ہو جاتیں۔

سابعاً......﴾ اہلبیت کرام کی نسبت کی بقا کے واسطے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا یہی دل کا چین بنایا اس امر کے ثبوت میں کئی روایات پیش فرمائیں جن میں ایک یہ ہے کہ :

''علامہ ابوالقاسم عماد الدین محمود ابن احمد فارابی کتاب خالصة الحقائق لما فیه من اسالیب الرقائق میں صحابیات حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک بی بی رباب نامی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ذکر کرتے ہیں۔

انها کانت زوجا لرجل یقال له عمرو فتعا هذا ایهما مات قبل الاخر لا یتزوج الذی ببقی حتیٰ یموت فمات فاقامت موة فزوجها ابوها فرأت فی تکل اللیلة عمروا الشا ها ابیاتا فاصبحت مذعورة و قصت علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم القصة فامرها ان تستائس بالوحدة حتیٰ تموت امر زوجها بفراتها ففعل ذالک

''یعنی وہ ایک شخص عمرو نامی کی زوجہ تھیں ان کے آپس میں عہد ہولیا تھا کہ جو پہلے مرے دوسرا تادم مرگ نکاح نہ کرے عمرو کا انتقال ہوا رباب مدت تک بیوہ رہیں پھر ان کے باپ نے ان کا نکاح کر دیا اسی رات اپنے پہلے شوہر کو خواب میں دیکھا انہوں نے کچھ شعر اس معاملے کی شکایت میں پڑھے یہ صبح کو خائف و ترساں اٹھیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض حال کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مرتے دم تک تنہائی سے جی بہلائیں اور اس شوہر کو کہا کہ انہیں چھوڑ دے انہوں نے چھوڑ دیا۔''

نقله الحافظ فی الصابة وقال هی حکایة مشهورہ.''(فتاویٰ رضویه شریف جلد پنجم ملخصا : 393,394)

جو لوگ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر خسر لکھنے کا بہتان لگاتے ہیں انکا مقصد صرف اور صرف اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و شان سے کھیلنا اور بدنام کرنا ہے اور یہ ثابت کرنا مقصود کہ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ لفظ خسر کہنے والے کی تکفیر کرتے اور قتل کا حکم دیتے اور پانچویں جلد میں بذات خود خسر لکھتے ہیں ہم کہیں گے لعنة الله علی الکذبین۔

کفر و اسلام میں اتحاد نہیں

جلسہ جشن ولادت اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان صاحب (رضی اللہ عنہ)

بتاریخ 28/ دسمبر 2002ء بروز ھفتہ بعد نماز عشاء

بمقام لانڈھی ایریا 36/B گلی نمبر20

خصوصی خطاب تراب الحق صاحب

تراب الحق صاحب خطاب کرتے ہوئے اثنائے تقریر میں فرماتے ہیں۔

''ایک مقرر نے اپنے جلسے میں یہ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت بتاتے ہوئے یا حضرت علی کی سیرت بیان کرتے ہوئے شیر خدا ہیں صحابی رسول ہیں اور داماد رسول (معاذ اللہ) ہیں جب یہ لفظ کہا گیا کہ کسی نے فتویٰ داغ دیا کہ حضرت علی یا حضرت عثمان کو (معاذ اللہ) داماد رسول کہنا کفر ہے معاذ اللہ یعنی ایسا کہنے والا آدمی مرتد اور کافر بے ایمان ہو جائیگا کہ واجب القتل ہے اور اسکی توبہ بھی قبول نہیں ہوگی۔''

تقریر کے انداز بیان سے ظاہر ہے کہ تراب الحق کو علم ہی نہیں کہ جس جلسے کا یہ ذکر کر رہا ہے اس میں مقرر نے کیا بیان کیا جب علم نہ تھا تو اس کے ذکر کی کیا حاجت کہ سراپا کذب سے کام لیا فقیر کو اس مقرر کی تقریر کا کوئی پتہ نہ تھا چنانچہ حافظ ضیاء المصطفیٰ جو علامہ عبدالمصطفیٰ ازھری کے پوتے ہیں ان سے رابطہ کیا اور پے بہ پے گذارشات کے بعد 17/ ذی الحجہ 1423ھ مطابق 19/ فروری 2003ء کو اس مقرر کے بیان کا ایک جز جو موضوع تقریر تراب الحق ہے میسر آیا تو بحمدہٖ قلم اٹھایا۔ وہ مقرر اپنی تقریر میں کہتا ہے :

''وتعمل صالحا نوتیھا اجرھا مرتین کہ ازواج مطہرات جو عمل کریں گی عمل کا ثواب ڈبل ملے گا جتنا ثواب شیر خدا داماد مصطفیٰ (معاذ اللہ) علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جس نیکی پر ملے گا ازواج مطہرات کو ڈبل ملے گا صدیق اکبر جو نبیوں کے بعد سب سے بڑے مسلمان ہیں ذریت آدم میں ساری امتوں میں وہ پانچ نمازیں پڑھ کر پچاس لکھواتے ہیں اور ازواج مطہرات پانچ پڑھتی ہیں سو لکھی جاتی ہیں کیوں کہ اللہ فرماتا وتعمل صالحا نوتیھا اجرھا مرتین تمہارے عمل کو ہم مرتین لکھتے ہیں ڈبل جتنا لکھا جاتا ہے۔'' (معرفت ضیاء المصطفیٰ)

ہے کوئی مومن مجاہد! جو اس گروہ جدید اور اسکے علمبرداروں سے پوچھے کہ کیا تمہارے دین کی بنیاد دروغ گوئی اور فتنہ جوئی پر ہے وہ دیکھو تمہارا امام اعظم اور موسس و معلم تو کہتا ہے کہ :

''ایک مقرر نے اپنے جلسے میں یہ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت بتاتے ہوئے یا حضرت علی کی سیرت بیان کرتے ہوئے شیر خدا صحابی رسول ہیں اور (معاذ اللہ) داماد رسول ہیں جب یہ لفظ کہا گیا کہ کسی نے فتویٰ داغ دیا......الخ۔''

گویا اپنے زعم باطل میں ایک واقعہ گزشتہ بیان کررہا ہے انداز بیان غمازی کررہا ہے کہ مقرر بیچارہ بے علم ہے اس کو معلوم ہی نہیں کہ مقرر جلسہ میں کیا تقریر کررہا ہے جب علم ہی نہ تھا تو طوفان اٹھانا اور بہتان لگانا تمہارے دین میں کیا شرط اول ہے؟ کہ کذب وافترا سے کام لیا اور مسلمانوں کو بدنام کرنا ہی تم پر فرض عین ہے مسلمان جانتا ہے کہ جھوٹ بولنا حرام ہے اور پھر دین اسلام میں جھوٹ اللہ واحد وقہار فرماتا ہے لعنۃ اللہ علی الکٰذبین۔

اس کے کذب وافترا کی دلیل میں اس مقرر کا بیان غور سے ملاحظہ فرمائیں کہ وہ کیا کہہ رہا ہے وہ مقرر جسکی مدح ان کا امام اعظم کررہا ہے اسکی حمایت ومحبت میں دین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دست برداری اور خائن ترابی کی حمایت کا بیڑا اٹھایا ہے۔

وہی امام مقرر جو جماعت جدید کا امام ثانی، معروف ترابی جسکی نشانی وہ اپنے دین ترابی کی نشر واشاعت جس کی میراث ایمانی ہے جلسہ مذکورہ میں اسکی حمایت واشاعت کا پورا حق ادا کیا گیا اور ترابی دین کو ترجیح دیکر خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تبرا پڑھا گیا جیسا کہ ترابی دین کا علم معروف ونشان اول ہے مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو معاذ اللہ داماد رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ایمان کی جان خلفائے راشدین خصوصاً سیدنا امیر المومنین امام المتقین ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہم پر تبرا تو اس دین ترابی کے امام ثانی کی تقریر میں موجود مذکور ہیں لفظ داماد تو ظاہر اور واضح ہے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کہا کہ :

''وہ سب سے بڑے مسلمان......وہ پانچ نمازیں پڑھ کر پچاس لکھواتے ہیں اور ازواج مطہرات پانچ پڑھتی ہیں سو لکھی جاتی ہیں۔''

چونکہ یہ جلسہ مسلمانوں میں تھا اس لئے کھل کر تبرا تام نہ کرسکتا تھا تو مسلمانوں کے خوف سے ازواج مطہرات کو ڈھال بنا کر سیدنا مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے اسی ذکر پر اکتفا کیا اور اپنے دین کا کام انجام دیا۔

نمبر1......﴾ داماد کے موضوع پر تو بحمدہ تعالیٰ ہماری کتاب مستطاب ''نبی الانبیاء حبیب کبریاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم'' میں کامل ثبوت موجود۔

نمبر2......﴾ سیدنا امیر المومنین امام المتقین ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کہتا ہے

''صدیق اکبر جو نبیوں کے بعد سب سے بڑے مسلمان وہ پانچ نمازیں پڑھ کر پچاس لکھواتے ہیں اور ازواج مطہرات پانچ پڑھتی ہیں سو لکھی جاتی ہیں......الخ۔''

اس میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توہین کی۔ ان کو سب سے بڑا مسلمان کہا اور مومن تک نہ کہا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مومن کو یاایھا الذین اٰمنوا سے خطاب فرمایا اور یاایھا الذین مسلمون فرما کر مسلمان کو کہیں بھی خطاب نہ فرمایا۔

نمبر۳۔ قرآن کریم کی اس آیت کریمہ میں مومن اور مسلم کے فرق کو نہایت عمدگی سے واضح فرمادیا کما قال تعالیٰ :

قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا وَلَكِن قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ

(الحجرات: 14)

''گنوار بولے ہم ایمان لائے تم فرماؤتم ایمان تو نہ لائے یوں کہو اسلمنا (مسلمان) کہ ہم مطیع ہوئے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں کہاں داخل ہوا۔''

اس آیت کریمہ سے مومن اور مسلمان کا فرق ظاہر۔کلمہ مسلمان اسلام سے ماخوذ جس کا مطلب الاسلام گردن نہادن بطاعت اسی لئے فرمایا گیا کہ تم فرماؤتم ایمان تو نہ لائے یوں کہوں اسلمنا گردن رکھ دی مطیع ہو گئے ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل بھی نہیں ہوا۔

حضرت شیخ محقق عبدالحق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الاسلام ان نشھدان لا الہ الا اللہ وان محمد رسول اللہ کے تحت فرماتے ہیں:

''(ترجمہ) اسلام ظاہری اعمال (مثلاً نماز روزہ زکوٰۃ وغیرہ) کا نام ہے اور ایمان نام ہے اعتقاد باطن کا اور اسلام وایمان کے مجموعہ کا نام دین ہے۔'' (اشعۃ اللمعات جلد اول : 38)

نمبر4......﴾ کہتا ہے کہ :

''صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانچ نمازیں پڑھیں پچاس نمازوں کا ثواب پائیں'' یہ صریح گستاخی اور سخت توہین ہے اللہ تعالیٰ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ارشاد فرماتا ہے :

وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى (اللیل:١٧)

''اور بہت اس (دوزخ) سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیزگار ہے۔''

گویا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اتقیٰ فرمایا جا رہا ہے اور دوسری جگہ ارشاد فرمایا گیا :

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (الحجرات:13)

بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ (ہے) جو تم میں اتقیٰ زیادہ پرہیزگار ہے

معلوم ہوا کہ مومنین میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے زیادہ (اتقیٰ) عزت والے اور پرہیزگار متقی ہیں ان کی مثل کوئی مومن نہیں چنانچہ ان ہی کو صدیق اکبر کہا جاتا ہے صدیق تو بکثرت ہیں مگر صدیق اکبر مومنین یعنی امت میں ان کے سوا کوئی نہیں۔یہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں سراپا گستاخی اور توہین ہے یہی تبراتر ابی ایمان کی جان ہے اور ترابیوں کی پہچان ہے مسلمانوں کو ان لوگوں سے پرہیز کرنا اور دور ونفور رہنا چاہئے۔

برادران اہل سنت! جس مقرر کا خطبہ پڑھ رہے ہیں اور اسکی مدح سرائی کا ترانہ گا رہے ہیں وہ مقرر تو اس جلسہ میں اس کے پہلو میں براجمان ہے نہ تو اس سے معلوم کیا کہ تو نے اپنی تقریر میں کیا بیان کیا؟ اور نہ اس مقرر ہی نے جرأت کی کہ شاہ صاحب میں نے اپنی تقریر میں یہ بیان ہی نہ کیا بلکہ اپنے بیان کی وضاحت کرتا۔ کہ کذب لازم نہ آتا۔

نمبر1......﴾ اس مقرر نے کذب اور تلبیس کا جامہ زیب تن کیا کہ دین جدید میں یہی پارسائی ہے۔

نمبر2......﴾ اپنی تقریر میں قرآن کریم کے مطالب میں خیانت کی اور تفسیر بالرائے کا مرتکب ہوا۔

نمبر3...... ﴿سیدنا امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی کی اور تبرا پڑھا۔

نمبر4...... ﴿آیہ مذکورہ کے ساتھ ہی فرمادیا گیا۔

يَا نِسَاء النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاء (الاحزاب:۳۲)

''اے نبی کی بیبیوں تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو یعنی دوسری عورتوں کے مقابل تمہیں دوگنا ثواب ملے گا''

اس مقرر نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نشانہ بنایا اور مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو بھی نہ چھوڑا۔

نمبر5...... ﴿حالانکہ اللہ تعالیٰ مالک و مولیٰ ان آیات کریمہ سے قبل تہدیداً ارشاد فرماتا ہے :

يَا نِسَاء النَّبِيِّ مَن يَأْتِ مِنكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُضَاعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ (الاحزاب:۳۰)

''اے نبی کی بیبیوں جو تم میں صریح حیا کے خلاف کوئی جرأت کرے اس پر اوروں سے دونا عذاب ہوگا۔''

علماء کرام تصریح فرماتے ہیں کہ فاحشہ جب ''ال'' کے ساتھ معرفہ ہوکر وارد ہوگا تو اس سے مراد بدکاری ہوگی اور جب تنوین کے ساتھ صیغہ نکرہ میں آئیگا تو اس کے مفہوم میں ہر قسم کی معصیت داخل ہوگی اور اگر موصوف ہوکر استعمال ہوگا تو اس سے شوہر کی نافرمانی اور حقوق زوجیت کی عدم ادائیگی مراد ہوگی اس جگہ یہی صورت آخری مراد ہے۔

تو مراد اس سے یہ ہے کہ اگر تم سے عدم ادائیگی زوجیت جیسی کوئی بات صادر ہوگی جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قلب انور کو مکدر کرے تو سزا دوگنی ہوگی جتنی دوسری عورتوں کو ملتی ہے اور ازواج مطہرات سے یہ ممکن ہی نہیں تہدیداً فرمایا گیا۔اس معاملہ میں اگر سزا دوگنی سے ڈرایا گیا تو دوسری آیت میں دوگنے اجر کی بشارت سنائی گئی کما قال تعالیٰ:

وَمَن يَقْنُتْ مِنكُنَّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعْمَلْ صَالِحاً نُّؤْتِهَا أَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ (الاحزاب : 31)

''اور جو تم میں فرمانبردار رہے اللہ اور اسکے رسول کی اور اچھا کام کرے ہم اسے اوروں سے دونا ثواب دیں گے۔''

یعنی جو ثواب نیک عمل پر دوسری عورتوں کو عطا فرمایا جاتا ہے ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کو ان سے دونا ثواب ملے گا۔

تراب الحق صاحب کے ممدوح نے تفسیر بالرائے کا جلوہ دکھایا اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نشانہ بنایا اللہ اور اسکے پیارے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو جھٹلایا حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو ان کے فضائل و کمالات بیان فرماتے اور اجر حسنات بے حساب بتاتے ہیں۔حدیث پاک میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے :

عن عائشه قالت بينا راس رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى حجرى فى ليلة ضاحية اذ قلت يا رسول الله هل تكون لاحد من الحسنات عدد نجوم السماء قال نعم عمر قلت فاين حسنات ابى بكر قال انما جميع حسنات عمر الحسنة واحدة من الحسانت ابى ابكر

''عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سر مبارک ایک چاندنی رات میں

میری گود میں تھا عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا کسی کی نیکیاں آسمان کے تاروں کے برابر ہوں گی فرمایا ہاں وہ عمر ہیں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عرض کی تو ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی نیکیاں کہاں گئیں ارشاد فرمایا کہ عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی ساری نیکیاں ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی نیکیوں میں سے ایک نیکی کی طرح ہیں۔''

(رواہ الترمذی و ابوداؤد زرین و مشکوٰۃ الفصل الثالث)

آسمان کے تاروں کا ہے کوئی جو شمار کر سکے انسانی طاقت نہیں کہ ان کا شمار کر سکے اللہ جانے اور اسکا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غور کیجئے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک نیکی ایسی ہے جتنے کہ آسمان میں تارے ہیں تو ان کی نیکیوں کا اندازہ کون لگا سکتا ہے۔

کاش فقیر اس جلسہ میں ہوتا تو کامل تنقیح کا اجرا پنے رب کریم سے پا تا ۔

تراب الحق صاحب فرماتے ہیں۔

''جب یہ لفظ کہا گیا کہ کسی نے فتویٰ داغ دیا کہ حضرت علی یا حضرت عثمان کو داماد رسول کہنا کفر ہے معاذ اللہ یعنی ایسا کہنے والا آدمی ایسا مرتد کافر بے ایمان ہو جائیگا کہ واجب القتل ہے اور اسکی توبہ بھی مقبول نہیں ہو گی۔''

(تقریری کیسٹ 28/ دسمبر 2002ء)

تراب الحق صاحب کو اللہ واحد قہار کا بھی خوف نہیں یہ جو ان کے حلقہ ارادت میں محصور ہیں یا ہر مسلمان اس بارے میں جواب کیونکر دیگا۔ جلسہ میں جب یہ کہا گیا کہ کسی نے فتویٰ داغ دیا تو از روئے ایمان اللہ واحد قہار کو کہ وہ علیم وخبیر ہے شاہد بنا کر یہی ثابت کردو کہ وہ جس پر فتویٰ داغ دینے کا افترا کیا۔ وہ اس جلسہ میں موجود بھی تھا۔ جب موجود ہی نہ تھا نہ اسے کوئی خبر اور نہ اس نے کبھی کوئی فتویٰ دیا تو اس کا داغ دیا کا جملہ کتنا صریح بہتان ہے اس امر سے معلوم ہوتا ہے کہ عذاب الٰہی کو دعوت دے رہے ہیں نیز فقیر کی کسی تحریر سے ثابت کریں جس میں یہ عبارت کہ حضرت علی یا حضرت عثمان کو داماد کہنا کفر ہے پھر جبکہ ان لوگوں نے حملہ کیا اور صدر شریعہ علیہ الرحمہ پر افترا کیا تو فقیر نے بعد میں صدر شریعہ کی عبارت کو بہار شریعت میں دیکھا تو معلوم ہوا کہ صدر شریعہ پر بہتان لگایا گیا ہے اور کذب وافترا سے کام لیا تو فقیر نے ایک مختصر مضمون رسالہ ''نبی الانبیاء و حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ''میں پیش کیا کہ شاید اللہ تعالیٰ ہدایت دے اور بہتان طرازی اور کذب وافترا سے رجوع لائیں اور اپنے مالک ومعبود کی جناب میں توبہ کرلیں مگر ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اب صراحۃً کذب وافترا کو اپنا امام بنایا اور مسلمانوں کو فریب دیا معاذ اللہ اللہ تعالیٰ ہدایت دے اور نار دوزخ سے بچائے آمین۔ تراب الحق فرماتے ہیں :

''میری سائیڈ دیجئے ذرا تا کہ یہ مسئلہ آپ کی سمجھ میں آجائے وہ بلا وجہ اسے کفر و اسلام کا مسئلہ بنائے ہوئے ہیں آپ اس کو

انہی کی کتاب سے سنئے کہ جن صاحب نے یہ فتویٰ دیا ہے اس میں یہ عبارت موجود ہے آپ توجہ فرمائیے وہ یہ ہے کہ اس نے توہین کے انداز میں حضور علیہ السلام کو ختن حیدر کہا توہین کے انداز میں اور یہاں یہ دیکھئے عبارت موجود ہے خود اس کتاب میں جو کتاب پڑھی گئی یہاں یہ عبارت میں پڑھ کر بتاتا ہوں کہ ابن حاتم نے دوران مناظرہ حضور علیہ السلام کی شان میں استخفافاً یعنی اہانتاً اور دلیل میں کہا (یہاں بیاض ہے) اور اہانت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پاداش میں اسے قتل کر دیا گیا''

تراب الحق نے اصل مضمون میں خیانت کی اب اصلی کتاب نبی الانبیاء صفحہ نمبر 11 میں ملاحظہ فرمائیں :

''امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فقہائے اندلس نے ابن حاتم کے قتل اور پھانسی کا فتویٰ دیا کہ اس کے خلاف شہادت ملی کہ اس نے اثنائے مناظرہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یتیم اور حیدر کا خسر کہا اور اسکا گمان تھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زہد اختیاری نہ تھا اگر آپ طیبات پر قادر ہوتے تو ضرور انہیں استعمال کرتے۔''

(شفا شریف : 192 فاروقی کتبخانہ ملتان)

1......﴿تراب الحق کہتے ہیں

''آپ اس کو انہی کی کتاب سے سنئے کہ جن صاحب نے یہ فتویٰ دیا۔''

اسکا جواب یہ ہے کہ فتویٰ دیا فقہائے اندلس نے اس کو ذکر کیا امام اجل قاضی عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور نقل کیا اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتاویٰ رضویہ شریف میں اور اسے پیش کیا گیا نبی الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم میں تو یہ فتویٰ تقریباً ایک ہزار سال کے فقہائے اسلام کا ہے لہٰذا انکا اسے ہماری طرف منسوب کرنا بہتان قبیح کذب صریح ہے۔

2......﴿تراب الحق کہتے ہیں :

''عبارت میں موجود ہے آپ توجہ فرمائیے وہ یہ ہے کہ اس نے توہین کے انداز میں حضور علیہ السلام کو ختن حیدر کہا توہین کے انداز میں۔''

یہ بھی خیانت ہے اصل عبارت کتاب میں یہ ہے کہ :

''اسکے خلاف شہادت ملی کہ اس نے اثنائے مناظرہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں استخفاف یعنی اہانت کی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یتیم اور حیدر کا خسر کہا۔''

(نبی الانبیاء : 11، ماخوذ شفا شریف : 192)

3......﴿تراب الحق کہتے ہیں

''یہ قاضی عیاض میں موجود دیکھئے یہاں لفظ کیا ہے کہ حضور کی توہین کے ارادے سے اگر کسی نے ایسا جملہ کہا کہ حضور کی توہین پر حضور کی تو بڑی بات ہے علامہ قاضی عیاض کہتے ہیں کہ جو چپل کو عربی میں نعل کہتے ہیں اگر حضور علیہ السلام کی نعل

کو اگر کوئی آدمی نعیل کہہ دے تو فرمایا وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہو جائیگا تحقیر میں ...... ملخصاً۔''

تراب الحق پھر کہتے ہیں

''اگر حضور علیہ السلام کی نعل کو کوئی اس نیت سے نعیل کہہ دے نعل کی بھی اگر توہین کرے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہے۔''

اسکا جواب یہ ہے کہ نعل اسم ہے اور نعیل اسم تصغیر ہے نہ کہ تحقیر۔ تصغیر خود ظاہر ہے کہ یہ نعل پاک کی اہانت ہے اس میں نیت اور ارادے کو کیا دخل کہ یہ تو آدمی کے قلب کی کیفیت کا نام ہے چنانچہ نعل پاک کی اہانت کی گئی تو کفر لازم آیا اور قائل کافر ہو گیا۔ ؎

تمہیں کالی گھٹا کا بھی نہیں پہچاننا آتا
نشیمن سے دھواں اٹھتا ہے تم کہتے ہو ساون ہے

کوئی ان سے پوچھے کہ تم نے اپنی کتاب اسلامی عقائد صفحہ ۲۲ میں لکھا ہے :

''ایسا ذو معنی لفظ کہنا بھی گستاخی و توہین ہے جسکا ایک مفہوم گستاخی کا ہو خواہ وہ لفظ توہین کی نیت سے نہ کہا جائے۔''

پہلے اپنے جنوں کی خبر لو
پھر مرے عشق کو آزمانا

تراب الحق کہتے ہیں :

''اس شخص نے اہانتاً اور تخفیفاً ایسا نہیں کہا تذکرہ میں کہا کہ حضور علیہ السلام کے (معاذ اللہ) داماد ہیں حضرت علی انہوں نے کہہ دیا کہ حضور علیہ السلام جو ہیں وہ حضرت علی کے (معاذ اللہ) خسر ہیں (پھر حکایت بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں) تو معلوم ہوا کہ تحقیراً اگر کوئی حضور علیہ السلام کو خسر یا داماد کہے تو یہ کہنا تحقیراً ناجائز ہے اور تذکرے کے طور پر اس میں کوئی حرج نہیں۔''

اللہ رے خود ساختہ قانون کا نیرنگ
جو بات کہیں فخر وہی بات کہیں ننگ

ملاحظہ ہو امام شہاب الدین خفاجی ارشاد فرماتے ہیں :

المدار فی الحکم بالکفر علی الظواھر و لا نظر للمقصود و النیات الا نظر لقرائن حاله

''توہین رسالت پر حکم کفر کا مدار ظاہر الفاظ پر ہے توہین کرنیوالے کے قصد و نیت اور اسکے قرائن حال کو نہیں دیکھا جائے گا ورنہ توہین رسالت کا دروازہ کبھی بند نہ ہو سکے گا کیونکہ ہر گستاخ یہ کہہ کر بری ہو جائیگا کہ میری نیت میں اور ارادہ توہین کا نہیں تھا لہٰذا ضروری ہے کہ توہین صریح میں کسی گستاخ نبوت کی نیت اور قصد کا اعتبار نہ کیا جائے۔''

(سعید احمد کاظمی گستاخ رسول کی شرعی سزا 30,31)

اور یہاں معاملہ ہی جدا ہے ؎

نہ کالے کو دیکھیں نہ گورے کو دیکھیں
پیا جس کو چاہے سہاگن وہی ہے

یہی علامہ احمد سعید شاہ صاحب ایک عبارت نقل فرماتے ہیں جسکا اردو ترجمہ یہ ہے :

''بیشک ہر وہ شخص جس نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو گالی دی یا حضور کی طرف کسی عیب کو منسوب کیا یا حضور کی ذات مقدسہ آپ کے نسب، دین یا آپ کی کسی خصلت سے کسی نقص کی نسبت کی یا آپ پر طعنہ زنی کی یا جس نے بطریق سب، اہانت یا تحقیر شان مبارک یا ذات مقدسہ کی طرف کسی عیب کو منسوب کرنے کیلئے حضور کو کسی چیز سے تشبیہ دی وہ حضور کو صراحۃً گالی دینے والا ہے اسے قتل کر دیا جائے ہم اس حکم میں قطعاً کوئی استثنا نہیں کرتے نہ ہم اس میں کوئی شک کرتے ہیں خواہ صراحۃً توہین ہو یا اشارۃً کنایۃً اور یہ سب علماء امت اور اھل فتویٰ کا اجماع ہے عہد صحابہ سے لیکر آج تک رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔''

(گستاخ رسول کی شرعی سزا 27,28)

عزیزان ملت۔مکرر پھر تراب الحق کا عقیدہ سن لیجئے تراب الحق لکھتے ہیں۔

'امت کا اجماع ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گستاخی کرے......... وہ کافر واجب القتل اور جو اسکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ایسا ذومعنی لفظ کہنا بھی گستاخی اور توہین ہے جس کا ایک مفہوم گستاخی کا ہو خواہ وہ لفظ توہین کی نیت سے نہ کہا جائے ملخصاً۔'' (اسلامی عقائد:22)

تراب الحق خسر و داماد کہنے پر مصر ہیں کہیں بھی کسی عبارت میں خسر یا داماد کا لفظ دیکھ لیں بس اسکو اپنی آخرت کا ذخیرہ بنا لیا اس پر تقریریں کر رہے ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔مگر جس کی محبت میں یہ بلا خریدی اور اپنا انجام برباد کیا مزید مومنین و اہل و انس صالح میں بدنام ہوئے عنداللہ عتاب کے مستحق ہوئے وہی آدمی اکثر لوگوں سے کہتا ہے کہ :

''میں نے تو توبہ کر لی ہے میں اپنی توبہ پر قائم اب کبھی ایسا لفظ نہ کہوں گا۔''

جس بت کی محبت میں آوارہ پھرے کب سے
اس بت نے ہی رسوا سر بازار کیا ہے

تراب الحق حکایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ نے کہا کہ میں وہ نہیں کہ حضور علیہ السلام کے بعد کسی کو اپنا خسر بناؤں یعنی میں نے جب حضور کو خسر بنا لیا تو اب میں کسی اور کو خسر نہیں بناؤں گی ملخصاً۔'' (تقریری کیسٹ 28 دسمبر 2002ء)

شاہ تراب الحق! مولوی بھی ہیں مفتی بھی، نہیں نہیں بلکہ مفتیوں کے شیخ فتویٰ ہیں دیکھو شاہ احمد نورانی کے تکفیری فتویٰ پر انکے دستخط موجود ہیں

ہاں ناظم تعلیمات بھی تو ہیں۔مگر فتاویٰ رضویہ شریف کی اردو عبارت سمجھنے کی بھی لیاقت نہیں نہ انکو نہ انکے مفتیوں کو کہ اس عبارت میں کونسا قرینہ ہے کہ فرماتے ہیں :

''یعنی میں نے جب (معاذ اللہ) حضور کو خسر بنالیا۔''

یہ خیانت ہی نہیں بلکہ دین متین میں پیوند کاری اور گمراہی ہے اللہ معاف فرمائے۔اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے ہر مسلمان کو خیانت اور ہر قسم کے گناہ سے۔کیسی دلیری سے خیانت کی جارہی ہے''میں نے جب (معاذ اللہ) حضور کو خسر بنالیا''یہ کون سے باب میں ہے؟

سیدتنا زوجہ امام پر بھتان

مسلمانو! خسر تو بیٹے کی بیوی کا ہوتا ہے ایمان کی کہنا کہ کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی بیٹا تھا وہ کون سا بیٹا ہے جس کے آپ باپ ہیں اللہ واحد قہار فرماتا ہے۔

مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ

''محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں۔''

تراب الحق کہتے ہیں کہ باپ بھی ہیں اور بیٹے کی بیوی کے خسر بھی **معاذ اللہ العظیم**۔اب جس کو چاہیں آپ اختیار کریں جس کی چاہیں تصدیق اور جس کی چاہیں تکذیب کریں ہمارا کوئی زور نہیں اور نہ سلطان اسلام اور نہ ہی قاضی اسلام کہ ہم فریاد کریں اس کا جواب ہم نے اپنے ضمیمہ عظیمہ میں وضاحت سے بیان کیا۔ ع

جو چاہے آپکا حسن کرشمہ ساز کرے

تراب الحق صاحب کہتے ہیں۔

''ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن حضرت اسما جو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی زوجہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ کی صاحبزادی حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن اور حضور کی سالی حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے گھر کا پانی خود بھر کر لاتی تھیں اعلیٰحضرت نے اگر حضور کی سالی لکھا حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کیا گالی دینے کیلئے لکھا۔'' (تقریری کیسٹ 28 دسمبر 2002ء)

اسکا جواب یہ ہے کہ ہم مسلمان بحمدہ تعالیٰ اپنی رائے اور عقل کو دین میں دخل نہیں دیتے۔ہم لوگ اسکی تعمیل کرتے ہیں اور انشاء اللہ کرتے رہیں گے جیسا کہ ہمارے ائمہ دین اور فقہائے معتمدین ارشاد فرمائیں گے اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو بھی فرمایا اس میں حکمت ہے جو وہ فرماتے ہیں ہمارے واسطے سند ہدایت ہے۔

اپنی طرف سے تو وہی کہے گا جو مالک شریعت ہوگا یا ماذون شریعت ہم تو ٹھیٹھ مقلد ہیں اپنے فقہائے کرام کی غلامی کا طوق زیب گلو کر رکھا

ہے جو وہ فرمائیں گے ہم اس کی تعمیل کریں گے البتہ فتاویٰ رضویہ شریف جلد پنجم سے اس امر میں ایک عظیم حکمت ظاہر ہوتی ہے وھو ھذا
اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی ضمن میں فرماتے ہیں۔

''شریف خاندانی بی بیاں گھر کا پانی کوئیں سے بھر کر لائیں شہر سے دو دو کوس پر جا کر گھوڑے کیلئے گھاس چھیلیں گھاس کا گٹھا سر پر رکھ کر سر بازار لائیں بہنوئی نہیں خاص اپنے حقیقی بھائی ہی کے پیچھے مردوں کے مجمع میں اونٹ پر چڑھی پھریں کیا وہ ان باتوں کو عیب نہ جانیں گے وہ ان پر طعن نہ کریں گے۔'' (فتاویٰ رضویہ شریف جلد پنجم 397)

معلوم ہوا کہ اس میں یہ حکمت عظیم بھی ہے جو لفظ سالی اور بہنوئی سے اظہار فرمایا کہ بہنوئی نہیں خاص اپنے حقیقی بھائی ہی کیوں نہ ہو...الخ
۔تراب الحق کہتے ہیں۔

''تخفیفاً تحقیراً اگر کوئی حضور علیہ السلام کو خسر و داماد کہے تو یہ کہنا تحقیراً ناجائز ہے اور تذکرے کے طور پر اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔'' (تقریری کیسٹ 28/دسمبر 2002ء)

سبحان اللہ کیا خوب مسلمانی ہے۔ ع

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں

یہی حضرات اپنی اقراری دستاویز میں تحریر فرما چکے ہیں کہ :

''البتہ استخفاف کی نیت یا مواقع پر استعمال کرنا کفر ہے۔'' (تقریری کیسٹ 28/دسمبر 2002ء)

وہی کفر اس جگہ ناجائز کرکے پھر تذکرے کا پیوند لگا کر جائز کر دیا۔حالانکہ اپنی کتاب اسلامی عقائد کے صفحہ: 22 پر لکھ چکے ہیں۔

''جو شخص نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گستاخی کرے وہ کافر اور واجب القتل ہے اور جو اسکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ایسا ذو معنی لفظ جسکا ایک مفہوم............الخ۔''

اور لفظ خسر کو صدر شریعہ گالی سے تعبیر کرتے ہیں کما مر۔تو لفظ سسر جب گالی ٹھہرا تو کیا توہین اور گستاخی نہ ہوگی؟ ہوگی اور ضرور ہوگی۔مگر یہ تو معاذ اللہ مالک شریعت ہیں جب چاہیں من چاہا حکم لگائیں ان کو اختیار ہے۔ ؎

کوچہ جاناں کی خاک لائیں گے
اپنا کعبہ الگ بنائیں گے

یہ تو ان لوگوں کے فتوے اور احکام تھے۔البتہ تراب الحق کا کسی کی حمایت میں یہ کہنا کہ :

''اس شخص نے اھانۃً اور تخفیفاً ایسا نہیں کہا تذکرہ میں کہا کہ حضور علی کے (معاذ اللہ) داماد یا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی کے خسر ہیں تحقیراً کہے تو ناجائز ہے اور تذکرے کے طور پر کہنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔''

گویا جائز ہے جیسا کہ لکھ چکے ہیں کہ بلا شبہ جائز ہے۔

اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں :

''شفا شریف صفحہ:۳۲۱۔میں ہے

اجمع العلماء ان شاتم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم المنقص لہ کافر والوعید جار علیہ بعذاب اللہ تعالیٰ و من شک فی کفرہ و عذابہ فقد کفر

یعنی اجماع ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید جاری ہے اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہوگیا۔نسیم ریاض جلد چہارم صفحہ:۳۸۱ میں امام ابن حجر مکی سے ہے :

ما صرح بہ من الکفر الساب و الشاک فی کفرہ ھو ما علیہ ائمتنا و غیرھم

یعنی یہ جو ارشاد فرمایا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر اور جو اسکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر یہی مذہب ہمارے ائمہ و غیرہم کا ہے۔

وجیز امام کردری جلد:۳صفحہ:۳۲۱ پر ہے

لو ارتد و العیاذباللہ تعالیٰ تحرم امراتہ و یجددا النکاح بعد اسلامہ و المولود بینھا قبل تجدید النکاح بالوطی بعد التکلم بکلمۃ الکفر ولد زنا ثم ان اتی بکلمۃ الشھادۃ علی العادۃ لا یجدیہ ما لم یرجع عما قالہ لان باتیانھما علی العادۃ لا یرتفع الکفر اذا سب الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او واحدا من الانبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام فلا توبۃ لہ و اذا شتمہ علیہ الصلوٰۃ السلام سکران یعفی و اجمع العلماء ان شاتمہ کافر ومن شک فی عذابہ و کفرہ کفر ملتقطا کا کثر الاوانی للاختصار.

یعنی جو شخص معاذ اللہ مرتد ہوجائے اسکی عورت حرام ہوجاتی ہے پھر اسلام لائے تو اس سے جدید نکاح کیا جائے اس سے پہلے کلمہ کفر کے بعد کی صحبت سے جو بچہ ہوگا حرامی ہوگا۔اور یہ شخص عادت کے طور پر کلمہ شہادت پڑھتا رہے کچھ فائدہ نہ دیگا جب اپنے اس کفر سے توبہ نہ کرے کہ عادت کے طور پر مرتد کے کلمہ پڑھنے سے اس کا کفر نہیں جاتا اور جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے دنیا میں بعد توبہ بھی اسے سزا دی جائے گی یہاں تک کہ اگر نشہ کی بے ہوشی میں گستاخی بکا جب بھی معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے امت کا اجماع ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اور کافر بھی ایسا کہ جو اسکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

فتح القدیر امام محقق علی الاطلاق جلد چہارم صفحہ:۴۰۷ میں ہے

کل من ابغض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بقلبہ کان مرتدا فالساب بطریق اولیٰ و ان سب

سکران لا یعفی عنه

یعنی جسکے دل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کینہ ہے وہ مرتد ہے تو گستاخی کرنے والا بدرجہ اولیٰ کافر ہے اور اگر نشہ بلا اکراہ پیا اور اس حالت میں کلمہ گستاخی بکا جب بھی معاف نہ کیا جائے گا۔

بحر الرائق جلد پنجم صفحہ: ۱۳۵ میں بعینہ کلمہ مذکور ذکر کر کے صفحہ: ۱۳۶ پر فرمایا۔

سب واحدا من الانبياء كذالک فلا يفيد الانكار مع البينة الانا نعجل انكار الردة توبة ان كانت مقبولة

یعنی کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے یہی حکم ہے کہ اسے معافی نہ دیں گے اور بعد ثبوت اسکا انکار فائدہ نہ دے گا کہ مرتد کا ارتداد سے مکرنا تو دفع سزا کیلئے ہے توبہ تو وہاں قرار پاتی ہے جہاں توبہ سنی جائے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی شان میں گستاخی اور کفروں کی طرح نہیں اس سے یہاں اصلاً معافی نہ دیں گے۔

درالحکام علامہ مولی خسرو جلد اول صفحہ: ۲۹۹ پر ہے۔

اذا سبه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم او واحا من الانبياء صلوات الله عليهم اجمعين ، مسلم فلا توبة له اصلا و اجمع العلماء ان شاتمه كافر ومن شک فی عذابه و كفره كفر

یعنی اگر کوئی شخص مسلمان کہلا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اسے ہرگز معافی نہ دیں گے اور تمام علمائے امت مرحومہ کو اجماع ہے اس پر کہ وہ کافر ہے اور جو اسکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

غنیّۃ ذوالاحکام صفحہ: ۳۰۱ میں ہے :

محل قبول توبة المرتد مالم تكن ردت بسب النبى او بغضه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فان كان به لا تقبل توبة سواء جاء تاتبا من نفسه او شهد عليه بذالک بخلاف غيره من المكفرات

یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی اور کفروں کی طرح نہیں ہر طرح کے مرتد کو بعد توبہ معافی دینے کا حکم ہے مگر اس کافر مرتد کیلئے اسکی اجازت نہیں۔

الاشباه والنظائر قلمی باب الردة: لا تصبح رده السكران الا الردة بسب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فانه لا يعفى عنه وكذا فی اكبزازية و حكم الردة بينونة امراته مطلقا (ای سواء رجع اولم يرجع غمز العيون) واذا مات علىٰ ردة لم يدفن فی مقابر المسلمين ولا اهل ملة وانما يلقى فی حضرة كالكلب والمرتد اقبح كفرا منالكافر الاصلی واذا شهدوا على مسلم بالرة وهو منكر لا يتعرض له لا لتكزيب الشهود العدول بل لان انكارةً توبة و رجوع فتثبت الاحكام التى للمرتد ماتاب من حبط الاعمال و بينونة الزوجة وقوله لا يعترض له انما هو فی مرتد تقبل توبة فی الدنيا

لاالردة بسب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الاولی تنکیر النبی کما عبربہ سبق غمزالعیون

یعنی نشہ کی بیہوشی میں اگر کسی سے کفر کی کوئی بات نکل جائے اسے بوجہ بیہوشی کافر نہ کہیں گے نہ اسے سزائے کفر دیں گے مگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی وہ کفر ہے کہ نشہ کی بیہوشی سے بھی صادر ہوا تو اسے معافی نہ دیں گے اور معاذ اللہ ارتدار کا حکم یہ ہے کہ اس کی عورت فوراً اس کے نکاح سے نکل جاتی ہے اگر یہ بعد کو پھر اسلام لائے جب بھی عورت نکاح میں واپس نہ جائے گی اور جب وہ اسی ارتداد پر مرجائے والعیاذ باللہ تعالیٰ! تو اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنے کی اجازت نہیں نہ کسی ملت والے مثلاً یہودی یا نصرانی کے گورستان میں دفن کیا جائے وہ تو کتے کی طرح کسی گڑھے میں پھینک دیا جائے مرتد کا کفر اصلی کافر کے کفر سے بدتر ہے اور اگر کسی مسلمان پر گواہان عادل شہادت دیں کہ فلاں قول یا فعل کے سبب مرتد ہوگیا اور وہ اس سے انکار کرتا ہو تو اس سے تعرض نہ کریں گے نہ اس لئے کہ گواہان عادل کو جھوٹا ٹھہرایا بلکہ اس لیے کہ اسکا مکرنا اس کفر سے توبہ ورجوع سمجھیں گے لہٰذا گواہان عادل کی گواہی اور اسکے انکار سے یہ نتیجہ پیدا ہوگا کہ وہ شخص مرتد ہوگیا تھا اب توبہ کرلی تو مرتد تائب کے احکام اس پر جاری کریں گے کہ اسکے تمام اعمال حبط ہوگئے اور جورو (بیوی) نکاح سے باہر، باقی سزا نہ دی جائے گی ۔مگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کہ یہ وہ کفر ہے جسکی سزا اسے دنیا میں بعد توبہ بھی معافی نہیں تھی اور نہ کسی اور نبی کی شان میں گستاخی علیہم الصلوٰۃ والسلام ۔

فتویٰ خیریہ علامہ خیر الدین رملی استاذ صاحب درمختار جلداول صفحہ:۹۵ پر فرماتے ہیں۔

من سب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فانہ مرتد و حکمہ حکم المرتدین ویفعل بہ ما یفعل بلمرتدین و لا توبة اسلا واجمع العلماء انہ کافر ومن شک فی کفرہ کفر ملتنقطا

’’جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان کریم میں گستاخی کرے وہ مرتد ہے اسکا حکم وہی ہے جو مرتدوں کا ہے اس سے وہی برتاؤ کیا جائے جو مرتدوں سے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور اسے دنیا میں معافی نہ دیں گے اور باجماع تمام علمائے امت وہ کافر ہے اور جو اسکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے‘‘۔

مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر جلداول صفحہ:۶۱۸ پر ہے۔

اذا سبہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او واحدا من الانبیاء مسلم ولو سکران فلا توبة لہ تنجیہ کالزندیق ومن شک فی عذابہ و کفرہ فقد کفر.

یعنی مسلمان کہلا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اگرچہ نشہ کی حالت میں تو اسکی توبہ پر بھی اسے معافی نہ دیں گے جیسے دہریے بے دین کی توبہ نہ سنی جائے گی اور جو شخص اس گستاخی کرنے والے کے کفر میں شک لائے وہ بھی کافر ہوجائے گا۔

ذخیرۃ العقبیٰ علامہ اخی یوسف صفحہ:۲۴۰ پر ہے۔

قد اجمعت الامة علیٰ ان الاستخفاف بنبینا صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم و بای نبی کان علیهم الصلوٰة و السلام کفر سواء فعله علی ذالک مستحلا ام فعله معتقد الحرمة ولیس بین العلماء خلاف فی ذالک ومن شک فی کفره و عذابه کفر.

یعنی بیشک تمام امت مرحومہ کا اجماع ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خواہ کسی نبی کی تنقیص شان کرنے والا کافر ہے خواہ اسے حلال جان کر اسکا مرتکب ہوا ہو یا حرام جان کر، بہرحال علماء کے نزدیک کافر ہے اور جو اسکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔

ایضاً صفحہ:۲۴۲ پر ہے۔

لا یغسل و لا یصل علیه ولا یکفن اما اذا تاب وتبرا عن الارتدات و دخل فی دین الاسلام ثم مات غسل و کفن و صلی فیه و دفن فی مقابر المسلمین.

یعنی وہ گستاخی کرنے والا جب مرجائے تو اسے نہ غسل دیں نہ کفن دیں نہ اسپر نماز پڑھیں ہاں اگر توبہ کرے اور اپنے اس کفر سے برات کرے اور دین اسلام میں داخل ہو اسکے بعد مرجائے تو غسل، کفن، نماز اور مقابر مسلمین میں دفن سب کچھ ہوگا۔

(تنویر الابصار شیخ الاسلام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ غزی)

(کل مسلم ارتد فتوبة مقبولة الا الکافر بسب النبی .. الخ)

ہر مرتد کی توبہ قبول ہے مگر نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا ایسا کافر ہے کہ دنیا میں سزا سے بچانے کیلئے اسکی توبہ بھی قبول نہیں۔

درمختار میں ہے :

الکافر بسب نبی من الانبیاء لا تقبل توبة مطلقا ومن شک فی عذابه و کفره کفر

یعنی کسی نبی کی توہین کرنا ایسا کفر ہے جس پر کسی طرح معافی نہ دیں گے اور جو اس کے کافر و مستحق عذاب ہونے میں شک کرے خود کافر ہے۔

کتاب الخراج سیدنا امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ صفحہ:۱۱۲ پر ہے۔

قال ابو یوسف و ایما رجل مسلم سب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم او کذبه او عابه او تنقصه فقد کفر باللّٰہ تعالیٰ و بانت زوجة.

یعنی جو شخص کلمہ گو ہو کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برا کہے یا تکذیب کرے یا کوئی عیب لگائے شان گھٹائے وہ بلا شبہ کافر ہوگیا اور اسکی عورت نکاح سے نکل گئی۔"

(فتاویٰ رضویہ شریف جلد ششم: 39,41)

خلاصہ کلام فتاویٰ رضویہ شریف جلد ششم

☆ نبی کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر جو اسکے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر یعنی جو شخص معاذ اللہ مرتد (مسلمان ہوکر کافر) ہوجائے اسکی عورت حرام ہوجاتی ہے۔

☆ نشہ کی بیہوشی میں اگر کسی سے کفر کی کوئی بات نکل جائے اسے بوجہ بیہوشی کافر نہ کہیں گے نہ سزا دیں گے مگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی وہ کفر ہے کہ نشہ کی بیہوشی سے بھی صادر ہوا تو اسے معافی نہ دیں گے اور معاذ اللہ ارتداد کا حکم یہ ہے کہ اسکی عورت فوراً اسکے نکاح سے نکل جاتی ہے۔

☆ جو شخص کلمہ گو ہوکر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو برا کہے یا تکذیب کرے یا کوئی عیب لگائے یا شان گھٹائے وہ بلا شبہ کافر ہوگیا اور اسکی عورت نکاح سے نکل گئی۔

☆ مرتد (جو مسلمان کافر ہوجائے) مرد خواہ عورت کا نکاح تمام عالم میں کسی عورت و مرد مسلم یا کافر مرتد یا اصلی کسی سے نہیں ہوسکتا۔

مولانا امجد علی صاحب فرماتے ہیں۔

''ایسوں کو لڑکی دینا معاذ اللہ زنا کیلئے پیش کرنا ہے کہ مرتد کا نکاح کسی سے ہوسکتا ہی نہیں (اسکے بعد فرماتے ہیں) مرتد کا نکاح نہ مرتدہ سے ہوسکتا ہے نہ مسلمان عورت سے نہ کافرہ اصلیہ سے...... ملخصاً'' (فتاویٰ امجدیہ جلد چہارم 397,398)

معلوم ہوا کہ جو مسلمان کافر ہوگیا اسکا نکاح کسی سے بھی نہیں ہوتا اور جو آدمی اس حال میں کسی سے بھی نکاح کرے تو جو اسکے نکاح میں شرکت کریں یا ولیمہ میں جائیں یا مبارکباد دیں وہ سب بھی اسی حکم میں ہیں ان کی بیویاں بھی ان کے نکاح سے نکل کر ان پر حرام ہوگئیں۔ رہ گیا معاملہ مولانا امجد علی اعظمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے فتویٰ میں سسرے کو گالی لکھا ہے بلکہ سائل بھی اس لفظ کو دشنام یعنی گالی ہی لکھتا ہے اب ان پر فتویٰ لگائیں اور صدر شریعہ مولنا امجد علی صاحب اعظمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تکفیر فرمائیں یہ فتاویٰ امجدیہ چہارم سے منقول ہے۔

اپنی منقاروں سے حلقہ کس رہے ہیں جال کا
طائروں پر سحر ہے صیاد کے اقبال کا

تراب الحق کہتے ہیں۔

''اصل میں جن مفتی صاحب نے یہ فتویٰ دیا ہم ان سے جا کر ملے اور ان سے جا کر یہ سارے ثبوت دیئے کہ بھئی آپ نے بلا وجہ کیوں کفر کا فتویٰ دے دیا دیکھئے ان کتابوں سے یہ ثابت ہے۔'' (تقریری کیسٹ 28 دسمبر 2002ء)

یہ دروغ بے فروغ مسلمان دروغ گوئی کو حرام سمجھتا ہے اور پھر دین میں دروغ گوئی، معاذ اللہ! اللہ عزوجل فرماتا ہے:

لَّعۡنَةَ اللّٰهِ عَلَى الۡكَاذِبِيۡنَ

اگر کتابوں سے ثبوت دیتے تو ایک جعلی اور فرضی اردو کی عبارت کا سہارا کیوں لیتے اور اس پر مزید براں صدر شریعہ علیہ الرحمہ پر بہتان کیوں لگاتے اور یہ کیسا بہتان عظیم ہے کہ جن مفتی صاحب نے یہ فتویٰ دیا کذب صریح اور بہتان قبیح ہے سارے مسلمان کہیں لَّعۡنَةَ اللّٰهِ عَلَى الۡكَاذِبِيۡنَ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت۔ ؎

میں اس عارفانہ تجاہل کے صدقے

ہر اک دل کو چھیدا میرا دل سمجھ کر

تراب الحق صاحب کہتے ہیں۔

''حضرت مولانا مفتی عبدالوہاب نے یہ بات صدر شریعہ بدر الطریقہ علامہ حکیم ابوالعلی محمد امجد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت کو قبول کی جو بہار شریعت حصہ دوم میں عربی اردو کے ساتھ پانچ چار صفحہ نمبر اور دوسری جلد پر درج ہے۔''

(تقریری کیسٹ 28/ دسمبر 2002ء)

تقریر سے ظاہر ہے کہ حواس باختہ ہیں۔ ع

پاؤں رکھتے ہیں کہیں اور کہیں پڑتا ہے

اصل عبارت یہ ہے

''حضرت علامہ مفتی عبدالوہاب صاحب نے یہ بات صدرالشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ حکیم محمد امجد علی کی اس عبارت پر قبول کی جو بہار شریعت کے حصہ دوم میں عربی اردو کے ساتھ ج۲،ص۴۔۵ پر درج ہے۔''

اس پر تراب الحق کہتے ہیں :

''اس دستخط کے بعد اگر کوئی کہے کہ یہ کفر ہے تو آپ نے اپنے کفر پر کیوں دستخط کردیئے (پھر چند کلمات کے بعد کہتے ہیں) اگر یہ کفر ہے تو انہوں نے اپنے کفر پر کیوں دستخط کردیئے۔'' (تقریری کیسٹ 28/دسمبر 2002ء)

عزیزان گرامی! ابھی بیان گذرا کہ :

''مفتی عبدالوہاب صاحب نے یہ بات صدر شریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ حکیم محمد امجد کی اس عبارت پر قبول کی ......الخ۔''

اس امر سے صاف ظاہر اور واضح ہو گیا کہ تراب الحق صاحب حضرت صدر شریعہ حکیم محمد امجد علی صاحب کو معاذ اللہ کافر سمجھتے ہیں اور ان کی عبارت منقولہ بہار شریعت حصہ دوم ص: 5 - 4 کو کفر جانتے ہیں چنانچہ تنبیہ فرماتے ہیں کہ یہ کفر ہے اور اپنے کفر پر دستخط کیوں کردیئے۔ تو تراب الحق صاحب بھرے جلسہ میں صدر شریعہ مولانا امجد علی صاحب علیہ الرحمہ کو کافر اور انکی عبارت کو کفر فرما رہے ہیں جس کو عبدالوہاب نے قبول کیا۔ ؎

خوب امیدیں بندھیں لیکن ہوئیں حرماں نصیب

بدلیاں اٹھیں مگر بجلی گرانے کیلئے

تراب الحق صاحب فرماتے ہیں۔

''اب سنئے یہ ہے ضابطہ اخلاق کی کاپی اس کا جو سب سے بڑا اختلاف ہے وہ اس میں ہے وہ یہ ہے دوسری شق ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقے کو کافر اس کے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں اب اگر کوئی بجائے گلی میں شور مچانے کے مجھ سے پوچھے کہ بھئی کیا آپ سب کو مسلمان سمجھتے ہیں سب سے پہلے تو یہ مسئلہ ذہن میں رکھئے کہ مسلمانوں کا مسلمہ فرقہ ہے یہ حکومت کی نظر میں ہوگا ہماری نظر میں تو کوئی ہم مسلمان جانتے ہیں اسی طرح بوہری ایک فرقہ ہے مسلمانوں لیکن یہ مسلمہ اسلامی فرقہ نہیں جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرے وہ شیعہ جو قرآن مجید کو مکمل نہیں جانتے یا صحابہ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں کیا وہ مسلمانوں کا مسلمہ اسلامی فرقہ ہے۔'' (تقریری کیسٹ 28/دسمبر 2002ء)

اس ضابطہ اخلاق سے ہمارا کوئی علاقہ ہی نہ تھا ہم نے صرف اصلاح خاطر مسلمین کے چند آیات کریمہ سے اس کو واضح کر دیا تھا مگر یہ کہ اس سے پوچھا جاتا جس نے اس ضابطہ کو ظہور بخشا بجائے اسکے ہم سے انکوائری ہو رہی ہے لہٰذا جواباً عرض ہے کہ ان کا یہ کہنا کہ :

''شور مچانے کے بجائے مجھ سے پوچھے کہ بھئی کیا آپ سب کو مسلمان سمجھتے ہیں سب سے پہلے تو یہ مسئلہ ذہن میں رکھئے کہ مسلمانوں کا مسلمہ فرقہ ہے یہ حکومت کی نظر میں ہوگا ہماری نظر میں تو کوئی ہم مسلمان جانتے ہیں (یہ جملہ مجہول ہے خلاف معروف کے) اسی طرح بوہری ایک فرقہ ہے مسلمانوں کا لیکن یہ مسلمہ اسلامی فرقہ نہیں جو حضور علیہ السلام کی شان میں گستاخی کرے وہ شیعہ جو قرآن مجید کو مکمل نہیں جانتے یا صحابہ کی شان میں گستاخی کرتے ہیں کیا وہ مسلمانوں کا مسلمہ فرقہ ہے۔''

معلوم ہوا کہ ان کے نزدیک بوہرے اور شیعہ مسلمہ اسلامی فرقے نہیں اسکے علاوہ نیچری، خاکسار، احراری، چکڑالوی، خوجہ، آغاخانی، بابی، بہائی، خارجی، معتزلی، دیوبندی، تبلیغی، جماعت اسلامی، غیر مقلد، جماعت المسلمین وغیرہم مسلمہ اسلامی فرقے ہیں؟ اگر کہئے کہ نہیں تو یہ بتائیے کہ مسلمانوں میں کون سے مسلمہ اسلامی فرقے ہیں ان امور پر دارالعلوم امجدیہ سے فتویٰ جاری ہو چکا ہے اگر ان کے ذہن میں نہ ہو تو کسی سے منگوا کر مطالعہ فرمالیں مفتیان امجدیہ نے اس پر تکفیر کا فتویٰ جاری کیا ہے علاوہ ازیں عبارت مذکورہ فتاویٰ رضویہ شریف جلد ششم سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ جو کوئی بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرے اگرچہ وہ نشہ میں ہو کافر ہو جائیگا اور اسکی بیوی اس کے نکاح سے نکل جائیگی۔ غور طلب یہ امر ہے کہ جس کی بیوی نکاح میں تھی وہ نکاح سے باہر ہو گئی نکاح سے نکل گئی وہ شخص جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گستاخ ہوا تو حکم کفر اس پر واضح اگر اسکی بیوی نہ ہو اور وہ اپنا نکاح حالت کفر میں کسی عورت سے کرے تو کیا اس کا نکاح ہو جائیگا؟ فقہائے کرام فرماتے ہیں اس کا نکاح ہرگز نہ ہوگا بلکہ اس کے نکاح میں جو بھی مسلمان شریک ہوگا یا اسکے ولیمہ میں شرکت کریگا یا اسکو مبارکباد دے گا ان سب لوگوں کی بیویاں بھی ان کے نکاح سے نکل جائیں گی ان پر تجدید ایمان اور تجدید نکاح لازم آئے گی۔

سنانے چلے ہم انہیں قصہ غم
بہت دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر

تراب الحق صاحب فرماتے ہیں۔

''ہم اس امام کے ماننے والے ہیں کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو دربار میں کھڑے ہوئے ایک شخص نے حسد کے طور پر کہا ابوحنیفہ خدا سے ڈر خدا سے ڈرا امام ابوحنیفہ نے گردن نیچی کر لی چہرے کا رنگ سرخ ہوگیا آنسو نکلنے لگ گئے اور اس کے چہرہ اٹھا کر کے کہا میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں (چند مثالی کلمات کے بعد) مگر سخت غمگین ہوکر کہنے لگے تمہارا شکریہ واقعی آدمی کو اپنے علم وعمل پر اگر گھمنڈ ہونے لگ جائے تو ضرورت ہوتی ہے کہ کوئی اسے خوف خدا یاد دلائے دیکھا آپ نے کس قدر اخلاص اگر کوئی مجھ پر کفر کا لگاتا ہے تو میں آپ کے سامنے پڑھتا ہوں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بتائیے کیا اب تو مسلمان ہوں نا اب کیا اختلاف ہے اب تو اطمنان قلب سب پر واضح ہے اب سب کو مان لینا چاہئے۔'' (تقریری کیسٹ 28/دسمبر 2002ء)

خوب امیدیں بندھیں لیکن ہوئیں حرماں نصیب
بدلیاں اٹھیں مگر بجلی گرانے کیلئے

کون ہے؟ جو شاہ تراب الحق سے پوچھے ایک طرف شاہ ہے دوسری جانب نیازمنداں پھر ایک حکومت کی قوت کے ساتھ ہے مقابل میں غریب ونادار ہے اگر کوئی مسلمان ہمت کرے اور پوچھے۔

اول......﴿شاہ صاحب آپ کو کس نے کافر کہا ہے؟

دوم......﴿اگر کہا ہے تو آپ کے گھر والوں دارالعلوم امجدیہ کے شہہ سواروں نے کہا اور شہرت بھی کہ خدا جانے تشہیر کفر میں کس کس کا ہاتھ ہے کہ تکفیر عام ہوگئی جس کا تذکرہ آپ یہاں نیازمندوں سے کر رہے ہیں۔

سوم......﴿جب آپ مسلمان ہیں اور کامل یقین رکھتے ہیں کہ مسلمان ہوں تو جس نے آپ کو کافر کہا وہ ازخود کافر ہوگیا کفر کا آپ سے کوئی علاقہ نہیں۔

چہارم......﴿بالفرض باطل اگر کفر صادر بھی ہوا تو جن لوگوں کے سامنے کفر کیا ان ہی لوگوں کے سامنے اپنے کفر کا اقرار کرکے توبہ کرتے اور کلمہ پڑھتے۔

پنجم......﴿آپ کا یہ کہنا

''تو میں آپ کے سامنے پڑھتا ہوں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بتائیے کیا اب تو مسلمان ہوں نا اب کیا اختلاف ہے۔''

ششم......﴿اس اقراری کفر سے تو آپ نے اپنے کفر کا اعتراف کرلیا اور بھرے مجمع میں اپنے کافر ہونے کا اعلان کیا۔

ہفتم......﴿توبہ کرنا اور کلمہ پڑھنا تو ان لوگوں کے سامنے ضروری تھا جن کے سامنے کفر صادر ہوا ان نیازمندوں کے حضور کلمہ پڑھنے اور توبہ کرنے سے آپ کو کیا فائدہ پہنچا ہے یا پہنچے گا؟

ہشتم......﴾جن لوگوں نے کافر کہایا جن کے سامنے کفر کیا ان لوگوں کے سامنے کفر کیا ان لوگوں کے حضور حاضر ہوتے اور اپنے کفر پر نادم ہوتے اور پشیمان ہوتے کفر سے توبہ کرتے اور کلمہ پڑھتے تو البتہ آپ کے حق میں مفید ہوتا۔

نہم......﴾کلمہ بھی پڑھا تو سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ڈھال بنا کر ان کی حکایت کی مثل بطور تنزیہی کفر کا بیان کیا پھر کلمہ پڑھا یہ تو ہزل ہے نا کہ.................!

دہم......﴾آپ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماننے والے ہیں اور ان کی سنت پر عامل۔

یازدہم......﴾یہ امر کسی اہل علم سے پوشیدہ نہیں امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منصب قاضی الاقضاب کیلئے منتخب کیا گیا اور اس کو قبول کرنے کیلئے کیسی اذیت پہنچائی گئی مگر آپ نے وہ منصب قبول نہ فرمایا حتیٰ کہ اسی کی پاداش میں قید کئے گئے اور وصال فرمایا۔

دوازدہم......﴾آپ ان کے ماننے والے ان کے طریق مثالی پر عمل کرنے والے ہیں کتنے مناصب اور صدارتیں اپنے دوش والا پر اٹھا رکھیں ہیں یہی امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنتوں اور تقویٰ وطہارت پر عمل کیا جارہا ہے۔

سیزدہم......﴾امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حکومت اور امور حکومت سے قطعاً دور ونفور تھے آپ نے حکومت کو اپنا آلہ کار بنا رکھا ہے اور اسکی خدمت پر مامور ہیں۔

امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آپ کو کیا علاقہ وہ اپنے خالق ومالک کی حضوری میں آپ حکومت پاکستان کی نیازمندی میں مصروف۔اور امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت اور عوام پر رعب اپنے تقویٰ وطہارت کا۔

اے اشک ڈوب مر تیری تاثیر دیکھ لی
الٹی ہنسی اڑی میری چشم پر آب کی

فقیر نے بطور ہمدردی اور خیر خواہی آپ کے کلام ہیبت نظام پر مختصر تبصرہ کر دیا ہے عوام کے سامنے جو بھی آپ نے فرمایا ان کو انکار کا نہیں چارا مگر عمل نافع اور فہم صالح سے کام لیں کوئی جانے یا نہ جانے اس سے تو آپ کو بھی فرار نہیں اللہ علیم خبیر قادر وقیوم خوب جانتا ہے کتاب اس لئے لکھی کہ آپ نے اپنے معاملہ کو معاشرہ میں نشر کر دیا تو رجوع اور توبہ بھی اسی طرح نشر کی جائے۔

آج حیات کا ساتھ ہے اللہ تعالیٰ علیم وغفار ہے اللہ تعالیٰ ہدایت دے اور توفیق بخشے تو اللہ حی وباقی کی جانب رجوع لائیں واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون

اور اسکے قہر وغضب سے ڈریں اور اپنے نفس کو نار دوزخ سے بچانے کی فکر وتدبیر کریں اور جو لوگ آپ کے ساتھ معصیت میں گرفتار اور شریک حال ہیں ان کو بھی اس قعر ہلاکت سے بچائیں اور اللہ واحد وصمد سے امید اجابت اور رجائے مغفرت کے طالب رہیں اور اپنی ہستی و جان ومال حکومت وصدارت کے نشے سے بیدار ہو کر ہوش سنبھالیں اس امید پر کہ شاید ارحم الراحمین ہماری خطاؤں اور نفس کی جفاؤں کو اپنے آپ رحمت سے پاک کرکے اپنے نیک بندوں میں شمار فرمائے اور ان ہی کا ساتھی بنائے وما علینا الا البلاغ

اللہ ذوالجلال والاکرام مسلمانوں کو ہدایت دے اور راہ حق پر چلائے اور گمراہی اور بیدینی سے بچائے اور فہم وقلوب کو نور ایمان سے جگمگائے اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے اور مومنین صالحین کی معیت عطا فرمائے اور اس مختصر رسالہ روشن عجالہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کیلئے رشد وہدایت کا سبب بنائے آمین یا رب العٰلمین

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم و ھو حسبنا اللہ و نعم الوکیل وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه و نور عرشه و زینة فرشه سیدنا و نبینا و مولانا محمد واٰلہٖ واصحابہٖ وبارک وسلم

سگ بارگاہ رضا

ابوالرضا محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی غفرلہٗ

روز یکشنبہ

19/محرم الحرام 1424ھ مطابق 23/مارچ 2003ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی ونسلم علیٰ رسوله الکریم

کچھ عرصہ ہی گزرا کہ تراب الحق کی تقریر اولیٰ 28/دسمبر 2002ء کے جواب سے فراغت پائی کہ تقریر ثانی عرس اشرفیہ کا کیسٹ برائے طلبی جواب آگیا حالانکہ فقیر اس طوالت ضدین کو پسند نہیں کرتا مگر بقول شاعر ؎

اگر میں چپکا رہتا ہوں کلیجہ منھ کو آتا ہے
اگر کچھ منھ سے بولوں ہوں مزہ الفت کا جاتا ہے

ہمارا مالک ومعبود اللہ سبحٰنہٗ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

وَالۡمُؤۡمِنُونَ وَالۡمُؤۡمِنَاتُ بَعۡضُهُمۡ أَوۡلِيَاءُ بَعۡضٍ يَأۡمُرُونَ بِالۡمَعۡرُوفِ وَيَنۡهَوۡنَ عَنِ الۡمُنكَرِ (التوبہ 71)

''اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق (مددگار) ہیں بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں۔''

حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

من استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلینفعه

''تم میں جس سے ہوسکے اپنے بھائی مسلمان کو کوئی نفع پہنچائے تو لازم ہے کہ پہنچائے۔''

تو حفاظت ایمان وفلاح ایقان وصلاح اسلام سب سے بڑی منفعت ہے اس میں کوتاہی سخت باعث عذاب ہے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

اذا ظهرت البدع او الفتن و سب اصحابی فليظهر العالم علمه ومن لم ذالک فعليه لعنة الله والملئكة و الناس اجمعين يا يقبل منه صرفا ولا عدلا

''جب بدمذہبیاں یا فتنے ظاہر ہوں اور میرے صحابہ کو برا کہا جائے تو واجب ہے کہ عالم ایسے وقت اپنا علم ظاہر کرے اور جو ایسا نہ کرے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اور اللہ اس کا نہ فرض قبول کرے نہ نفل۔'' اخرجه الخطيب لبغدادی

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ہی اہانت نہیں بلکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں گستاخی کو بلا شبہ جائز کہا جانے لگا تو فقیر نے اس امید پر کہ شاید اللہ عزوجل رحم فرمائے اور ہدایت دے اور اس عقیدہ فاسدہ وایقان کاسدہ سے رجوع لائیں اور اپنے رب کریم کے حضور معافی چاہیں اپنی بساط واستطاعت کے مطابق اپنے قلب کی فریاد کو صفحہ قرطاس پر نشر کیا کہ اللہ سبحٰنہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو ہدایت دے اور گمراہی سے بچائے آمین يا رب العلمين۔ ؎

ہے فقیروں کو تو حق بات گوارا لیکن
پر امیروں کو بری لگتی ہے درویش کی بات

ہر کام اپنے محل پر اور ہر بات اپنے مقام پر ہی زیبا دیتی ہے تعجب تو اس امر کا ہے کہ مخالف ذی علم ذی فہم دانشور اور سیاست پرستوں کا حامی اور مددگار اور یہاں رنگ گونا گون نظر آیا۔

اجتماع عرس اشرفی صاحب اور خطاب و کلام کذب وجدال لا حول و لا قوة الا بالله العلى العظيم ؎

بے ساختہ آج ان کے بھی آنسو نکل آئے
دیکھا نہ گیا حال فقیرانہ کسی کا

1......﴾اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

فَاسْأَلُوْا أَهْلَ الذِّكْرِ إِن كُنتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ

''اہل ذکر یعنی اہل علم سے پوچھو اگر تم جانتے نہ ہو۔''

اور یہاں عوام سے پوچھا جا رہا ہے

''بتایئے کہ (معاذ اللہ) داماد رسول کہنا کفر ہے یا گناہ۔''

اگر ایسی ہی حاجت ضروری تھی تو حضرت مولانا عبدالمنان صاحب اعظمی سے پوچھ لیا ہوتا وہ صراحۃً آپ کو دلائل قاطعہ سے سمجھا دیتے پھر عوام سے سوال کیا معنی؟ یعنی عوام کو گمراہ کرنا۔

2......﴾فرماتے ہیں :

''مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب سنی ہیں یا نہیں؟ آپ سے پوچھ رہا ہوں کیسے سنی ہیں بھئی کوئی ذرا زور سے بتاؤ۔ تو میں

آپ سے نہیں کہلوا تا لیکن جب ضرورت کیسے ہیں۔کٹرسنی ہیں۔ ہیں نامولانا ابوداؤدمحمد صادق صاحب یہ بالکل نیا شمارہ جواس مہینے کا ہے دیکھئے اس میں صفحہ نمبر:۱۱ پر موجود ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے (معاذ اللہ) داماد علی المرتضیٰ کے ہم زلف سیدہ فاطمہ کے بہنوئی حسنین کریمین کے خالو خلیفہ راشد حضرت عثمان ذوالنورین یہ ہوگئے کافر نکل گئے دائرہ اسلام سے مولانا ابوداؤدمحمد صادق صاحب (معاذ اللہ) (تقریر ثانی عرس اشرفی لانڈھی)

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ شمارہ فروری 2003ء کا ہے اس میں یہ مضمون کسی مجہول حاجی محمد ذوالفقار کا ہے اس کے بارے میں اگر کچھ معلوم کرنا ہوتو مولوی ابوداؤدمحمد صادق صاحب سے معلوم کیجئے یہی اس کے ذمے دار ہیں عوام کیا جانے۔

نیز تراب الحق فرماتے ہیں :

’’اور سنئے سسر کا نام میں بھی سن لیجئے نہیں ہاں وہ اس کا بقیہ یہ لیجئے مولانا ابوداؤد صاحب لکھتے ہیں یوم خلفا شہداء یادرہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سسر ام المومنین حضرت حفصہ کے والد ماجد علی مرتضیٰ شیر خدا کے داماد حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بہنوئی امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔کیا بنے گا صاحب مولانا ابوداؤد صاحب کا انہوں نے سسر بھی استعمال کیا اور داماد بھی استعمال کیا آپ کے مولوی کے مطابق جو نام میں نہیں لے رہا کہ بڑی عظمت کے مالک ہیں وہ کہ نام لیں تو بے ادبی نہ ہو جائے لیجئے صاحب اب وہ کیا رہے ہے صاحب مولانا ابوداؤد صاحب یہ بھی اسلام سے خارج ہوگئے۔‘‘ (تقریر عرس اشرفی لانڈھی)

اسکا جواب یہ ہے کہ یہ عبارت ماہنامہ رضائے مصطفیٰ شمارہ فروری 2003ء صفحہ:6 کی ہے جس میں اشتہارات تواریخ عرس و وصال سے معنون ہے خدا جانے یہ کس کا تحریر کردہ ہے جس کا کوئی نام ونشان نہیں اور اس کو منسوب کیا حضرت مولانا ابوداؤدمحمد صادق صاحب سے۔

تراب الحق کہتے ہیں کہ :

’’ابوداؤد صاحب لکھتے ہیں۔‘‘

خدا جانے حضرت مولانا ابوداؤد صاحب سے کونسی عداوت ہے کہ یہ باران کے سر رکھ دیا۔ ؎

بے گناہوں کو بھی پامال کئے جاتے ہیں
پاؤں رکھتے ہو کہیں اور کہاں پڑتے ہیں

عدل کا تقاضا تو یہ تھا کہ پہلے حضرت مولانا ابوداؤدمحمد صادق صاحب سے استفسار کیا جاتا کہ یہ مضامین آپ کے ہیں؟ یا آپ کی مرضی سے ان کو شائع کیا گیا پھران کے جواب پر کلام کرتے۔مگران کو تو اب عداوت ہو چکی ہے رضویت سے اور مولانا ابوداؤدمحمد صادق صاحب بھی رضوی ہیں اس لئے ان کے سر یہ الزام جڑ دیا کہ انہوں نے لکھا (معاذ اللہ) اللہ عزوجل تو فرماتا ہے کہ اے ایمان والو کثرت گمانوں سے بچو کہ بعض گمان گناہ ہو جاتا ہے۔اور یہ حضرت بدگمانی پر ہی اپنا سارا کام کررہے ہیں جسے چاہا نشانہ بنادیا یہ معاذ اللہ ان کو اسلام سے خارج کررہے ہیں یہ دولت

وحکومت کانشہ ہے۔

اگراس ماہنامہ رضائے مصطفیٰ کی تمام ذمے داری حضرت مولانا موصوف پر رکھی جاتی ہے تو اسی شمارہ فروری 2003ء میں لکھا ہے :

''اعلیٰ عدالتوں کے ججوں۔'' (کالم 2 سطر 4 صفحہ 1)

کورٹ اور کچہریوں کو عدالت ہی نہیں بلکہ اعلیٰ عدالت' فرمایئے کہ شرعاً اسکا کیا حکم ہے؟ کورٹ یا کچہری کو عدالت کہنا جائز ہے؟ چہ جائیکہ اعلیٰ عدالت۔ اب یہ پتھر بھی مولانا موصوف کے سر پر لگایئے۔ جب مالیخولیا مراق کا غلبہ ہوتا ہے تو حواس باختہ ہوجاتے ہیں اس امر سے کس کو انکار ہوسکتا ہے کہ شاہ تراب الحق اور شاہ احمد نورانی کے اختلاف کتنی مدت سے جاری اور ساری ہیں انہیں اختلاف کی ایک کڑی کہ شاہ احمد نورانی کی گرفت کیلئے سو سوالات قائم کئے گئے اور وہ شائع ہوکر ملک میں نہ سہی کراچی میں تو تقسیم ہوچکے ہیں۔ پچھلے سال دو ہزار دو (2002ء) میں نورانی میاں کے خلاف ایک تکفیری فتویٰ شائع کیا گیا جس پر مفتیان دارالعلوم امجدیہ اور شیخ فتویٰ تراب الحق صاحب کے دستخط موجود ہیں۔

ماہنامہ رضائے مصطفیٰ ستمبر 1999ء صفحہ نمبر: 3 پر لکھتا ہے :

''مولانا شاہ احمد نورانی کا تاریخی انٹرویو۔ جمیعت العلمائے پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں...... الخ۔''

ان سے دریافت کیجئے کہ تم لوگ تو شاہ احمد نورانی کی تکفیر کرتے ہو کافر بتاتے ہو کافر کے احکام تو بہت سخت ہیں فاسق کے متعلق حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں :

او مدح الفاسق غضب الرب و استز لذالک العرش

''جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب تبارک وتعالیٰ غضب فرماتا ہے اور اسکے سبب عرش الٰہی کانپ (ہل) جاتا ہے۔''

رواہ الامام ابوبکر بن ابی الدنیا فی ذم الغیبۃ عن انس خادم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

وابن عدی فی الکامل عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (فتاویٰ رضویہ سوم : 308)

اگر رسالہ رضائے مصطفیٰ کا جزو کل حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب کے کھاتہ میں لکھا جاتا ہے تو ان پر حکم لگایئے عوام سے کیوں پوچھتے ہیں؟ البتہ رسالوں اور ماہناموں پر ہمارے ایمان کی اساس نہیں کہ جو بھی اس میں لکھ دیا گیا یا جس نے لکھوا دیا وہی ہمارا ایمان ہوگیا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا :

ظنوا المومنین خیرا

پس قرین قیاس تو یہ ہے کہ کلیۃً ہمہ مضامین نہ تو ان کے مشورے سے شائع کئے گئے اور نہ انہوں نے بتمامہ ان مضامین کا مطالعہ فرمایا ہے علاوہ ازیں یہ بھی ممکن ہے کہ دقیق مسائل ان کے علم سے خارج ہوں کہ تمام مسائل شرعیہ پر کامل عبور تو سب کو نہیں ہوتا۔ اس طرح الزام عائد کرکے کسی مسلمان کو سنیت سے خارج کرنا کونسی شریعت میں لازم اور ضروری ہے؟

مسئلہ کی توضیح و تنقیح

تراب الحق اپنی تقریر میں کہتے ہیں۔

''مولانا ابوداؤد محمد صاحب لکھتے ہیں یوم خلفاء شہدا۔ یاد رہے کہ رسول اللہ کے سسر...... (معاذ اللہ)............الخ۔''

(پیراگراف پیچھے گذرا)

مسلمانو! اہل سنت کی پہچان تفصیل شیخین وحب الختنین کما قال امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ترابی حضرات کاعقیدہ ہے کہ شیخین معاذ اللہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خسر یا سسر ہیں کیونکہ خسر کو بزرگی حاصل ہے داماد پر، اور ختنین کہتے ہیں معاذ اللہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے العیاذ باللہ داماد کو۔تو خسر کو بزرگی تفصیل حاصل ہے داماد پر لہٰذا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تفصیل شیخین اور حب الختنین کو اہل سنت کی پہچان قرار دیا۔

ترابی حضرات کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت سے خسر و داماد کہنا (معاذ اللہ) بلاشبہ جائز ہے۔ چنانچہ اپنے عقیدے کی حمایت میں رضائے مصطفیٰ کی مذکورہ عبارت کو بطور سند واستدلال پیش فرماتے ہیں کہ :

''مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب نے لکھ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے (معاذ اللہ) سسر ام المومنین حضرت حفصہ کے والد ماجد علی المرتضیٰ شیر خدا کے داماد اور حضرات حسنین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بہنوئی امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم ملخصاً''۔

یہ امر بالکل واضح اور مسلم ہے کسی کو اس سے فرار نہیں کہ داماد پر خسر کو تفصیل حاصل تو معاذ اللہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم خسر ہوئے اور امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ معاذ اللہ داماد علی المرتضیٰ ہیں کہ مولیٰ علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ام کلثوم کے زوج ہیں امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

پس ترابی عقیدہ کے مطابق فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر معاذ اللہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تفصیل حاصل، اور ان کو نشان اہل سنت تفصیل شیخین سے معاذ اللہ خارج کر دیا اور ان پر سے تفضیل کو خارج کر کے مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عنایت فرما دی تو جو نشان اہل سنت تھا وہ ان کے ہاتھ سے جاتا رہا اور ایک صورت رفض کی ان کے ہاتھ آ گئی کہ فاروق پر تفضیل مولیٰ علی کی ثابت ہو گئی۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ رب العلمین ہم اہل سنت کیلئے وہی علم (نشان اور پہچان) تفصیل شیخین اور حب الختنین ثابت اور قائم ہے کہ ہم ان خونی رشتوں کو اہمیت ہی نہیں دیتے نہ ان کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے باعث تعظیم وتوقیر جانتے ہیں ہم اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء ومرسلین کے بعد سب سے بڑا مرتبہ سیدنا امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پھر اسکے بعد امیر المومنین غیظ المنافقین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پھر اسکے بعد امیر المومنین سیدنا عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پھر اسکے بعد امیر المومنین مولیٰ علی مشکل

کشارضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے جو اس ترتیب پر قائم ہے وہی اہلسنت والجماعت ہے والحمدللہ رب العٰلمین۔

خوب امیدیں بندھیں لیکن ہوئیں حرماں نصیب
بدلیاں اٹھیں مگر بجلی گرانے کیلئے

تراب الحق فرماتے ہیں کہ :

''ہندوستان کے بہت بڑے عالم دین ہیں ابھی ان کا انتقال ہوا جن کا لقب پورے ہندوستان کے علماء نے فقیہ العصر اپنے زمانے کا سب سے بڑا فقیہ علامہ مولانا جلال الدین صاحب امجدی انہوں نے خطبات محرم میں صفحہ 213 وغیرہم پر داماد لکھا ملخصاً''

اسکا جواب یہ ہے کہ کسی شخص کو کسی لقب سے مقلب کر دینے کے یہ معنی تو نہیں کہ وہ تسامح اور عیوب سے پاک ہے کیا وہ مولانا امجد علی علیہ الرحمہ سے بھی زیادہ بزرگ اور فقیہ تھے جبکہ صدر شریعہ مولانا امجد علی صاحب اپنے فتاویٰ امجدیہ جلد چہارم میں لفظ سسرے کو گالی بتاتے ہیں (حوالہ پیچھے گذرا) اگر جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ کے پیش نظر فتاویٰ رضویہ شریف اور فتاویٰ امجدیہ ہوتے ہرگز ایسالفظ استعمال نہ کرتے وہ ضدی اور ہٹ دھرم نہ تھے۔ تراب الحق کہتے ہیں :

''برصغیر کا عظیم محدث شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سب جانتے ہیں نا۔ آپ بھائی۔ اعلیٰحضرت امام اہل سنت اپنے فتاویٰ میں جب انکا ذکر کرتے ہیں تو کیا کہتے ہیں محدث علی الاطلاق اس قدر اعلیٰحضرت شیخ محقق کے معتقد تھے ..... مشکوٰۃ شریف کی شرح یہ اسکے پہلے صفحے کا فوٹو کاپی نولکشور کی چھپی ہوئی ...... اس میں انہوں نے لکھا معاذ اللہ کیا ابوالعاص کو بھی حضور کا داماد کہو گے ...... یہ صفحہ نمبر: 43، اس میں شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت ابوالعاص کو داماد آنحضرت لکھا۔'' (تقریر عرس اشرفی)

اس کا جواب یہ ہے کہ بیشک شیخ محقق، محقق علی الاطلاق تھے وہ کونسا عالم دین اور محدث مبین ہے جسکی اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قدر نہ کی ہو ان کو اچھے القاب سے نہ سراہا ہو مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ تسامح اور نسیان سے پاک تھے حدیث کی شرح میں تو مذکور مگر متن میں ایسا ہرگز مذکور نہیں۔ علم کی کوئی غایت نہیں جتنا بھی حاصل کیجئے آدمی اپنے کو طالب علم ہی سمجھتا جتنا قرب حاصل ہوتا ہے حیرت بڑھتی ہے کما قال سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ع

نزدیکاں را پیش بود حیرانی

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے :

نَرۡفَعُ دَرَجَاتٍ مِّن نَّشَاءُ وَفَوۡقَ کُلِّ ذِیۡ عِلۡمٍ عَلِیۡمٌ (یوسف: 76)

''ہم جسے چاہیں درجوں بلند کریں اور ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے۔''

تو معلوم ہوا کہ شیخ المحققین حضرت علام محدث زمان علامہ ذیشان شیخ محقق علی الاطلاق عبدالحق صاحب محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منصب حدیث بہت اعلیٰ وارفع ہے اگر موصوف نے یہاں ذکر بھی کیا ہوتو یہ حرف آخر نہیں ۔ ہوسکتا ہے کہ یہ مسئلہ ان کے علم سے خارج ہو ۔ یا اس جانب ان کی توجہ کامل نہ ہوا گر اس پر اعتماد کیجئے تو بہت سے مسائل ان کے زمانے میں متنازع رہے اور اسکا حکم مستور رہا اعلیٰحضرت عظیم البرکت رضی اللہ تعالیٰ نے ان مسائل فقیہ کو دلائل واضحہ سے ثابت فرمایا اور ان کے احکام بیان فرمائے امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منصب رفیع کو کون نہیں جانتا اور بخاری شریف کے بارے میں معروف قول ''بخاری بعد از کلام باری '' مگر فقہاء ونقاد کرام نے اس میں بھی تسامح کا ذکر فرمایا جب امام بخاری نقد و تنقیح سے محفوظ نہ رہے تو کیا دیگر محدثین پر تنقیح نہ ہوگی؟

کسی عالم یا محدث کی کوئی عبارت دیکھ لینا تحقیق مسئلہ کیلئے کافی نہیں ہزار ہا بحار زاخرہ و جبال شاھقہ ہیں جنہیں قطع کرنے کے بعد آدمی ایک مسئلہ میں رائے دے سکتا ہے یہاں حکم شرع یہ ہے اول تو سند حدیث واقوال رجال اور ان کے حق میں علماء کے اقوال سے تفتیش تام پھر باہم ترجیح جرح وتعدیل کے مواقع مختلفہ پر اطلاع تام پھر بحالت عنعنہ معرفت مدلسین کا کامل اہتمام خصوصاً جن کی نسبت معلوم کہ ضعفاومجروحین سے تدلیس کرتے جیسے بقیسه بن ابو سعید کما جرح به العلماء الکرام اسی طرح اہل اختلاط کی معرفت اور یہ کہ کس نے اس سے قبل اختلاط اخذ کیا اور کس نے بعد میں وغیر ہم مدارج ہیں ۔ صحاح میں بنظر عمیق غور کیجئے ان میں سنن نسائی وابن ماجہ بیشک نقد و تنقیح کی محتاج کہ نہ وہ تصریحاً ترمذی کی طرح بحث کریں نہ ان سے ابوداؤد کی طرح نص منقول کہ ہمارا سکوت علیہ صالح ہے لہٰذا تجربہ شاہد کہ ان میں بہت احادیث ضعیفہ بھی ہیں ۔ ترمذی اگرچہ بحث کرجاتے ہیں مگر علماء مقدمین نے تصحیح وتحسین میں انہیں تساہل کیطرف منسوب کیا ابو داؤد اگرچہ انکی تصریح سے امارت صلاح ہے مگر عندالتحقیق اس سے صالح احتجاج مراد نہیں بلکہ صالح اعتبار کو بھی شامل کما جرح به الامام العلامة ابن حجر عسقلانی علیه الرحمه رہی صحیح بخاری اس میں سخت تعالیق یوں ہی متابعات میں تساہل اہل حدیث کا داب قدیم۔

(انتخابات صمصام الحدید)

علامہ مفتی شریف الحق صاحب فرماتے ہیں :

''امام بخاری نے سولہ سال شب وروز کی تحقیق وتنقیح کے بعد اپنی وسعت بھر اسکی پوری کوشش کی کہ ان کی کتاب میں کوئی غیر صحیح ضعیف حدیث نہ آنے پائے اور لغزش نہ ہو مدۃ العمر اس کی تنقیح وتہذیب کرتے رہے مگر :

انی اللہ العصمة الالذات ولرسوله فسبحان من لا ینسیٰ

پوری کوشش کے باوجود امام بخاری سے اس کتاب میں بھی لغزش ہو ہی گئی حتیٰ کہ علامہ ابن حجر جیسے محقق مدقق کو بھی جنہوں نے امام بخاری پر کی گئی تنقیدات کی جوابدہی میں ذہانت وذکاوت کا پورا سرمایہ صرف کرڈالا یہ کہنا پڑا :

''ہر تیز گھوڑے کیلئے ٹھوکر ہے''

اس لئے علامہ ابن حجر نے لسان المیزان میں امام عبداللہ بن مبارک کا یہ قول نقل کیا :

من ذاسلم من الوھم

کون ہے جو وہم سے سلامت رہا''۔

فقیر نے بطور نمونہ مشتے از خروارے نقل کیا ورنہ یہ بحث علامہ فاضل کے ص: 88 تا 96 تک نزھۃ القاری میں پھیلی ہے۔ معلوم ہوا کہ تسامح اور لغزش سے ہر آدمی پاک نہیں شیخ محقق رضی اللہ تعالیٰ نے اسکا اگر ذکر فرمایا تو اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ شیخ محقق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس قول کو ہمارے لئے فرض اور واجب ٹھہرایا اور نہ وہ اس پر مصر کہ کسی نے ممانعت کی ہو اور وہ اس پر مصر ہوں تو ہم کو یہ کب لازم آیا کہ فقہائے کاملین وائمہ معتمدین کے اقوال سے اعراض کریں اور ان کے احکام دین متین سے منہ موڑیں اور اپنے واسطے شیخ محقق کے اس مذکور کو لازم کرلیں کہ انہوں نے کہا ہے ہم بھی کہیں گے، تراب الحق کہتے ہیں۔

''کراچی کے بہت معروف شیخ الحدیث ہزاروں علما ان کے شاگرد منظور احمد فیضی سے یہ سوال کیا گیا تو منظور احمد فیضی جواب دیتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم یقیناً (معاذ اللہ) داماد رسول ہیں زید کا قول غلط ہے۔'' (تقریر عرس اشرفی)

بڑی زبردست دلیل لائے کہ یقیناً ہیں اگر کوئی فیضی صاحب سے یہ سوال کرے کہ جس عورت سے آپ کا نکاح ہوا وہ آپکی جورو ہے یا نہیں تو یہی کہیں گے کہ یقیناً وہ فیضی صاحب کی جورو ہے تو اب فیضی صاحب کے بچے بھی اس کو فیضی کی جورو کہا کریں اور اگر کوئی فیضی صاحب سے سوال کرے کہ فیضی صاحب آپ کی جورو کو آپ کے بچے فیضی صاحب کی جورو کہتے ہیں تو فیضی صاحب یہی جواب دیں گے کہ وہ یقیناً فیضی کی جورو ہے اس پر اعتراض غلط ہے۔ زبانی جمع خرچ سے کام نہیں چلتا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت معاذ اللہ کہے کہ یقیناً تھے۔ اب فیضی صاحب تو زندہ ہیں ان سے کہئے کہ اپنے خسر کو سسر کہہ کر پکارا کریں فیضی کے تو بیٹی بیٹا اگر فیضی کی جورو کہیں تو غصہ میں لال پیلے ہو جائیں اگر بس چلے تو کچا چباڈالیں ارے ہم تو ان کے بندے ہیں ہم سے یہ گستاخی ہرگز نہیں ہوسکتی نہ تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں نہ سن سکتے ہیں اگر کوئی ہم سے کہے گا تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ منہ توڑ جواب دیں گے **وما توفیقی الا باللہ!**

یٰعبادی کہہ کے ہم کو شاہ نے
اپنا بندہ کرلیا پھر تجھ کو کیا
ان کو تملیک ملیک الملک سے
مالک علم کہا پھر تجھ کو کیا

ہم نے متعدد مہذب اور اہل علم حضرات سے پوچھا کہ کیا آپ اپنے سسر کو سسر کہکر پکاریں گے یا اگر کوئی آپ سے کہے کہ خسر یقیناً تمہارا خسر ہے تو تم خسر کو خسر کیوں نہیں کہتے تو ہم کو یہی جواب دیا گیا کہ نہیں یہ بے ادبی اور گستاخی ہے مگر اس نئے ٹولے کیلئے اسی میں عظمت و کرامت ہے کہ اپنے خسر کو سسر کہہ کر خطاب کرتے ہونگے۔

قلب مومن کی آواز

تعالی اللہ یہ شیوہ نہیں ہے پارساؤں کا
پیا ہے دودھ ہم لوگوں نے غیرت والی ماؤں کا

شریف اور مہذب حضرات اپنے سسر کو سسر کہتے ہوئے شرم محسوس کرتے ہیں اور خسر کو خسر کہنا شان میں گستاخی اور توہین تصور کرتے ہیں۔ مگر یہ ترابی لوگ حضور اکرم سید عالم کیلئے سسر کہنا عظمت و کرامت اور توقیر سمجھتے ہیں دیوبندیوں کی طرح سے عبارات چن چن کر لاتے ہیں کہ یہ دیکھو فلاں نے کہا وہ دیکھو فلاں نے کہا ان کے نزدیک حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہی عزت و توقیر ہے معاذ اللہ۔

ان لوگوں کی روش اور سوچ بالکل دیوبندیوں کی طرح ہے وہ دیوبندی وہابی اگرچہ قرآن کریم کی تلاوت بھی کریں گے تو ان کی ساری توجہ حضور اکرم سید عالم نور مجسم محمد مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عیب جوئی پر ہوگی حتیٰ کہ جو آیات کریمہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات میں نازل فرمائی گئیں ان آیات کریمہ کا بھی رخ عیب کی جانب موڑ دیں گے جیسا کہ **قد جاء کم من اللہ نور** اس قبیل سے بکثرت آیات کریمہ کا من چاہا ترجمہ کر کے حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل و کمالات کا انکار کریں گے اور اسکے خلاف نقص و عیب کی تلاش میں رہیں گے اسی طرح یہ ترابی لوگ جہاں کہیں بھی کوئی لفظ سسر یا داماد یا اس قبیل کا نظر آ گیا پس اس کو ایمان کی جلا اور اسلام کی بقا کا سبب قرار دے دیا ان لوگوں سے پوچھیے کہ کیا کوئی دیوبندی وہابی وحی کا منکر ہے؟ اور جو وہابی یا دیوبندی وحی کے منکر ہوں ان کی نشان دہی فرمائیں اور ان کے نام گنائیں اور شمار بتائیں ہرگز نہ بتا سکیں گے جب کوئی دیوبندی وہابی وحی کا منکر نہیں نزول وحی حصول وحی کا مقر ہے اور اس آیت کریمہ کی تلاوت کرتا ہے قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَى إِلَيَّ اور اس کا ترجمہ کرتا ہے کہ تم فرماؤ کہ میں تمہاری طرح بشر ہوں مجھ پر وحی آتی ہے پھر اسکی توضیح کرتا اور لوگوں سے کہتا ہے (معاذ اللہ) رسول بھی ہماری طرح بشر ہیں اسی کو سند مان کر تقویت الایمان میں اسمٰعیل دہلوی نے لکھ دیا کہ :

''انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اسکی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے (اور لکھ دیا کہ) اولیاء و انبیاء امام، امام زادے پیر شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی۔'' (تقویت الایمان 85)

رشید احمد گنگوہی نے اس کی توضیح اس طرح کی :

''البتہ نفس بشریت میں مماثل آپ کے جملہ بنی آدم ہیں کہ خود حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **قل انما انا بشر مثلکم** اور بعد اس کے یوحیٰ الی کی قید سے پھر وہی شرف تقرب کو اثبات **مماثلہ بشریت** کے ثابت فرما دیا پس اگر کسی نے بوجہ بنی آدم ہونے کے آپ کو بھائی کہا تو کیا خلاف نص کے کہہ دیا۔'' (براہین قاطعہ: 3)

تراب الحق صاحب لکھتے ہیں :

''انبیاء کرام کو اپنی مثل بشر سمجھنا گمراہی ہے۔'' (اسلامی عقائد 18)

پس دیو بندی وہابی وغیرہ تو تشریح وتوضیح میں آیات قرآنیہ پیش کرتے ہیں یہ لوگ ان دیوبندیوں وہابیوں کو گستاخ رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) گمراہ اور کافر کہتے ہیں اور خود یہ لوگ وہ لفظ کریہہ استعمال کرتے ہیں اور اس پر مصر ہیں جس لفظ کو کوئی شریف آدمی اپنی ذات کیلئے بھی استعمال کرنا پسند نہیں کرتا بلکہ بے ادبی اور گستاخی سمجھتا ہے اور یہ ترابی حضور اکرم سید عالم نور مجسم نبی الانبیاء حبیب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر چسپاں کرتے ہیں اور اللہ واحد وقہار کے قہر سے نہیں ڈرتے ان سے پوچھو کہ قرآن کریم میں کہیں بھی صراحۃً نہ سہی اشارۃً اور کنایۃً بھی اس مکروہ لفظ کا کوئی پتہ نشان بھی ہے؟ اگر قرآن کریم میں کسی جگہ اللہ تعالیٰ نے اس لفظ نازیبا بلکہ سخت مکروہ کو کہیں ذات اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب منسوب کیا ہو تو ثبوت دو! ھاتو برھانکم ان کنتم صٰدقین۔

دیوبندی وہابی تو یقیناً گستاخ ہی ہیں اور اسی توہین وگستاخی پر علمائے اسلام نے ان کو کافر اور خارج اسلام قرار دیا مگر یہ لوگ جان بوجھ کر ان کی پیروی کیوں کرتے ہیں جبکہ ایک شریف انسان اپنی ذات پر اس لفظ کو گوارا نہیں کرتا اور اللہ عزوجل فرماتا ہے :

لَا تَجۡعَلُوا دُعَاء الرَّسُولِ بَيۡنَكُمۡ كَدُعَاء بَعۡضِكُم بَعۡضاً

''رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔''

ترابی لوگ کہتے ہیں بیشک ہم ایسا ہی کرتے ہیں جب ہم آپس میں ایک دوسرے کو خطاب کرتے ہیں تو نہایت وجیہہ اور عظیم کلمات سے علامہ دوراں، غزالی زماں، فہامہ ذیشاں، مناظر اسلام، فقیہ العصر، حافظ، قاری، مولانا وغیرہ سے پکارتے ہیں مگر (معاذ اللہ) رسول کو ان کلمات سے ذکر نہیں کرتے بلکہ رکیک اور نازیبا کلمات مثلاً سسر اور داماد وغیرہ کہتے ہیں۔

جتنا تڑپو گے جال کے اندر جال گھسے گا کھال کے اندر

یہ بھی اللہ عزیز ومنان کا کرم واحسان سمجھئے کہ اس نے صفحۂ قرطاس پر ان لوگوں کی ہدایت کیلئے یہ موتی بکھیر دیئے ہیں ورنہ فقیر کی کوئی حیثیت نہیں اب بھی اگر کوئی استفادہ نہ کرے تو اسکی شقاوت قلبی ہے اللہ تعالیٰ سب کو محفوظ اور مامون رکھے آمین۔ رہا معاملہ جنگ جمل کا تو اس میں ایک مثال پیش فرمائی گئی نہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو داماد کہا نہ خود کو (معاذ اللہ) ساس فرمایا علاوہ ازیں یہ ہماری بحث سے خارج ہے ہماری بحث اللہ جل مجدہ کے ارشاد کے مطابق ہے کہ حضور مالک دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ہم ان کے بندگان عاصی ان کے دامن میں پناہ کے خواستگار اللہ جل مجدہ عزوجل اس عجالہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کیلئے ذریعہ رشد وہدایت بنائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم و تب علینا انک انت التواب الرحیم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه و نور عرشه و زینۃ فرشه سیدنا ومولانا و ملجانا و ماونا محمد واله واصحابه اجمعین برحمتک یا ارحم الرحمین

سگ بارگاہ رضا .... فقیر حقیر محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہٗ

روز یکشنبہ ۱۹ محرم الحرام ۱۴۲۴ھ مطابق ۲۳ / مارچ ۲۰۰۳ء

پمفلٹ

شاہ تراب الحق صاحب حق و صداقت کے میدان میں

تراب الحق صاحب تحریر فرماتے ہیں :

''امت کا اجماع ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں گستاخی کرے یا آپ کی ذات اقدس کو کسی قسم کا عیب لگائے یا نقص تلاش کرے یا وہ عوارض بشری جو آپ کیلئے جائز تھے انکی وجہ سے آپکی تحقیر کرے یا آپ کی شان گھٹانے کی کوشش کرے وہ کافر اور واجب القتل ہے اور جو اسکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے ایسا ذو معنی لفظ کہنا بھی گستاخی اور توہین ہے جسکا ایک مفہوم گستاخی کا ہو خواہ وہ لفظ توہین کی نیت سے نہ کہا جائے ارشاد باری تعالیٰ ہے :

''اے ایمان والو راعنا نہ کہو بلکہ انظرنا کہو اور غور سے سنا کرو اور کافروں کیلئے دردناک عذاب ہے۔''(البقرہ:104)

(اسلامی عقائد 22)

مومنین سوال کرتے ہیں کہ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان مخصوصہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کما قال تعالیٰ :

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ (الفتح 29)

اور ہمارے رب کا یہ حکم ہے کہ ان کی تعظیم وتوقیر کرو کما قال تعالیٰ :

لِتُؤمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ (الفتح 9)

''تاکہ اے لوگوں تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم اور توقیر کرو۔''

معلوم ہوا کہ آپ کی شان تو محمد رسول اللہ اس پر تعظیم وتوقیر کا حکم چنانچہ آپ کی شان اقدس میں ارفع واعلیٰ کلمات ذکر کرنا تعظیم وتوقیر سے ناشی ہیں جیسے کہ :

سید المرسلین، خاتم النبیین، امام المتقین، محبوب رب العٰلمین، شفیع المذنبین، نبی الانبیاء حبیب کبریا، شافع یوم الجزا، دافع کرب و بلا ماحی الذنوب و الخطا وغیرھم

اگر کوئی معاذ اللہ خسر و داماد کہے گا تو کیا آپ کی شان گھٹانے والا نہیں؟ ہے اور ضرور ہے یہی تو گستاخ رسول ہیں جس کے بارے میں تراب الحق فرماتے ہیں کہ وہ کافر واجب القتل ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر تو جو ایسے لوگوں پر شک ہی نہیں بلکہ یقیناً مسلمان سمجھتے اور اپنا امام جانتے ہیں تو کیا وہ لوگ کافر نہ ہونگے؟ ضرور کافر واجب القتل ہونگے۔ تراب الحق صاحب کے اس حکم فتویٰ سے سب کافر و مرتد اور واجب القتل ٹھہرے۔ یہی شاہ تراب الحق اور مفتیان دار العلوم امجدیہ وغیرہم 21 ستمبر 2002ء کو تحریر فرماتے ہیں :

''آج مورخہ ۱۳ ؍رجب المرجب ۱۴۲۳ھ مطابق ۲۱ ؍ستمبر ۲۰۰۲ء کو حضرت علامہ مفتی عبدالوہاب صاحب قادری مدظلہ

العالی کے دولت کدہ پر دارالعلوم امجدیہ کے ناظم تعلیم و جماعت اہل سنت کے صدروسرپرست حضرت علامہ مولانا سید شاہ تراب الحق صاحب قادری اور دارالعلوم امجدیہ کے مفتی علامہ مفتی عبدالعزیز حنفی اور مولانا عطاء المصطفیٰ اعظمی اور مولانا منیر احمد برکاتی تشریف لائے اور لفظ ختن و داماد مصطفیٰ اور خسر کے استعمال پر (یعنی یہ الفاظ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نسبت کرکے استعمال کرنا) حضرت علامہ مفتی عبدالوہاب صاحب سے گفت و شنید کے بعد یہ فیصلہ طے پایا کہ مذکورہ الفاظ کا استعمال بلاشبہ جائز ہے کفر نہیں البتہ استخفاف کی نیت یا مواقع پر استعمال کرنا کفر ہے حضرت علامہ مفتی عبدالوہاب صاحب نے یہ بات صدرالشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ حکیم ابوالعلی محمد امجد علی کی اس عبارت پر قبول کی جو بہار شریعت کے حصہ دوم میں عربی و اردو کے ساتھ ج:۲ ص:۴۔۵ پر درج ہے"

یہ عبارت کہ :

"لفظ ختن و داماد (معاذ اللہ) مصطفیٰ اور خسر کا استعمال بلاشبہ جائز ہے کفر نہیں البتہ استخفاف کی نیت یا مواقع پر استعمال کرنا کفر ہے......ملخصاً۔"

معلوم ہوا کہ ان لوگوں کو بھی یہ اعتراف ہے کہ لفظ خسر و داماد میں اگر اہانت و استخفاف صراحۃً نہ سہی کنایۃً ضرور موجود ہے تو اس جملہ میں لفظ خسر و داماد کم از کم ذو معنی لفظ ضرور ہے جس کا ایک مفہوم گستاخی پر دال ہے اور تراب الحق فرما چکے کہ :

"ایسا ذو معنی لفظ کہنا بھی گستاخی اور توہین ہے جسکا ایک مفہوم گستاخی کا ہو خواہ وہ لفظ توہین کی نیت سے نہ کہا جائے۔"

تو لفظ خسر و داماد کے استعمال میں توہین اور گستاخی ثابت اور جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرے وہ کافر اور واجب القتل اور جو اسکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے تو جو لوگ ان کو بالیقین مسلمان سمجھیں تراب الحق کے فتویٰ سے وہ سب کافر ٹھہرے۔

پس دریافت طلب یہ امر ہے کہ تراب الحق صاحب پہلے کہ جب اسلامی عقائد بیان فرما رہے ہیں اس وقت مسلمان تھے یا اب (21 ستمبر جبکہ اقراری دستاویز تحریر فرمایا) مسلمان ہوئے؟ محمد عبدالوہاب خاں القادری نے صدر شریعہ مولانا امجد علی صاحب کی عبارت بہار شریعت دوم عربی اردو پر دستخط کئے جو کہتا ہے کہ کفر پر دستخط کئے تو وہ حضرت مولانا امجد علی صاحب کو معاذ اللہ کافر کہہ رہا ہے۔ کیونکہ دستخط مولانا امجد علی صاحب کی عبارت پر کئے ہیں۔

لفظ سسر کا مطلب صدرشریعہ مولانا امجد علی صاحب کے کلام میں

مسئلہ...... واحد اللہ صاحب نے مولانا امجد علی صاحب سے فتویٰ دریافت کیا "جو فتویٰ کہ علمائے دین نے بابت ناجائز ہونے نکاح نبی رضا کی لڑکی کے شائع فرمایا تھا وہ چسپاں کر دیا تھا اس کو مسمیٰ منظور حسین نے پڑھکر کہا کہ "فتویٰ دینے والے سسرے بھی ایسے ہی ہیں" وغیرہ وغیرہ۔ تو علمائے دین کی شان میں گستاخی کا لفظ سنکر تین اشخاص نے اسکو زیادہ کہنے سے روکا لہٰذا جو شخص علمائے دین کی شان میں دشنام کے لفظ استعمال کرے اس کی بابت شرع شریف کیا فتویٰ صادر فرماتی ہے؟

الجواب...... ’’عالم دین کی توہین کفر ہے اور گالی دینا تو سخت درجہ کی توہین ہے ملخصاً (فتاویٰ امجدیہ چہارم 402)

معلوم ہوا کہ علماءِ دین کی بابت سسرے کا لفظ استعمال کرنا دشنام (گالی) اور گستاخی ہے جیسا کہ سوال میں ہے اور صدر شریعہ مولانا امجد علی صاحب بھی گالی دینا ہی تحریر فرماتے ہیں جب علمائے دین کی شان میں سسرے کہنا کفر ہے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے جو کوئی یہ لفظ کہے گا وہ کافر نہ ہوگا؟ اس فتویٰ مبارکہ سے یہ ثابت ہوا کہ یہ لفظ دشنام اور گالی کے مواقع پر بھی استعمال ہوتا ہے تو کم سے کم بقول تراب الحق کے ذو معنی لفظ ضرور ہے تب بھی حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں استعمال کرنا ضرور کفر ہے اور لفظ سسر و داماد لازم و ملزوم ہیں جس طرح خسر کیلئے داماد لازم تو داماد کیلئے خسر ضرور ہے۔

گستاخ نبی ﷺ کا حکم

اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

’’اگر کوئی شخص مسلمان کہلا کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرے اسے ہر گز معافی نہ دیں گے اور تمام امت مرحومہ کا اجماع ہے اس پر کہ وہ کافر ہے اور جو اسکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔‘‘

پھر اشباہ ولنظائر قلمی سے فرماتے ہیں :

’’یعنی نشہ کی بیہوشی میں اگر کسی سے کفر کی کوئی بات نکل جائے اسے بوجہ بیہوشی کافر نہ کہیں گے مگر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی وہ کفر ہے کہ نشہ کی بیہوشی سے بھی صادر ہو تو اسے معافی نہ دیں گے اور معاذ اللہ ارتداد کا حکم یہ ہے کہ اسکی عورت فوراً اسکے نکاح سے نکل جاتی ہے اگر یہ بعد کو اسلام لائے جب بھی نکاح میں واپس نہ جائے گی اور جب وہ اسی ارتداد پر مرجائے والعیاذ باللہ تو اسے مسلمانوں کے مقابر میں دفن کرنے کی اجازت نہیں ملخصاً۔‘‘ (فتاویٰ رضویہ شریف جلد ششم 41)

جو مسلمان کافر ہو اس کو اسکو مرتد کہتے ہیں اور مرتد کے بارے میں مولانا امجد علی صاحب فرماتے ہیں :

’’ایسوں کو لڑکی دینا معاذ اللہ زنا کیلئے پیش کرنا ہے کہ مرتد کا نکاح کسی سے ہو سکتا ہی نہیں نہ ایسی عورت سے نکاح ہو سکتا ہے۔‘‘ (فتاویٰ امجدیہ جلد چہارم: 397)

تو مسلمان (معاذ اللہ) کافر ہو گیا تو اسکی وجہ سے اسکی منکوحہ عورت اسکے نکاح سے نکل گئی تو کسی بھی عورت سے اسکا نکاح ہر گز نہیں ہو سکتا جو نظام دنیا کو دکھانے کیلئے کسی سے نکاح بھی کرے تو اسکا نکاح نہ ہوگا بلکہ حرام ہو جائیگا جیسا کہ صدر شریعہ مولانا امجد علی صاحب فرماتے ہیں ۔جس کو اس مسئلہ میں مزید تفصیل مطلوب ہو وہ ہماری کتب ’’نبی الانبیاء حبیب کبریا ﷺ‘‘ اور ’’اٰیۃ من اٰیات الاسلام فی الکلام الفقہاء الاعلام‘‘ میں ملاحظہ فرمائیں

سگ بارگاہ رضا محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی غفرلہ

تعارف کتاب نبی الانبیاء حبیب کبریا ﷺ

از قلم......﴿ظفر اللہ صاحب شرق پوری......جامعہ قادریہ رضویہ ٹرسٹ سرگودھا روڈ فیصل آباد۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین . اما بعد ! ''نبی الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم'' جو حضرت مولانا مفتی عبدالوہاب خان قادری رضوی زید فضلہٗ کی تصنیف لطیف ہے سرکار والاشان نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت وشان کو اجاگر کرنے کیلئے عظیم کاوش ہے۔ یقیناً سرکار دو جہاں فخر کون ومکاں صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اعلیٰ وارفع کلمات سے کرنا واجب ہے اور ایسے کلمات جو عرف عام میں توہین واہانت کیلئے استعمال ہوتے ہیں نبی ذیشان صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ کو ان سے متصف کرنا خرابی ایمان اور خسارہ دو جہاں کا باعث ہے۔

زیر نظر رسالہ معظّمہ ایسے افراد کیلئے لمحہ فکریہ ہے جو بے چون وچرا سرکار عالی وقار صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایسے الفاظ کہتے ہیں مزید یہ رسالہ عاشقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے باعث تسکین خاطر ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم اس رسالہ شریفہ کو اپنی بارگاہ عالیہ میں شرف عزت عطا فرمائے اسے حضرت مصنف مدظلہٗ کیلئے ذخیرہ آخرت بنائے اور اس کے توسط سے ہمیں اپنے محبوب علیہ السلام کا سچا فدائی بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

معرکہ عشق مصطفیٰ سامان اوست

بحر و بر در گوشہء دامان اوست

سید محمد ظفر اللہ شرقپوری

جامعہ قادریہ رضویہ ٹرسٹ سرگودھا روڈ فیصل آباد

قول مجدد

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضاؔ نے ختم سخن اس پہ کردیا
خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

ہم نہیں قول مجدد کے بھلانے والے

کیا عجب شور مچاتے ہیں مچانے والے
ہم نہیں قول مجدد کے بھلانے والے
دیکھ تو آکے رضا رضی اللہ عنہ ڈوبتے جاتے ہیں ہم
اور ملاح ہی ہیں ہم کو ڈبانے والے
کس سے فریاد کریں کس سے توقع رکھیں
یاں تو سب لوگ ہیں دنیا پہ رجھانے والے
ان کو کس دائرہ میں لائیں کوئی بتلائے
جو تسامح سے عقائد ہیں بنانے والے
یہ رضا رضی اللہ عنہ کی ہے نظر جس نے بچا کر رکھا
ورنہ طوفان ہیں یہ سخت اٹھانے والے
قبر میں سب سے جو پوچھیں گے فرشتے آکر
کیا کہا کرتا تھا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو آنے والے

ایک بولے گا میں کہتا تھا بڑے بھائی ہیں
''جا جہنم میں انہیں بھائی بتانے والے''

وہ یہ بولیں گے کہ داماد و خسر کہتے تھے
''شان سرکار دوعالم ﷺ کی گھٹانے والے''

اور رضوی تو کہے گا کہ وہ آقائے جہاں ﷺ
وہ جو امت کو ہیں محشر میں بچانے والے

وہ ہیں محبوب خدا ﷺ عاصیوں کے یاور ہیں
وہ تو وہ ہیں کہ انہی سے ہیں زمانے والے

صاحب تاج ہیں وہ شافع محشر ہیں وہی
اپنی امت کے ہیں جو ناز اٹھانے والے

وہ مزمل ہیں مدثر ہیں قرآن کہتا ہے
ہاں وہی نور ہیں عالم میں پھیلانے والے

ہاں وہی باعث ایجاد دوعالم ٹھہرے
منزل قاب و قوسین کو پانے والے

ان کے صدقے میں ہوئی توبہ آدم علیہ السلام مقبول
وہی ہیں آدم علیہ السلام و حوا کو ملانے والے

وہی ہیں جس سے رہی نوح علیہ السلام کی کشتی محفوظ
کشتی نوح علیہ السلام کو وہی پار لگانے والے

نور انکا تھا براہیم علیہ السلام کی پیشانی میں
نار نمرود کو گلزار بنانے والے

کیا کیا بتلاؤں فرشتوں کیا کہا کرتا تھا
کبھی تو نور کبھی عرش پہ جانے والے

میں وہی کہتا تھا اللہ نے جو فرمایا
یعنی وہ نور جو ہیں نوری بنانے والے

مختصر یہ کہ رضا ﷺ نے جو بھی القاب دیئے
وہی القاب جو آداب سکھانے والے
شکریہ تیرا کہ پیغام رضا ﷺ ہم کو دیا
رکھے آباد خدا تجھ کو ترانے والے
راستہ ان کی شریعت کا بتانے والے
ٹھوکروں سے ہمیں بڑھ بڑھ کے بچانے والے
نم کنومہ کے پڑے کان میں نغمے جامؔی
سو جا آرام سے آداب کے چاہنے والے

محمد جواد رضا خان جامؔی